

جہنم کی ہولناکیوں اور عذابات کے بیان پر مشتمل تالیف

جہنم کے خطرات

مؤلف

حضرتِ علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

اس کتاب میں مُلاحظہ فرمائیے:

۱۔ جہنم کیا ہے؟ ص 15
۲۔ جہنم میں لے جانے والے اعمال ص 22
۳۔ کون کون سی چیزیں شرک نہیں ہیں؟ ص 24
۴۔ ماں باپ کو تکلیف دینے کا انجام ص 55
۵۔ جانوروں کو ستانے کا وبال ص 100
۶۔ ممنوع لباس پہننے کا بیان ص 141

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مدنی چینل دیکھتے رہئے

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC1286

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

"**جہنم کے خطرات**" کے 11حروف کی نسبت سے

اس کتاب کو پڑھنے کی 11نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔" (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1......رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔

2......حتَّی الوسع اِس کا باوُضُو اور

3......قبلہ رو مطالَعہ کروں گا۔

4......قرآنی آیات اور

5......احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔

6......جہاں جہاں "اللّٰہ" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور

7......جہاں جہاں "سرکار" کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم پڑھوں گا۔

8......دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

9......اس حدیثِ پاک "تَهَادُوْا تَحَابُّوْا" یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔" (مؤطا امام مالک، ج۲،ص۴۰۷، رقم:۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسرں کو تحفۃً دوں گا۔

10......اس کتاب کے مطالعے کا ساری امت کو ایصال ثواب کروں گا۔

11......کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (مؤلف وناشرین وغیرہ کو صرف زَبانی اغلاط بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا۔)

جہنم کی ہولناکیوں اور عذابات کے بیان پر مشتمل تالیف

جہنم کے خطرات

مؤلف

حضرتِ علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : جہنم کے خطرات
مؤلف : حضرتِ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی
پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تخریج)
سن طباعت : صفر المظفر ۱۴۲۷ھ، مارچ 2007ء
ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ......**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311
- ......**لاہور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679
- ......**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون:041-2632625
- ......**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون:058274-37212
- ......**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون:022-2620122
- ......**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:061-4511192
- ......**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767
- ......**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765
- ......**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون:068-5571686
- ......**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون:0244-4362145
- ......**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون:071-5619195
- ......**گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون:055-4225653
- ......**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدينة العلمية

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ علی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدينة العلمية''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ هُمُ اللّٰهُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتُبِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب

''المدينة العلمية'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیحضرت اِمامِ

اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعٰ سَہۡل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

اللہ عزوجل نے انسان کو اپنی تمام مخلوق پر شرف اور برتری عطا فرمائی اور اشرف المخلوقات بنایا۔اسے تحقیق وتفکر کا ایسا شعور عطا فرمایا کہ یہ براہین ودلائل کی روشنی میں حق وباطل میں تمیز کر سکتا ہے۔اس نے لوگوں کی ہدایت و رہبری کے لیے پیغمبر مبعوث فرمائے ،جنہوں نے اپنے فرائض منصبی کو کاملاً ادا کیا۔لوگوں کو دعوتِ توحید دیتے ہوئے صرف ایک معبود،ربّ عزوجل کی عبادت کی طرف بلایا،ایمان وکفر کا فرق واضح کیا،ایمان لانے والوں کے لیے انعاماتِ خداوندی اور ابدی نعمتوں کا مژدہ سنایا اور کفر وشرک پر اڑے رہنے والوں کو اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈرایا۔تو خوش نصیب ہیں وہ جنہوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہا،ایمان لائے اور توحید ورسالت کا اقرار کر کے اپنے رب عزوجل کی رضا کے حصول میں کوشاں ہوگئے۔اور بد نصیبی ہے ان لوگوں کی جنہوں نے یہ سب کچھ جاننے کے باوجود اللہ عزوجل کی آیتوں کو جھٹلایا،کفر وشرک کو اختیار کیا،اللہ عزوجل اور اس کے رسولوں علیہم السلام کی نافرمانی کو اپنا شعار بنالیا اور عذاب جہنم کے حق دار ہوئے۔قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَکَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ۝

ترجمہ کنزالایمان:اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں۔

(پ ۲۷،الحدید:۱۹)

جہنم غضبِ خداوندی اور اس کے عذاب وعقاب کا مظہر ہے۔اس کے عذابات نہایت ہی سخت ہیں جنہیں برداشت کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔اس جہنم سے

ایمان والوں کو بھی ڈرنا چاہئے اور اللہ عزوجل کی پناہ مانگنا چاہیے کیونکہ بعض فاسق وفاجر مسلمان ایسے بھی ہوں گے جن کو ان کے گناہوں کے سبب اس میں داخل کیا جائے گا۔ قرآن مجید فرقان حمید میں ایمان والوں کو جہنم سے بچنے اور بچانے کا حکم دیا گیا، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَاَهۡلِيۡكُمۡ نَارًا وَّقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ عَلَيۡهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ۝ (پ۲۸، التحریم:٦)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں

جہنم کیا ہے، کہاں ہے، اس کے طبقات، اس کے شدائد کیا ہیں، وہ کون سے اعمال ہیں جو جہنم میں لے جانے والے ہیں وغیرہ، ان کے بارے میں تفصیل جاننے کے لیے زیرِ نظر کتاب **''جہنم کے خطرات''** کا توجہ کے ساتھ مطالعہ کیجیے نیز دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کتاب میں ہمارے معاشرہ میں پائی جانے والی عام برائیوں مثلاً جھوٹ، غیبت، حسد، چغلی، کم ناپ تول، حرص، تکبر، ظلم، گالی گلوچ اور بے پردگی وغیرہ کے سبب ہونے والے عذابات کا تذکرہ آیات واحادیث کی روشنی میں کیا ہے اور ہر عنوان کے آخر میں مسائل وفوائد کے تحت خلاصہ بیان کیا ہے۔ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے والوں کے لیے اس کتاب میں

عبرت کے متعدد مدنی پھول ہیں۔

اراکینِ مجلس " المدینة العلمیة" (دعوتِ اسلامی) نے اس کتاب کو مزید تزئین کے ساتھ شائع کرنے کا ارادہ کیا ،لٰہذا درج ذیل خوبیوں کے ساتھ یہ بہترین کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

(1) جدید انداز پر کمپوزنگ جس میں علامات ترقیم کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

(2) محتاط پروف ریڈنگ (3) دیگر نسخوں سے مقابل

(4) حوالہ جات کی حتی المقدور تخریج (5) عربی وفارسی عبارات کی درستگی

(6) پیرابندی (7) آیات کا ترجمہ اعلیٰ حضرت،امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے شہرہ آفاق ترجمہ قرآن کنزالایمان کے مطابق اور (8) آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔

ان تمام امور کو ممکن بنانے کے لیے "مجلس المدینة العلمیة" کے مَدَنی علماء دامت فیوضھم نے بڑی محنت ولگن سے کام کیا اور حتی المقدور اس کتاب کو احسن انداز میں پیش کرنے کی سعی کی ۔اللہ عزوجل ان کی یہ محنت اور سعی قبول فرمائے، انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے اور اخلاص واستقامت کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

شعبہ تخریج (مجلس المدینة العلمیة)

فہرس

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	جہنم کیا ہے؟	15
2	جہنم کہاں ہے؟	15
3	جہنم کے طبقات	15
4	جہنم کی خوفناک شکل	16
5	عذابِ جہنم کی چند صورتیں	16
6	آگ کا عذاب	16
7	خونیں دریا کا عذاب	18
8	گلپھڑے چیرنے کا عذاب	18
9	پتھراؤ کا عذاب	19
10	منہ نوچنے کا عذاب	19
11	سانپ بچھو کا عذاب	19
12	حلق میں پھنسنے والے کھانوں کا عذاب	20
13	گرم پانی اور پیپ کا عذاب	21
14	جہنم میں لے جانے والے اعمال	22
15	شرک	22
16	شرک کیا ہے؟	23
17	کون کون سی چیزیں شرک نہیں؟	24

18	کفر	26
19	کفر کیا ہے؟	27
20	مسلمان کا قتل	28
21	زنا کاری	31
22	لواطت	34
23	لوطی کے لیے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ	38
24	چوری	38
25	شراب	40
26	جوا	45
27	سود (بیاج)	46
28	جادو	49
29	یتیم کا مال کھانا	51
30	جہاد سے بھاگ جانا	52
31	زنا کی تہمت لگانا	54
32	ماں باپ کی ایذا رسانی	55
33	جھوٹی گواہی	58
34	غیبت	62
35	غیبت کیا ہے؟	63
36	چغلی	64

37	چغلی کسے کہتے ہیں؟	65
38	امانت میں خیانت	66
39	کم ناپ تول	69
40	رشوت	71
41	مال حرام	72
42	نماز کا چھوڑ دینا	76
43	جمعہ چھوڑ دینا	79
44	جماعت چھوڑ دینا	81
45	جماعت چھوڑنے کے اعذار	85
46	نمازی کے آگے سے گزرنا	86
47	نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا	87
48	امام سے پہلے سر اٹھانا	88
49	زکوٰۃ نہ ادا کرنا	89
50	روزہ چھوڑ دینا	91
51	حج چھوڑ دینا	93
52	حقوق العباد نہ ادا کرنا	94
53	رشتہ داریوں کو کاٹ دینا	95
54	پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی	98
55	جانوروں کو ستانا	100

56	ظلم	103
57	دشمنانِ اسلام سے دوستی	107
58	بہتان	111
59	وعدہ خلافی	113
60	اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی	115
61	بے پردگی	117
62	پیشاب سے نہ بچنا	119
63	حیض میں ہمبستری	121
64	غسل جنابت نہ کرنا	123
65	خودکشی	124
66	احتکار (ذخیرہ اندوزی)	126
67	تصویریں	129
68	کہنا کچھ اَور، کرنا کچھ اَور	133
69	گالی گلوچ	135
70	جھوٹا خواب بیان کرنا	137
71	داڑھی کٹانا	138
72	مردانی عورتیں، زنانے مرد	140
73	ممنوع لباس پہننا	141
74	قبروں پر پیشاب پاخانہ کرنا	146
75	کالا خضاب	148

76	سونے چاندی کے برتن	151
77	ریاکاری	153
78	تکبر	158
79	بخیلی	162
80	حرص وطمع	165
81	حسد	166
82	بغض وکینہ	169
83	مکرودھوکا بازی	171
84	کسی کا مذاق اڑانا	173
85	مسجد میں دنیا کی بات کرنا	176
86	قرآن مجید بھلا دینا	178
87	کسی دوسرے کو اپنا باپ بنالینا	179
88	بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا	182
89	بائیں ہاتھ سے کھانا پینا	184
90	کتا پالنا	185
91	بلاضرورت بھیک مانگنا	188
92	قارئین ومریدین کیلئے ضروری ہدایات	191
93	کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا	195
94	ماخذ ومراجع	199
95	المدینۃ العلمیۃ کی کتب	200

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جہنم کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے کافروں، مشرکوں، منافقوں اور دوسرے مجرموں اور گناہ گاروں کو عذاب اور سزا دینے کیلئے آخرت میں جو ایک نہایت ہی خوفناک اور بھیانک مقام تیار کر رکھا ہے اُس کا نام ''جہنم'' ہے اور اُسی کو اُردو میں ''دوزخ'' بھی کہتے ہیں۔

جہنم کہاں ہے

ایک قول یہ ہے کہ ''دوزخ'' ساتویں زمین کے نیچے ہے۔

(شرح العقائد النسفیۃ،قولہ و الجنۃ حق...الخ،حاشیہ ۹،ص ۱۰۵)

جہنم کے طبقات

قرآن مجید کی آیت مبارکہ ہے:

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ۠ ۝

(پ ۱۴،الحجر: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کا قول ہے کہ جہنم کے سات طبقات ہیں جن کے نام یہ ہیں:

﴿۱﴾ جَهَنَّم ﴿۲﴾ لَظٰی ﴿۳﴾ حُطَمَه ﴿۴﴾ سَعِیْر ﴿۵﴾ سَقَر ﴿۶﴾ جَحِیْم ﴿۷﴾ هَاوِیَه

پوری آیت کا خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں ان میں سے ہر ایک کیلئے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے۔

(حاشیۃ الصاوی علی الجلالین، ج٣،ص١٠٤٣،پ١٤،الحجر:٤٤)

جہنم کی خوفناک شکل

حدیث شریف میں ہے کہ جہنم جب قیامت کے دن اپنی جگہ لائی جائے گی تو اس کو ستر ہزار لگامیں لگائی جائیں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ...الخ،باب فی شدۃ حر جہنم ،الحدیث ٢٨٤٢،ص١٥٢٣)

جہنم کا داروغہ

جہنم کے داروغہ کا نام ''مالک'' علیہ السلام ہے۔ یہ ایک فرشتہ ہیں اِن ہی کے زیر اہتمام دوزخیوں کو ہر قسم کا عذاب دیا جائے گا۔

عذاب جہنم کی چند صورتیں

جہنم میں دوزخیوں کو طرح طرح کے خوفناک اور بھیانک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اُن عذابوں کی قسموں اور اُن کی کیفیتوں کو خداوندِ علامُ الغیوب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جہنم میں دی جانیوالی سزاؤں کو دنیا میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ عذاب کی چند صورتیں ہیں جن کا حدیثوں میں تذکرہ آیا ہے اُن میں سے بعض یہ ہیں۔

آگ کا عذاب

دوزخیوں کو جہنم کی آگ میں بار بار جلایا جائے گا جب وہ جل بھن کر کوئلہ ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ ان کو نئے گوشت اور نئے چمڑے کے ساتھ زندہ کیا جائے گا

اور پھر اُن کو آ گ میں جلایا جائے گا یہ عذاب بار بار ہوتا رہے گا۔جہنم کی آ گ کی گرمی کا یہ عالم ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے ایک ہزار برس تک جہنم کی آ گ کو بھڑکایا تو وہ سرخ ہوگئی، پھر دوبارہ ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ سفید ہوگئی، پھر تیسری بار جب ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ کالے رنگ کی ہو گئی تو وہ نہایت ہی خوفناک سیاہ رنگ کی ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة جهنم،باب منه،الحدیث ٢٦٠٠، ج ٤،ص ٢٦٦)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم کی آ گ کی گرمی دُنیا کی آ گ کی گرمی سے اُنہتر درجے زیادہ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق،باب صفة النار...الخ،الحدیث ٣٢٦٥، ج ٢،ص ٣٩٦)

ایک دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ جہنم میں آ گ کا ایک پہاڑ ہے جس کی بلندی ستر برس کا راستہ ہے،اس پہاڑ کا نام صعود ہے۔دوزخیوں کو اس کے اُوپر چڑھایا جائے گا تو ستر برس میں وہ اُس کی بلندی پر پہنچیں گے پھر اُن کو اُوپر سے گرایا جائے گا تو ستر برس میں نیچے پہنچیں گے۔اِسی طرح ہمیشہ عذاب دیا جاتا رہے گا۔

(مشکوة المصابیح، کتاب صفة القیامة...الخ،باب صفة النار ...الخ،الفصل الثانی، الحدیث:٥٦٧٧، ج ٣،ص ٢٣٦ ـ سنن الترمذی، کتاب صفة جهنم،باب فی صفة قعر جهنم،الحدیث ٢٥٨٥، ج ٤،ص ٢٦٠)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دوزخی جہنم کی آ گ میں جھلس کر ایسے مسخ ہو جائیں گے کہ اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اور اسی طرح نچلا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔(سنن الترمذی، کتاب صفة جهنم،باب ما جاء فی صفة طعام اهل النار،الحدیث ٢٥٩٦، ج ٤،ص ٢٦٤)

یہ بھی روایت ہے کہ جہنم میں ایک تنور ہے جو اندر سے بہت چوڑا اور اُوپر سے بہت کم چوڑا ہے اُس میں زنا کار عورتوں اور مردوں کو ڈال دیا جائے گا تو آگ کے شعلوں میں وہ سب جلتے ہوئے تنور کے منہ تک اوپر آ جائیں گے پھر ایک دم وہ شعلے بجھ جائیں گے تو وہ سب اوپر سے نیچے تنور کی گہرائی میں گر پڑیں گے۔(صحیح البخاری، کتاب الجنائز،۹۳۔باب ،الحدیث ۱۳۸۶، ج ۱، ص ٤٦٧ ملخصاً)

خونیں دریا کا عذاب

کچھ دوزخیوں کو خون کے دریا میں ڈال دیا جائے گا تو وہ تیرتے ہوئے کنارہ کی طرف آئیں گے تو ایک فرشتہ ایک پتھر کی چٹان اُن کے منہ پر اِس زور سے مارے گا کہ وہ پھر بیچ دریا میں پلٹ کر چلے جائیں گے۔ بار بار یہی عذاب اُن کو دیا جاتا رہے گا۔ یہ سود خوروں کا گروہ ہوگا۔(صحیح البخاری، کتاب الجنائز،۹۳۔باب،الحدیث ۱۳۸۶، ج ۱، ص ٤٦٧)

گلپھڑے چیرنے کا عذاب

کچھ لوگوں کو جہنم میں اس طرح عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اُن کو لٹا کر ایک سنسی اُن کے منہ میں ڈالے گا اور ایک گلپھڑے کو اس قدر پھاڑ دے گا کہ اُس کا شگاف اُس کے سر کے پچھلے حصہ تک پہنچ جائے گا، پھر اِسی طرح دوسرے گلپھڑے کو پھاڑ دے گا جب تک پہلا گلپھڑا درست ہو جائے گا پھر اِس کو پھاڑ دے گا اِسی طرح گلپھڑے درست ہوتے رہیں گے اور وہ فرشتہ اُن کو سنسی کی پکڑ سے چیرتا اور پھاڑتا رہے گا۔ یہ جھوٹ بولنے والوں کا گروہ ہوگا۔ (المرجع السابق)

پتھراؤ کا عذاب

کچھ جہنمیوں کو اِس طرح کا عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اُن کو لٹا کر اُن کے سروں پر ایک پتھر اِس زور سے مارے گا کہ اُن کا سر کچل جائے گا اور وہ پتھر لڑھک کر کچھ دور چلا جائے گا پھر وہ فرشتہ جب تک اُس پتھر کو اُٹھا کر لائے گا اُس کے سر کا زخم اچھا ہو چکا ہو گا پھر وہ پتھر مارے گا تو سر کچل جائے گا اور پتھر پھر لڑھک کر دور چلا جائے گا پھر فرشتہ پتھر اُٹھا کر لائے گا اور پھر وہ پتھر مار کر اُس کا سر کچل دے گا اِسی طرح لگاتار یہی عذاب ہوتا رہے گا۔(المرجع السابق)

مُنہ نوچنے کا عذاب

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم شب معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو (جہنم میں) تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پوچھا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی لوگوں کی غیبت کرتے تھے) اور لوگوں کی آبرو ریزی کرتے تھے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الغیبة، الحدیث۴۸۷۸، ج۴، ص۳۵۳)

سانپ بچھو کا عذاب

حدیث میں ہے کہ بُختی اُونٹوں کے مثل بڑے بڑے سانپ ہوں گے جو جہنمیوں کو ڈستے ہوں گے وہ ایسے زہریلے ہوں گے کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس برس تک اُن کے زہر کا درد نہیں جائے گا اور لگام لگائے ہوئے خچروں کے

برابر بڑے بڑے بچھو دوزخیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے کہ ایک مرتبہ اُن کے ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس برس تک باقی رہے گی۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب صفة القیامة .....الخ،باب صفة النار .....الخ،الفصل الثالث، الحدیث:٥٦٩١، ج٣،ص٢٤٠۔ المسند للامام احمدبن حنبل،مسند الشامیین، حدیث عبد الله بن الحارث،الحدیث١٧٧٢٩، ج٦،ص٢١٦)

بعض دوزخیوں کے گلے میں سانپوں کا طوق پہنا دیا جائے گا جو نہایت ہی زہریلے ہوں گے اور وہ لگاتار کاٹتے رہیں گے۔

حلق میں پھنسنے والے کھانوں کا عذاب

دوزخیوں کو حلق میں پھنسنے والا کھانا کھلایا جائے گا جو اُن کے حلق میں پھنس جائے گا اور اُن کا دم گھٹنے لگے گا تو وہ پانی مانگیں گے اُس وقت اُن کے سامنے اِتنا گرم پانی پیش کیا جائے گا جس کی گرمی کا یہ عالم ہوگا کہ برتن منہ کے سامنے لاتے ہی چہرہ کی پوری کھال جل بھن کر اور پگھل کر برتن میں گر جائے گی اور جب یہ پانی پیٹ میں جائے گا تو پیٹ کے اندر کے تمام اعضاء آنتوں وغیرہ کو جلا کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُن کے پیروں پر گرادے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة جهنم ،باب ماجاء فی صفة طعام اهل النار، الحدیث٢٥٩٥، ج٤،ص٢٦٣)

قرآن مجید میں ہے کہ زقوم (تھوہڑ) کا درخت جہنمیوں کو کھلایا جائے گا۔ (پ٢٥،الدخان:٤٣، ٤٤) اور حدیث میں ہے کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین پر گر پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو تلخ اور بدبودار بنا کر خراب کردے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة جهنم،باب ماجاء فی صفةشراب اهل النار، الحدیث٢٥٩٤، ج٤،ص٢٦٣)

گرم پانی اور پیپ کا عذاب

دوزخیوں کو گرم پانی جو روغن زیتون کے تلچھٹ کی طرح گندہ ہوگا پینا پڑے گا جو منہ کے قریب لاتے ہی چہرے کی پوری کھال کو پگھلا کر گرادے گا اور یہی گرم پانی اُن کے سروں پر ڈالا جائے گا تو یہ پانی پیٹ میں داخل ہو کر پیٹ کے اندر کے تمام اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کے قدموں پر گرادے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة جهنم،باب ما جاء فی صفة شراب اهل النار، الحدیث ۲۵۹۰، ۲۵۹۱ ج ٤،ص ۲٦۱)

اِسی طرح دوزخیوں کو جہنمیوں کے بدن کا پیپ اور پنچھا بھی پلایا جائے گا۔ جس کو ''غساق'' کہتے ہیں۔ اُس کی بدبو کا یہ حال ہوگا کہ اگر ایک ڈول ''غساق'' دنیا میں گرادیا جائے تو تمام دنیا بدبو سے بھر جائے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة جهنم،باب ما جاء فی صفة شراب اهل النار، الحدیث ۲۵۹۳، ج ٤،ص ۲٦۳)

الحاصل جہنم میں طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ دوزخیوں کو عذاب دیا جائے گا اور جس طرح جنت کی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے دل میں اُس کا خیال گزرا ہے اِسی طرح جہنم کے عذابوں کو بھی نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے دل میں اُس کا خیال گزرا ہے۔ غرض جہنم میں قسم قسم کے ایسے ایسے بے مثل و بے مثال عذابوں کی بھر مار ہوگی کہ دنیا میں اُس کی مثال تو کہاں، کوئی اُن کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ اُوپر جو کچھ ہم نے تحریر کیا ہے وہ صرف سمجھانے کیلئے چند مثالیں لکھ دی ہیں، ورنہ جو کچھ لکھا گیا ہے وہ جہنم کے

عذابوں کا ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ بس اُس کی مقدار اور کیفیتوں اور قسموں کو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو جہنم کے عذابوں سے بچائے اور ایسے اعمال سے محفوظ رکھے جو جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

اب ہم اُن چند اعمال کی فہرست تحریر کرتے ہیں جن پر قرآن وحدیث میں جہنم کی وعیدیں آئی ہیں۔ اِن اعمال کو غور سے پڑھئے اور اِن کاموں سے بچتے رہیے، تاکہ جہنم کے عذابوں سے نجات مل سکے۔

جہنم میں لے جانے والے اعمال

﴿۱﴾ شرک

شرک اکبر الکبائر یعنی تمام بڑے بڑے گناہوں میں سب سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ اِس کے بارے میں خداوند قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰـهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِهٖ وَیَغۡفِرُ مَادُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰهِ فَقَدِافۡتَرٰۤی اِثۡمًا عَظِیۡمًا ○ (پ ۵، النساء: ۴۸)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کیساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَمَنۡ یُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیۡدًا ﴿۱۱۶﴾ (پ ۵، النساء: ۱۱۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

شرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ وہ اِس گناہ کو کبھی بھی نہ بخشے گا۔ باقی شرک کے سوا دوسرے تمام گناہوں کو جس کیلئے وہ چاہے گا بخش دے گا اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ضرور جہنم میں جائے گا۔ مشرک کی کوئی عبادت مقبول نہیں۔ بلکہ عمر بھر کی عبادت شرک کرنے سے غارت و برباد ہو جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ

لَئِنۡ اَشۡرَکۡتَ لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُکَ ترجمۂ کنزالایمان: کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا (پ ۲٤، الزمر: ٦٥)

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کون سا گناہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہے کہ تم اللہ عزّ وجل کیلئے کوئی شریک ٹھہراؤ حالانکہ اُسی نے تم کو پیدا کیا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ یایھاالرسول ...الخ، الحدیث ۷۵۳۲، ج٤، ص۵۸۸)

اِن کے علاوہ دوسری بہت سی آیات اور حدیثیں بھی شرک کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں۔ لہٰذا جہنم کے عذاب سے بچنے کیلئے شرک سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

شرک کیا ہے: شرک کسے کہتے ہیں اور شرک کی حقیقت کیا ہے؟ تو اس کے بارے میں علامہ حضرت سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''شرح عقائد'' میں تحریر فرمایا کہ

الا شتراك هواثبات الشريك فی الالوهية بمعنی وجوب الوجود كما

للمجوس او بمعنی استحقاق العبادة کما لعبدة الاصنام

(شرح العقائد النسفیة،مبحث الافعال کلھابخلق اللہ ...الخ،ص۷۸)

شرک کے معنی یہ ہیں کہ خداعزوجل کی الوہیت میں کسی کوشریک ٹھہرانا یا تو اس طرح کہ خداعزوجل کے سوا کسی کو واجب الوجود مان لینا جیسا کہ مجوسی کہتے ہیں یا اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کوعبادت کا حقدار مان لینا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔

حضرت علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس عبارت میں فیصلہ کر دیا کہ شرک کی دوہی صورتیں ہیں ایک یہ کہ خداعزوجل کے سوا کسی کو واجب الوجود مانا جائے۔ دوسری یہ کہ خداعزوجل کے سوا کسی کوعبادت کے لائق مان لیا جائے۔

کون کون سی چیزیں شرک نہیں ہیں

﴿۱﴾ انبیاء علیہم السلام، اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کومحبت سے پکارنا یعنی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، یاغوث رضی اللہ عنہ کہنا۔

﴿۲﴾ بزرگوں سے مدد طلب کرنا۔

﴿۳﴾ بزرگوں کے مزاروں پر چادر پھول ڈالنا۔

﴿۴﴾ فاتحہ پڑھنا۔

﴿۵﴾ بزرگوں کوخداعزوجل کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا۔

﴿۶﴾ بزرگوں کے مزاروں کے سامنے مراقبہ کرنا۔

﴿۷﴾ بزرگوں کے مزاروں کا ادب کرنا۔

﴿۸﴾ بزرگوں کے فاتحہ کے کھانوں اور مٹھائیوں کوتبرک سمجھ کر کھانا، جو نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں سُنّی مسلمانوں کا دستور وطریقہ ہے یہ ہرگز ہرگز شرک نہیں

کیوں کہ کوئی مسلمان بھی انبیاء، اولیاء اور دوسرے بزرگوں یعنی پیروں اور اماموں اور شہیدوں کو واجب الوجود یا لائق عبادت نہیں مانتا ہے، بلکہ تمام مسلمان اِن بزرگوں کو اللہ عزوجل کا بندہ مان کر اِن کی تعظیم کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی تعظیم سے خوش ہو جائے لہٰذا سنیوں کے یہ اعمال ہرگز ہرگز شرک نہیں ہوسکتے۔ ہاں البتہ جو جاہل لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اگر وہ لوگ اِن بزرگوں کو قابلِ عبادت سمجھ کر سجدہ کریں تو یہ کھلا ہوا شرک ہوگا۔ اور اگر اِن بزرگوں کی تعظیم کیلئے سجدہ کریں تو یہ اگرچہ شرک نہیں ہوگا مگر ناجائز و حرام اور بہت سخت گناہ ہوگا۔ لہٰذا مسلمان کو قبروں کے سجدہ سے خود بھی بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی روکنا چاہیے۔

خاص کر خانقاہوں کے سجادہ نشین اور مزاروں کے مجاورین حضرات کا فرض ہے کہ وہ قبروں پر سجدہ کرنے والے جاہل زائرین کو قبروں کو سجدہ کرنے سے روکیں اور خلاف شرع حرکت کرنے والے زائرین کو خانقاہوں اور مزاروں سے باہر کردیں۔ ورنہ وہ بھی ان زائرین کے گناہوں میں شریک ٹھہریں گے اور قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر عذاب نار کے حقدار ٹھہریں گے مگر افسوس کہ سجادہ نشین و مجاورین حضرات چند پیسوں اور چند بتاشوں کے لالچ میں گنوار قسم کے زائرین اور اجڈ عورتوں کو خانقاہوں اور مزاروں میں جانوروں کی طرح گھس پڑنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور یہ گنوار قبروں پر سر پٹک پٹک کر علانیہ سجدہ کرتے ہیں اور سجادہ نشین و مجاورین اپنی آنکھوں سے ان حرکتوں کو دیکھتے ہیں مگر دم نہیں مار سکتے اور اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہابی، سنیوں کو طعنہ دیتے ہیں بلکہ بہت سے مسلمان ان قبیح حرکتوں کو دیکھ کر سُنّیت سے متنفر ہو کر وہابی ہوجاتے ہیں۔ (نعوذ باللہ منہ)

﴿۲﴾ کفر

شرک کی طرح کفر بھی وہ بڑا گناہ ہے جو مُعاف نہیں ہوسکتا اور مشرک کی طرح کافر بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔قرآن مجید کی سینکڑوں آیتوں اور حدیثوں میں کافروں کیلئے جہنم کے عذاب کی وعید شدید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بار بار اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌo (پ ۱، البقرۃ: ۱۰۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَo (پ ۲، البقرۃ: ۲۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہوکر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

اور ایک آیت میں یہ فرمایا کہ

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۸۱)

ترجمۂ کنز الایمان: ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کی خطا اسے گھیر لے وہ دوزخ والوں میں ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔

بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ضرور جہنم میں جائیگا۔

کُفر کیا ہے: دین اسلام کی ضروریات میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا یا اُس میں شک کرنا، یا اُس سے ناراض ہونا یا اُس کو حقیر سمجھنا یا اُس کی توہین کرنا یہ سب کفر ہے۔ مثلاً خداعزوجل کی ذات وصفات سے انکار کرنا یا خداعزوجل کے رسولوں اور نبیوں علیہم السلام میں سے کسی رسول یا نبی کا انکار کرنا یا خداعزوجل کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرنا یا فرشتوں کا انکار کرنا یا قیامت کا انکار کرنا یا کسی نبی، یا رسول یا فرشتہ یا قرآن یا کعبہ کی توہین کرنا۔

اسی طرح بعض کام بھی کفر ہیں جیسے بت کوسجدہ کرنا یا بت پرستی کی جگہوں کی تعظیم کرنا یا شعارِ کفر یعنی کفار کی دینی علامتوں پرعمل کرنا۔ مثلاً جنیو پہننا۔ یا سر پر چٹیا رکھنا یا عیسائیوں کی صلیب پہننا یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔ غرض ہر وہ عقیدہ وعمل کفر ہے جس سے اسلام کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو۔ اگر کوئی کفر سرزد ہو جائے تو فوراً ہی اُس سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا اور بیوی سے دوبارہ نکاح کر لینا ضروری ہے ورنہ اگر کفر سے توبہ کئے بغیر مر گیا تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ (نعوذ باللہ)

مسائل وفوائد

جومسلمان ہوکر کفر کرے اس کو شریعت میں ''مُرتَد'' کہتے ہیں اور دنیا میں مُرتَد کی یہ سزا ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے گی اور اُن تین دنوں میں علماء کرام اُس کو سمجھائیں گے اور توبہ کا مطالبہ کریں گے اگر وہ توبہ کر کے مسلمان ہو گیا تو خیر، ورنہ تیسرے دن بادشاہِ اسلام اُس کو قتل کرادے گا۔

(بہار شریعت، مرتد کا بیان، ج۲، حصہ۹، ص۱٦٤)

﴿۳﴾ مسلمان کا قتل

مسلمان کا خونِ ناحق کرنا یہ بھی جہنم میں لے جانے والا گناہ کبیرہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہو جانا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ ۵، النساء: ۹۳)

قرآن مجید میں ہے کہ

وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَاباً عَظِیْمًاO (پ ۵، النساء: ۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کیلئے تیار رکھا بڑا عذاب۔

دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَO (پ۸، الانعام: ۱۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے اسے ناحق نہ مارو یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

وَلَا تَقْتُلُوْآ اَنْفُسَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا (پ ۵، النساء: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔

ایک دوسری آیت میں ہے کہ

وَلَا تَقْتُلُوْآ اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِیَّاهُمْ ج (پ۸، الانعام: ۱۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔

اور ایک دوسری آیت میں یہ بھی فرمایا کہ

وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ ۙ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۚ﴿۹﴾ (پ ۳۰،التکویر:۸،۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے کس خطا پر ماری گئی

اب اس مضمون کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے جو بہت رقت انگیز وعبرت خیز ہیں۔

حدیث : ۱

حضرت ابوسعید وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ''اگر تمام آسمان وزمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اُن سب کو منہ کے بل اَوندھا کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔''

(سنن الترمذی، کتاب الدیات،باب الحکم فی الدماء،الحدیث۱۴۰۳،ج۳،ص۱۰۰)

حدیث : ۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) مقتول کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ اپنے قاتل کے سر کا اگلا حصہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے خداعزوجل کے حضور حاضر ہوگا، اے میرے پروردگار! اِس نے مجھ کو قتل کیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ کر خداعزوجل کے دربار میں اپنا مقدمہ پیش کرے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب التفسیر،باب ومن سورة النساء، الحدیث ۳۰۴۰،ج۵،ص۲۳)

حدیث : ۳

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہر گناہ کے بارے میں اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔لیکن جو شرک کی حالت میں مرگیا اور جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا اُن دونوں کو نہیں بخشے گا۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب القصاص،الفصل الثانی، الحدیث: ۳٤٦٨، ج ۲، ص ۲۸۹ ۔سنن ابی داود، کتاب الفتن والملاحم،باب فی تعظیم قتل المؤمن، الحدیث ٤۲۷۰، ج ٤، ص ۱۳۹)

حدیث : ۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک مسلمان کے قتل میں مدد کرے اگرچہ وہ ایک لفظ بول کر بھی مدد کرے تو وہ اِس حال میں (قیامت کے دن) اللہ عزوجل کے دربار میں حاضر ہوگا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا کہ ''یہ اللہ عزوجل کی رحمت سے مایوس ہو جانے والا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات،باب التغلیظ فی قتل (مسلم) ظلماً،الحدیث ۲٦۲۰، ج۳،ص ۲٦۲)

مسائل وفوائد

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرنا بہت ہی سخت گناہ کبیرہ ہے۔ پھر اگر مسلمان کا قتل اس کے ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل مسلمان کے قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر ہوگا اور قاتل کافر ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جلتا رہے گا۔ اور اگر صرف دُنیوی عداوت کی بِنا پر مسلمان کو قتل کر دے اور اِس قتل کو حلال نہ جانے جب

بھی آخرت میں اس کی یہ سزا ہے کہ وہ مدتِ دراز تک جہنم میں رہے گا۔

دُنیا میں مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کر کے قصاص لے لیں۔اور اگر چاہیں تو ایک سو اونٹ یا اس کی قیمت قاتل سے بطورِ خون بہا کے لے لیں۔اور اگر چاہیں تو قاتل کو مُعاف کردیں۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۴﴾ زنا کاری

یہ وہ جرم ہے کہ دنیا کی تمام قوموں کے نزدیک فعلِ قبیح اور جرم و گناہ ہے اور اسلام میں یہ کبیرہ گناہ ہے اور دنیا و آخرت میں ہلاکت کا سبب اور جہنم میں لے جانے والا بدترین فعل ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ۝ (پ۱۵،بنی اسرائیل:۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان:اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

اللہ اکبر!زنا کرنا بہت ہی بری اور بڑی بات ہے۔ارشادِ ربّانی ہے کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔یعنی ان باتوں سے بھی بچتے رہو جو تمہیں زنا کاری کی طرف لے جائیں۔چنانچہ ایک دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰی لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (پ۱۸،النور:۳۰،۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان:(اے رسول)مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کیلئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔

زنا کاری کی مذمت و ممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

حدیث : ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جتنی دیر تک زنا کرتا رہتا ہے اس وقت تک وہ مومن نہیں رہتا۔

(صحیح البخاری، کتاب المحاربین، باب اثم الزناۃ...الخ،الحدیث ۶۸۱۰،ج۴،ص۳۳۸)

مطلب یہ ہے کہ زنا کاری کرتے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ اس کے بعد توبہ کرلیتا ہے تو اس کا نورِ ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے، ورنہ نہیں۔

حدیث : ۲

حضرت صفوان بن عَسّال رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے آیاتِ بَیِّنات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

{ ۱ }شرک نہ کرو { ۲ } چوری نہ کرو { ۳ } زنا نہ کرو { ۴ } اور اس جان کو نہ قتل کرو جس کو اللہ تعالٰی نے حرام فرمایا مگر حق کے ساتھ { ۵ } کسی بے قصور کو بادشاہ کے سامنے قتل کیلئے پیش نہ کرو { ۶ } جادو مت کرو { ۷ } سود مت کھاؤ { ۸ } کسی پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ { ۹ } جہاد کفار کے وقت میدان جنگ چھوڑ کر نہ بھاگو { ۱۰ } اور خاص یہودیوں کے لئے یہ کہ سنیچر کے دن کا احترام کریں۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی قبلۃ الید والرجل، الحدیث ۲۷۴۲، ج۴، ص۳۳۵)

حدیث : ۳

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ

واٰلہٖ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کیلئے کوئی شریک ٹھہراؤ حالانکہ اللہ عزوجل ہی نے تم کو پیدا کیا۔ تو اس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ اِس پر اُس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِس کی تصدیق قرآن مجید میں نازل فرمادی کہ

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے۔

(پ ۱۹،الفرقان:۶۸)

(صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب قول اللہ ومن یقتل مؤمنا ...الخ،الحدیث ۶۸۶۱،ج۴،ص۳۵۶)

مسائل وفوائد

زنا بہت سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں جہنم کا عذاب، اور دنیا میں زنا کار کی یہ سزا ہے کہ زنا کار مرد وعورت اگر کنوارے ہوں تو بادشاہِ اسلام اِن کو مجمع عام میں ایک سو دُرے لگوائے گا اور اگر وہ شادی شدہ ہوں تو انہیں عام مجمع کے سامنے سنگسار کرادے گا یعنی ان پر پتھر برسا کر ان کو جان سے مار ڈالے گا۔ اور دنیا میں خداوندی عذاب کے بارے میں ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ ’’کثر فیھم

الموت'' یعنی زنا کار قوم میں بکثرت موتیں ہوں گی۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب تغیر الناس، الفصل الثالث، الحدیث: ٥٣٧٠، ج٣، ص١٤٨۔ الموطا للامام مالك، كتاب الجهاد، باب ما جاء فی الغلول، الحدیث ١٠٢٠، ج٢، ص١٩)

ایک اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ " اخذوا بالسنة "یعنی زنا کار قوم قحط میں مبتلا کر دی جائے گی۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الحدود، الفصل الثالث، الحدیث: ٣٥٨٢، ج٢ ص٣١٤۔ المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عمرو بن العاص، الحدیث ١٧٨٣٩، ج٦، ص٢٤٥)

الغرض دنیا و آخرت میں اس فعلِ بد کا انجام ہلاکت و بربادی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے معاشرہ کو اس ہلاکت خیز بدکاری کی نحوست سے بچائیں خداوند کریم اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طفیل میں ہر مسلمان مرد و عورت کو اِس بلاءِ عظیم سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

﴿۴﴾ لواطت

یہ گندا اور گھناؤنا کام زنا کاری سے بھی بڑھ کر شدید گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا بدترین کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قومِ لوط کو جنھوں نے سب سے پہلے یہ فعلِ بد کیا تھا قرآن مجید میں بار بار اُن لوگوں کو بدترین مجرم قرار دیا۔ اور قرآن مجید میں کہیں ان لوگوں کو ''مجرمین'' کہیں ''مسرفین'' کہیں ''فاسقین'' فرما کر ان لوگوں کے جرموں کا اعلان اور اس فعلِ بد کی مذمت کا بیان فرمایا۔ اور قرآن مجید کی بہت سی

سورتوں میں جا بجا اس کا ذکر فرمایا کہ قومِ لوط پر اُن کی اِس بداعمالی کی سزا میں شدید پتھراؤ اور زلزلہ کا عذاب بھیج کر اُن کی بستیوں کو اُلٹ پلٹ کر دیا اور پوری آبادی کو تہس نہس کر کے اُس قوم کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا۔ چنانچہ سورۂ اعراف میں فرمایا:

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ (پ۸، الاعراف: ۸۰، ۸۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی ہلاکت کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ (پ۸، الاعراف: ۸۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) ایک مینھ برسایا تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝ (پ۱۷، الانبیآء: ۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور لوط کو ہم نے حکومت اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بیشک وہ برے لوگ بے حکم تھے۔

حدیث: ۱

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے وہ قومِ لوط کا عمل ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حداللوطی، الحدیث ۱۴۶۲، ج۳، ص۱۳۸)

حدیث : ۲

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا ہے۔ تم لوگ عورتوں سے اُن کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔

(سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب النهی عن اتیان النساء ...الخ، الحدیث ۱۹۲۴، ج۲، ص۴۵۰)

حدیث : ۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا جو کسی مرد یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراهیة اتیان ...الخ، الحدیث ۱۱۶۸، ج۲، ص۳۸۸)

حدیث : ۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس کو تم قومِ لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کردو۔

(سنن الترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حد اللوطی، الحدیث ۱۴۶۱، ج۳، ص۱۳۷)

حدیث : ۵

حضرت عمرو بن ابی عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو قوم لوط کا عمل کرے وہ ملعون ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حد اللوطی،الحدیث ۱۴۶۱، ج۳،ص۱۳۷)

حدیث : ۶

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو ''لوطیہ'' کہلائیں گے اور یہ تین قسم کے لوگ ہوں گے، ایک وہ جو صرف لڑکوں کی صورتیں دیکھیں گے اوران سے بات چیت کریں گے۔ دوسرے وہ ہوں گے جو لڑکوں سے مصافحہ اور معانقہ بھی کریں گے۔ تیسرے وہ لوگ ہوں گے جو اُن لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کریں گے۔ تو ان سبھوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے مگر جو لوگ توبہ کرلیں گے اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرلے گا اور وہ لعنت سے بچے رہیں گے۔

(کنزالعمال، کتاب الحدود من قسم الاقوال،الحدیث ۱۳۱۲۹،ج۳، الجزالخامس، ص۱۳۵)

حدیث : ۷

حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قومِ لوط کا عمل کرتے ہوئے مرے گا تو اُس کی قبر اُس کو قوم لوط میں پہنچادے گی اور اُس کا حشر قوم لوط کے ساتھ ہوگا۔

(کنزالعمال، کتاب الحدود من قسم الاقوال،الحدیث ۱۳۱۲۷،ج۳، الجزالخامس، ص۱۳۵)

مسائل وفوائد

دنیا میں بھی لوطی کی سزا بہت سخت ہے۔ چنانچہ حضرت امام شافعی وحضرت امام مالک وحضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا یہ مذہب ہے کہ لوطی خواہ کنوارا ہو یا شادی شدہ سنگسار کر کے مار ڈالا جائے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حداللوطی، ج۳،ص۱۳۷)

لوطی کے لئے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ

اور حنفی مذہب یہ ہے کہ اس کے اوپر دیوار گرا دیں یا اونچی جگہ سے اِس کو اوندھا کر کے گرائیں اور اِس پر پتھر برسائیں یا اِسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا توبہ کر لے یا چند بار یہ فعل بد کیا ہو تو بادشاہِ اسلام اِسے قتل کر ڈالے الغرض اغلام بازی یعنی پیچھے کے مقام میں جماع کرنا نہایت ہی خبیث فعل ہے بلکہ یہ زنا سے بھی بدتر ہے۔اسی لئے اس میں شرعی حد مقرر نہیں کہ بعض اماموں کے نزدیک حد قائم کرنے سے آدمی اس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ اِتنا شدید اور بڑا گناہ ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو اس گناہ سے پاکی نہ حاصل ہوگی اور اس گناہ کو حلال جاننے والا کافر ہے۔یہی مذہب جمہور ہے۔

(بہارشریعت، کہاں حد واجب ہے اور کہاں نہیں، ج۲،حصہ۹،ص۹۲)

﴿۶﴾ چوری

چوری بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے۔قرآن مجید اور حدیثوں میں اِس حرام کام کی بکثرت مذمت وممانعت آئی ہے اور دنیا وآخرت

میں اس کی بڑی سخت سزا مقرر فرمائی ہے کہ قرآن مجید میں فرمایا:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (پ٦،المائدة:٣٨)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آیاتِ بینات کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا" ولا تسرقوا "یعنی چوری مت کرو۔

(سنن الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب،باب ماجاء فی قبلة الیدوالرجل، الحدیث ٢٧٤٢،ج٤،ص٣٣٥)

دوسری حدیث میں ہے کہ " لا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن " یعنی چور جس وقت چوری کرتا ہے اُس وقت مومن نہیں رہتا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان،باب بیان نقصان الایمان...الخ، الحدیث٥٧، ص٤٨)

مطلب یہ ہے کہ چوری کرتے وقت اِس گناہ کی نحوست سے اس کا نورِ ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا نورِ ایمان پھر اسکو مل جاتا ہے۔

مسائل وفوائد

چور نے اگر دس درہم یا اِس سے زیادہ مالیت کی چوری کی ہے تو اُس کا داہنا ہاتھ گٹے سے کاٹ لیا جائے گا اور اُس کے کٹے ہوئے ہاتھ کو اُس کی گردن میں لٹکا کر شہر میں گشت کرایا جائے گا تا کہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو پھر اگر دوبارہ چوری کی تو اس کا

بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹا جائے گا۔ ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر چوری کا مال چور کے پاس موجود ہو تو مالک کو وہ مال دلا دیا جائے گا اور اگر چور کے پاس سے وہ مال ضائع ہو گیا ہو تو چور سے اُس کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ٦، المآئدۃ:٣٨)

واضح رہے کہ ڈاکہ ڈالنا، لوٹ مار کرنا، کسی کی زمین یا مال و جائیداد کو غصب کر لینا، کسی سے عاریت کے طور پر کوئی سامان لے کر واپس نہ کرنا، کسی سے قرض لے کر اس کو ادا نہ کرنا، کسی کی امانت میں خیانت کرنا وغیرہ یہ سب چوری کی طرح گناہ کبیرہ ہیں اور یہ سب قہرِ قہار و غضبِ جبار میں گرفتار ہونے کا سبب اور عذاب نار کا باعث ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۷﴾ شراب

شراب کو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُمُّ الخبائث یعنی تمام گناہوں کی جڑ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِس کو حرام فرمایا اور حدیثوں میں بھی کثرت سے اِس کی حُرمت اور مخالفت کا ذکر آیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ (پ٧، المائدۃ: ٩٠، ٩١)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

شراب کی برائی کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔ چنانچہ

حدیث : ١

حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ان کو منع فرما دیا تو اُنہوں نے کہا کہ میں تو صرف دوا ہی کیلئے شراب بناتا ہوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑی بیماری ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الاشربة،باب تحریم التداوی بالخمر،الحدیث ١٩٨٤،ص ١٠٩٧)

حدیث : ٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شراب پی لے گا چالیس دن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لے گا۔ پھر اگر دوبارہ اس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر اس نے تیسری بار شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ اس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اس کے بعد اگر اس نے توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور قیامت کے دن اس کو جہنم میں دوزخیوں کی پیپ کی نہر میں سے پلایا جائے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب الاشربة،باب ما جاء فی شارب الخمر،الحدیث ١٨٦٩، ج٣، ص ٣٤١)

حدیث : ۳

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الاشربۃ،باب ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام،الحدیث۱۸۷۲، ج۳،ص۳۴۳)

حدیث : ۴

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک یتیم لڑکے کی شراب رکھی ہوئی تھی۔ جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی (اور شراب حرام ہوگئی) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا اور یہ بھی کہا کہ وہ ایک یتیم کی ہے۔تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس کو بہادو۔

(سنن الترمذی، کتاب البیوع،باب ماجاء فی النہی للمسلم ...الخ،الحدیث۱۲۶۷، ج۳، ص۳۳)

حدیث : ۵

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل ہیں کہ اُنہوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں نے چند یتیموں کے لئے شراب خریدی ہے جو میری پرورش میں ہیں۔تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ شراب کو بہادو اور مٹکوں کو توڑ ڈالو۔

(سنن الترمذی، کتاب البیوع،باب ماجاء فی بیع الخمر والنہی عن ذالک،الحدیث۱۲۹۷، ج۳،ص۴۶)

حدیث : ٦

حضرت دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے

عرض کیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم ایک ٹھنڈی زمین میں رہتے ہیں اور ہم بہت سخت محنت کے کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں تا کہ ہم اُس کو پی کر اپنے کاموں کی طاقت اور اپنے شہروں کی سردی پر قابو حاصل کریں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ نشہ لاتی ہے؟ تو میں نے کہا کہ جی ہاں! تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ پھر اُس سے بچو۔ تو میں نے کہا کہ ہمارے یہاں کے لوگ اُس کو نہیں چھوڑ سکتے تو ارشاد فرمایا کہ اگر لوگ اُس کو نہ چھوڑیں تو تم اُن لوگوں سے جہاد کرو۔

(سنن ابی داود، کتاب الاشربة،باب النهی عن المسکر،الحدیث٣٦٨٣،ج٣،ص ٤٦٠)

حدیث: ۷

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شراب اور جوا اور شطرنج اور باجرہ کی شراب سے منع فرمایا اور یہ فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الاشربة،باب النهی عن المسکر، الحدیث٣٦٨٥،ج٣،ص ٤٦٠)

حدیث: ۸

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ {۱} دائمی طور پر شراب پینے والا {۲} رشتہ داریوں کو کاٹنے والا {۳} جادو کی تصدیق کرنے والا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل،مسندالکوفیین،حدیث ابی موسی الاشعری، الحدیث ١٩٥٨٦،ج٧،ص ١٣٩)

حدیث : ۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دائمی طور پر شراب پینے والا اگر اسی حالت میں مرگیا تو وہ دربار خداوندی میں قیامت کے روز اس طرح آئے گا جیسے کہ ایک بت پرست۔

(المسند للامام احمد بن حنبل،مسند عبداللہ بن العباس،الحدیث ۲۴۵۳، ج۱، ص۵۸۳)

حدیث : ۱۰

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ شراب پی لوں یا اِس ستون کی عبادت کرلوں (یعنی یہ دونوں حرام اور گناہ کے کام ہیں اِن دونوں سے یکساں طور پر بچنا چاہیے۔)

(سنن النسائی، کتاب الاشربۃ،باب ذکر الروایات المغلظات فی شرب الخمر،ج٤، ص۳۱٤)

حدیث : ۱۱

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔
{۱} شراب نچوڑنے والے پر {۲} شراب نچڑوانے والے پر {۳} شراب پینے والے پر {۴} شراب اُٹھانے والے پر {۵} اُس پر جس کی طرف شراب اٹھا کر لے جائی گئی۔ {۶} شراب پلانے والے پر {۷} شراب کی قیمت کھانے والے پر {۸} شراب بیچنے والے پر {۹} شراب خریدنے والے پر {۱۰} اس پر جس کیلئے شراب خریدی گئی ہو۔

(سنن الترمذی، کتاب البیوع،باب النھی ان یتخذ الخمر خلا، الحدیث ۱۲۹۹، ج۳،

ص ٤٧ ـ سنن ابن ماجه، كتاب الاشربة، باب لعنت الخمر على عشرة اوجه، الحديث ١ ٣٣٨، ج ٤، ص ٦٥)

مسائل وفوائد

شراب اور تاڑی کا پینا اور اِس کی تجارت کرنا اور اس کو کھانے یا لگانے کی دواؤں میں ملانا سب حرام ہے، اور شراب و تاڑی ناپاک ہیں۔ اگر یہ بدن اور کپڑوں پر لگ جائیں تو بدن اور کپڑا ناپاک ہوجائے گا۔ اور ایک قطرہ شراب یا تاڑی کا کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہوجائے گا اور کنویں کا کُل پانی نکال کر کنویں کو پاک کرنا ضروری ہے۔ دنیا میں تاڑی، شراب پینے والے کی سزا یہ ہے کہ اُس کو اَسّی کوڑے مارے جائیں گے اور آخرت میں اِن لوگوں کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔

﴿٨﴾ جوا

جوا کھیلنا اور جوئے کے ذریعے حاصل ہونے والی آمدنی حرام، اور اس کا استعمال گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید کی سورۂ مائدہ میں ''اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ ''(پ٧، المائدة: ٩٠) فرما کر اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کو حرام فرما دیا ہے اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جوا کھیلنے کی حرمت اور ممانعت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

حدیث: ١

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو ''نرد'' (جوا کھیلنے کا آلہ) سے کھیلے اس نے اللہ

تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نافرمانی کی۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب اللعب بالنرد، الحدیث ۳۷۶۲، ج ٤، ص ۲۳۰۔ سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی النھی عن اللعب بالنرد، الحدیث ٤۹۳۸، ج ٤، ص ۳۷۱)

حدیث: ۲

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نردشیر (جوا کھیلنے کا سامان) سے جوا کھیلا تو گویا اُس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبویا۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب اللعب بالنرد، الحدیث ۳۷۶۳، ج ٤، ص ۲۳۱۔ سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی النھی عن اللعب بالنرد، الحدیث ٤۹۳۹، ج ٤، ص ۳۷۱)

مسائل وفوائد

جوا کھیلنا حرام و گناہ ہے اور اس سے حاصل کی ہوئی کمائی بھی حرام و ناجائز ہے اور جوا کھیلنے کے تمام سامان و آلات کو خریدنا، بیچنا اور استعمال کرنا ناجائز و گناہ ہے بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ جوا کھیلنے کے آلات کو اگر کوئی توڑ پھوڑ ڈالے تو اُس سے کوئی تاوان نہیں لیا جائے گا۔ اِس زمانہ میں لاٹری کا بہت رواج ہے مگر خوب سمجھ لو! کہ یہ بھی ایک قسم کا جوا ہے اور اِس کے ذریعہ انعام کے نام سے جو رقم ملتی ہے وہ جوئے کے ذریعے کمائی ہے لہٰذا یہ بھی ناجائز ہی ہے۔ ہر مسلمان کو اس سے بچنا شرعاً لازم و ضروری ہے۔

﴿۹﴾ سود (بیاج)

اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام فرمایا ہے اور یہ بہت ہی سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں

لے جانے والا عمل بد ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ○ (پ۳،البقرۃ:۲۷۵،۲۷۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جواب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکر بڑا گنہگار۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ (پ۳،البقرۃ:۲۷۸،۲۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

اسی طرح ایک دوسری آیت میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ (پ۳،البقرۃ:۲۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔

اِسی طرح حدیثوں میں سود کی حُرمت اور ممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ

حدیث : ۱

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے **مہلک کبیرہ گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سود کھانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔**

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر واکبرھا، الحدیث ۸۹، ص ۶۰)

حدیث : ۲

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **روایت ہے کہ رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم **نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود لکھنے والے اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔** (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب لعن اٰکل الربوا...الخ، الحدیث ۱۵۹۸، ص ۸۶۲)

حدیث : ۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **روایت ہے کہ رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم **نے فرمایا کہ شب معراج میں مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سیر کرائی گئی کہ اُن کے پیٹ کوٹھریوں کے مثل تھے۔ جن میں سانپ بھرے تھے۔ جو پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے تو میں نے پوچھا کہ اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ تو اُنھوں نے کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔**

(سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، الحدیث ۲۲۷۳، ج۳، ص ۷۱)

حدیث : ۴

حضرت **عبداللہ بن حنظلہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **روایت ہے کہ رسول اللہ** صلی اللہ

تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن حنظلۃ، الحدیث ۲۲۰۱۶، ج۸، ص۲۲۳)

حدیث: ۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ضرور ضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جو سود خور نہ ہو۔ اور اگر سود نہ کھائے گا تو سود کا دھواں ہی اُسے پہنچے گا۔

(سنن ابی داود، کتاب البیوع، باب فی اجتناب الشبہات، الحدیث ۳۳۳۱، ج۳، ص ۳۳۰)

حدیث: ۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ بیشک سود اگر چہ کتنا ہی زیادہ ہو مگر اُس کا انجام مال کی کمی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب البیوع، باب الربا، الفصل الثالث، الحدیث: ۲۸۲۷، ج۲، ص ۵۲۴_المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن مسعود، الحدیث ۳۷۵۴، ج۲، ص ۵۰)

مسائل وفوائد

سود کی حرمت قطعی ویقینی ہے جو سود کو حلال بتائے یا حلال جانے وہ کافر ہے۔ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ: ۲۷۵)

﴿۱۰﴾ جادو

جادو کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور اگر جادو کے منتروں سے شریعت کی

تکذیب یا توہین ہوتی ہو تو ایسا جادو کفر ہے۔قرآن مجید میں ہے۔

وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ق (پ ۱،البقرة:۱۰۲) ترجمۂ کنزالایمان: ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

حدیث : ۱

حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آیات بَیِّنَات اور کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "لا تسحروا" یعنی جادو نہ کرو۔

(سنن الترمذی، کتاب الاستئذان و الآداب،باب ماجاء فی قبلة الیدو الرجل، الحدیث ۲۷۴۲،ج ٤،ص ۳۳۵)

حدیث : ۲

حضرت ابن المسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اسکے سینہ کو کچل کر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

(کنزالعمال، کتاب السحر...الخ،من قسم الافعال،الحدیث ۱۷٦۷۸،ج۳،الجزء السادس،ص ۳۱۹)

مسائل وفوائد

اگر جادو کفر کی حد کو پہنچا ہو تو دنیا میں اس کی یہ سزا ہے کہ بادشاہِ اسلام اس کو قتل کرادے۔چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ "حد الساحر ضربة بالسیف" یعنی جادوگر کی سزا اُس کو تلوار سے قتل کر دینا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الحدود،باب ماجاء فی حد الساحر،الحدیث ۱٤٦۵، ج۳،ص ۱۳۹)

اور آخرت میں اُس کی سزا جہنم کا عذاب عظیم ہے جس کی ہولناکیوں اور

خوف نا کیوں کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور جہنم کے دردناک عذاب سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

﴿۱۱﴾ یتیم کا مال کھانا

یتیم کا مال کھانا بہت سخت حرام اور گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی قباحت کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا ؕ وَ سَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ۠ (پ ٤، النسآء: ١٠)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے (بھڑکتی آگ) میں جائیں گے

اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَاٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَهُمۡ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِیۡثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَلَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَهُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ ؕ اِنَّهٗ کَانَ حُوۡبًا کَبِیۡرًا ۠ (پ ٤، النساء: ٢)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یتیموں کو ان کے مال دو اور ستھرے کے بدلے گندا نہ لو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

حدیث: ۱

حدیث شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان بڑے بڑے گناہوں کو جو مسلمان کو ہلاک کر ڈالنے والے ہیں بیان کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ " واکل مال

الیتیم "یعنی یتیم کا مال کھاڈالنا وہ گناہ کبیرہ ہے جو مومن کو ہلاکت میں ڈال دینے والا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المحاربین...الخ،باب رمی المحصنات، الحدیث۶۸۵۷، ج۴، ص۳۵۴)

حدیث : ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ بہترین سلوک کیا جاتا ہو۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بدترین گھر وہ ہے کہ جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا جاتا ہو۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الادب،باب حق الیتیم، الحدیث ۳۶۷۹، ج۴، ص۱۹۳)

مسائل وفوائد

یتیم کے مال کو ناحق کھانا یا اُس کے کسی مال یا سامان یا اُس کی زمین و مکان کو ناحق طریقے سے لے لینا یا اُس کو جھڑکنا یا کسی قسم کی ایذا اور تکلیف دینا یا برا سلوک کرنا یہ سب حرام اور گناہ کی باتیں ہیں جن کی سزا آخرت میں جہنم کا عذابِ عظیم ہے۔

﴿۱۲﴾ جہاد سے بھاگ جانا

کفار سے جہاد کے وقت میدانِ جنگ سے بھاگ جانا بڑا ہی شدید حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی آخرت میں سزا جہنم کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۟ۚ وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۟ (پ۹،الانفال:۱۵،۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب کافروں کے لام (لشکر) سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو اور جو اس دن انہیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبیرہ گناہوں کی فہرست سناتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

"والتولی یوم الزحف" یعنی جہاد کے دن پیٹھ پھیر دینا یہ بھی گناہ کبیرہ ہے

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر واکبرھا، الحدیث ۸۹، ص ۶۰)

اور دوسری جگہ یوں فرمایا کہ

"وتولوا للفرار یوم الزحف" یعنی کفار سے جہاد کے دن بھاگنے کیلئے پیٹھ نہ پھیرو۔

(سنن الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی قبلۃ الید والرجل، الحدیث ۲۷۴۲، ج ۴، ص ۳۳۵)

مسائل وفوائد

اگر کفار تعداد میں مسلمانوں سے دوگنا ہوں جب بھی مسلمانوں کو بھاگنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کفار کی تعداد مسلمانوں کے دوگنا سے بھی زائد ہو تو اُس وقت اگر مسلمان بھاگیں گے تو گنہگار نہ ہوں گے۔

﴿۱۳﴾ زنا کی تہمت لگانا

کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانا بہت ہی سخت حرام اور شدید گناہ کبیرہ ہے۔جس پر عذاب جہنم کی وعید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ص وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ o

(پ۱۸،النور:۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

اور حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

" وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات"

یعنی پاک دامن انجان مسلمان عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا گناہ کبیرہ یعنی بہت بڑا گناہ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الوصایا،باب قول الله ان الذین یاکلون ...الخ، الحدیث۲۷۶۶، ج۲،ص۲۴۲)

اور دوسری حدیث میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یوں فرمایا کہ

" ولا تقذفوا محصنة " یعنی کسی پاک دامن مسلمان عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ۔

(سنن الترمذی، کتاب الاستئذان ولآداب،باب ماجاء فی قبلة الیدوالرجل، الحدیث۲۷۴۲، ج۴،ص۳۳۵)

مسائل وفوائد

اگر کسی نے کسی مسلمان مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائی اور وہ اس پر چار گواہ نہیں پیش کر سکا تو اس کو اس تہمت لگانے کی سزا میں قاضیٔ اسلام اسی درّے لگوائے گا۔ اور اس کو مردود الشہادۃ قرار دے گا۔ یہ دُنیوی سزا ہے اور آخرت میں اس کو جہنم کے عذاب عظیم کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۱۴﴾ ماں باپ کی ایذا رسانی

ماں باپ کی نافرمانی حرام، سخت حرام، اور گناہ کبیرہ ہے۔ بلکہ ہر ایک پر فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہو کر اُنکے ساتھ بہترین سلوک کرے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَاناً ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ٥ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا٥

(پ ۱۵، بنی اسراء یل: ۲۳، ۲٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کیساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔

حدیث: ۱

حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے گناہ کبیرہ کا بیان

فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ " وعقوق الوالدین " یعنی ماں باپ کی نافرمانی و ایذا رسانی گناہ کبیرہ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور،باب الیمین الغموس،الحدیث ٦٦٧٥، ج ٤،ص ٢٩٥)

حدیث : ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اُس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے، اُس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے اِن الفاظ کو سن کر کسی صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ! کس کی ناک مٹی میں مل جائے؟ تو حضورِ اَنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنے ماں باپ کو پائے کہ ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے میں ہوں پھر وہ اُن کی خدمت کر کے جنت میں نہیں داخل ہوا تو اس کی ناک مٹی میں مل جائے۔ (یعنی وہ ذلیل وخوار اور نامراد ہو جائے۔)

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة،باب رغم من ادرك...الخ، الحدیث ٢٥٥١، ص ١٣٨١)

حدیث : ۳

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ خداعزوجل کی رضا مندی باپ کی رضا مندی میں ہے اور خداعزوجل کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلة،باب ماجاء من الفضل فی رضا...الخ، الحدیث ١٩٠٧، ج ٣،ص ٣٦٠)

حدیث : ۴

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی وایذ ارسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے دنیا کی زندگی ہی میں جلد ہی سزا دے دیتا ہے۔

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی بر الوالدین،فصل فی عقوق الوالدین، الحدیث ۷۸۹۰،ج۶،ص۱۹۷)

حدیث : ۵

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہوتا ہے اُس کیلئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا فرماں بردار ہو تو اس کیلئے جنت کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوتا ہے اُس کیلئے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا نافرمان ہو تو جہنم کا ایک ہی دروازہ اُس کیلئے کھلتا ہے۔ یہ سن کر ایک صحابی نے عرض کیا اگرچہ اُس کے ماں باپ اس پر ظلم کرتے ہوں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اُس کے ماں باپ نے اُس پر ظلم کیا ہو۔ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔ (اس جملہ کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا)

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی برالوالدین،فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتھا،

الحدیث ۷۹۱۶، ج۶، ص۲۰۶)

مسائل وفوائد

والدین کی نافرمانی وایذا رسانی کی سزا دنیا وآخرت دونوں جگہ ملتی ہے بارہا کا تجربہ ہے کہ والدین کو ستانے والے خود اپنے ہی بیٹوں سے بڑی بڑی ایذائیں پاتے ہیں اور طرح طرح کی بلاؤں میں زندگی بھر گرفتار رہتے ہیں اور آخرت میں تو عذاب جہنم ان بدنصیبوں کیلئے مقرر ہی ہے۔

﴿۱۵﴾ جھوٹی گواہی

جھوٹی گواہی بھی حرام و گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا عملِ بد ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ لا وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ○

(پ۱۹، الفرقان: ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بے ہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں۔

حدیث: ۱

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے بڑے بڑے گناہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "وشهادة الزور" یعنی جھوٹی گواہی بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا جرم ہے۔

(صحيح البخاری، كتاب الادب، باب عقوق الوالدين من الكبائر، الحديث ۵۹۷۶، ج۴، ص۹۵)

حدیث : ۲

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں گناہ کبیرہ میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہوں کی خبر نہ دے دوں؟ تو لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ ہم لوگوں کو ضرور بتا دیجئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے بڑے گناہوں میں سب سے زیادہ بڑے گناہ یہ ہیں۔ {۱} خدا کے ساتھ شرک کرنا اور {۲} ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنا۔ یہ فرماتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مسند لگا کر لیٹے ہوئے تھے ایک دم بیٹھ گئے اور فرمایا {۳} "الا وقول الزور" یعنی خبردار اور جھوٹی بات۔ پھر اِسی لفظ کو اتنی دیر تک بار بار دہراتے رہے کہ ہم لوگوں نے اپنے دل میں کہا کہ کاش! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اس بات کے فرمانے سے خاموش ہو جاتے اور اس سے آگے کوئی دوسری بات فرماتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الشهادات، باب ماقیل فی شهادة الزور، الحدیث ۲٦٥٤، ج ۲، ص ۱۹٤)

حدیث : ۳

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کسی نے کہا کہ کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "ہاں" پھر کسی نے عرض کیا کہ کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "ہاں" پھر کسی نے کہا کہ کیا مومن جھوٹا ہوتا ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''نہیں''۔

(شعب الایمان للبیھقی،باب فی حفظ اللسان،الحدیث ۴۸۱۲،ج۴،ص۲۰۷)

حدیث : ۴

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سچ بولنے کو لازم پکڑلو کیونکہ سچ نیکوکاری کا راستہ بتا تا ہے اور نیکوکاری جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عزوجل کے نزدیک ''صدیق'' لکھ دیا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ بولنے سے بچتے رہو کیونکہ جھوٹ بدکاری کا راستہ بتاتا ہے اور بدکاری جہنم کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ''کذاب'' لکھ دیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ...الخ،باب قبح الکذب ...الخ، الحدیث ۲۶۰۷، ص ۱۴۰۵)

حدیث : ۵

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کیلئے خرابی ہے جو بات کرتے ہوئے لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے۔اس کیلئے خرابی ہے۔اس کیلئے خرابی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الآداب باب حفظ اللسان ...الخ،الفصل الثانی، الحدیث ۴۸۳۵،ج۳،ص۴۱۔ سنن الترمذی، کتاب الزھد،باب ماجاء من تکلم بالکلمۃ ...الخ، الحدیث ۲۳۲۲،ج۴،ص۱۴۲)

حدیث : ٦

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اُس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے اُس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے۔

(سنن الترمذی، کتاب البروالصلة، باب ماجاء فی الصدق والکذب...الخ، الحدیث ١٩٧٩، ج٣، ص ٣٩٢)

حدیث : ٧

حضرت سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور تیرا بھائی تجھے سچا سمجھتا رہے حالانکہ تو جھوٹا ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی المعاریض، الحدیث ٤٩٧١، ج٤، ص ٣٨١)

مسائل وفوائد

یوں تو ہر جھوٹی بات حرام و گناہ ہے۔ مگر جھوٹی گواہی خاص طور سے بہت ہی سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں گرا دینے والا جرمِ عظیم ہے۔ کیوں کہ قرآن وحدیث میں خصوصیت کے ساتھ جھوٹی گواہی پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری قسموں کے جھوٹ سے تو صرف جھوٹ بولنے والے ہی کی دنیا و آخرت خراب ہوتی ہے۔ مگر جھوٹی گواہی سے تو گواہی دینے والے کی دنیا و آخرت خراب ہونے کے علاوہ کسی دوسرے مسلمان کا حق مارا جاتا ہے یا بلاقصور کوئی مسلمان سزا پا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں شرعاً کتنے بڑے گناہ کے کام ہیں۔ لٰہذا بہت ہی ضروری ہے

کہ مسلمان جھوٹی گواہی کو جہنم کی آگ سمجھ کر ہمیشہ اس سے دور بھاگیں۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۱۶﴾ غیبت

غیبت بھی گناہ کبیرہ اور سخت حرام ہے اور یہ دوزخ میں لے جانے والی بدترین خصلت ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِس بری عادت کی ممانعت فرماتے ہوئے ارشادفرمایا کہ

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ط اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ O(پ۲۶،الحجرات:۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اورایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیاتم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔

اِسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اِس کی ممانعت اور مذمت آئی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔

حدیث: ۱

حضرت ابوسعید و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے۔تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم غیبت زنا سے زیادہ سخت گناہ کیونکر اور کیسے ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔اور غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں بخشے گا جب تک کہ وہ نہ معاف کردے جس کی غیبت کی ہے۔

(شعب الایمان للبیھقی،باب فی تحریم اعراض الناس،الحدیث ۶۷۴۱،ج۵،ص۳۰۶)

حدیث : ۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر وعصر کی نماز پڑھی اور یہ دونوں روزہ دار تھے۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اپنی نماز پوری فرما چکے تو ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں پھر سے وضو کرکے اپنی نمازوں کو لوٹاؤ اور روزہ پورا کرو۔ لیکن کسی دوسرے دن اس کی قضا کرلو۔ تو ان دونوں آدمیوں نے پوچھا کہ کیوں ہم نمازوں کو لوٹائیں؟ اور روزہ کی قضا کریں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ اس لئے کہ تم دونوں نے فُلاں آدمی کی غیبت کی ہے۔

(شعب الایمان للبیھی،باب فی تحریم اعراض الناس،الحدیث ۶۷۲۹،ج۵،ص۳۰۳)

غیبت کیا ہے: کسی کا کوئی غائبانہ عیب بیان کرنا یا پیٹھ پیچھے اُس کو برا کہنا یہی غیبت ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے کہ خود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم زیادہ جاننے والے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اپنے (دینی) بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے (یہی غیبت ہے)۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ بتایئے اگر میرے (دینی) بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں تو کیا ان باتوں کا کہنا بھی غیبت ہوگی۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے اندر وہ باتیں ہوں گی جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں جب تو تم اس پر بہتان لگانے والے کہلاؤ گے۔

(جو ایک دوسرا گناہ کبیرہ ہے)

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان ...الخ، الفصل الاول، الحدیث: ٤٨٢٩، ج،٣، ص٤٠۔صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم الغیبۃ، الحدیث ٢٥٨٩، ص١٣٩٧)

مسائل وفوائد

غیبت ان گناہوں میں سے ہے جو کثیر الوقوع ہیں اور باوجودیکہ انتہائی سخت گناہ کبیرہ ہے، یہاں تک کہ زنا سے بھی بدتر گناہ ہے مگر اس زمانے میں بہت کم لوگ ہیں جو اس گناہ سے محفوظ ہیں۔عوام تو عوام بڑے بڑے علمائے کرام اور مقدس پیروں کا دامن بھی اس گناہ کی نحوست سے آلودہ نظر آتا ہے۔علماء و مشائخ کی شاید ہی کوئی مجلس ہوگی جو اس گناہ کی ظلمت سے خالی ہو۔پھر غضب یہ ہے کہ لوگ اس طرح غیبت کے عادی بن چکے ہیں اور یہ بَلا اس قدر عام ہو چکی ہے کہ گویا غیبت لوگوں کے نزدیک کوئی گناہ کی بات ہی نہیں۔مگر خوب سمجھ لو کہ غیبت، خواہ علماء کی مجلس ہو یا عوام کا مجمع ہر جگہ اور ہر حال میں حرام و گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ یعنی بڑا گناہ ہے لہٰذا جب کبھی غفلت میں کوئی غیبت زبان سے نکل جائے تو فوراً توبہ کر لینی چاہیے اور جس کی غیبت کی ہے (اگر اس کو معلوم ہو گیا ہو) تو اس سے مُعاف کرا لے اور قرآن و حدیث کی مقدس تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے کہ اِسی میں مومن کی دینی و دُنیوی فلاح ہے اور یہی نجات کا راستہ ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿١٧﴾ چغلی

''چغلی'' سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں عذاب جہنم ہے۔کیونکہ یہ مسلمانوں میں خلاف و شقاق اور جنگ و جدال کا بہت بڑا سبب اور

ذریعہ ہے۔چغل خور کے بارے میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ

حدیث: ۱

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے سنا ہے کہ ”لا یدخل الجنة قتات “یعنی چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب،باب مایکرہ من النمیمة،الحدیث٦٠٥٦،ج٤،ص١١٥)

حدیث: ۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔تو فرمایا کہ یہ دونوں قبر والے یقیناً عذاب میں مبتلا ہیں اور کسی ایسے گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے جس سے بچنا بہت زیادہ دشوار رہا ہو۔ان میں سے ایک کو تو اِس لئے عذاب دیا جارہا ہے کہ وہ چُھپ کر پیشاب نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کئے۔پھر دونوں قبروں میں ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ جب تک یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی اِن دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوجائے گی۔

(صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر أن لایستترمن بولہ ، الحدیث:٢١٦، ج١،ص٩٥-٩٦)

چغلی کسے کہتے ہیں: حدیث میں لفظ ” نمیمہ “ آیا ہے۔جس کا ترجمہ اُردو میں

''چغلی'' ہے حضرت علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بخاری شریف کی شرح میں فرمایا کہ کسی کی بات کو دوسرے آدمی تک پہنچانے اور فساد پھیلانے کیلئے لے جانا یہی ''چغلی'' ہے۔

(عمدة القاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر.....الخ،الحدیث:٢١٦،قوله "بالنميمة"، ج٢، ص٥٩٤)

مسائل وفوائد

چغلی کھانا بدترین اور بہت ذلیل عادت ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے۔چغلی کھانے والے کو اس کی قبر میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں اس کو جہنم کا عذاب بھی بھگتنا پڑے گا۔ اس بری اور گناہ کی عادت سے مسلمانوں میں بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ قتل وخونریزی کی نوبت آجاتی ہے اس لئے اس گناہ سے بچتے رہنا لازم اور بہت ضروری ہے۔خداوندِ کریم ہر مسلمان کو اِس بلا سے محفوظ رکھے۔(آمین)

﴿١٨﴾ امانت میں خیانت

امانت میں خیانت یہ بہت بڑا گناہ اور حرام کام ہے اور چوری کی طرح یہ بھی جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (پ٩،الانفال:٢٧)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (پ ٥،النساء :٥٨) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ

حدیث : ۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں گی وہ خالص منافق ہوگا اور اِن میں سے اگر ایک بات پائی گئی تو اس شخص میں نفاق کی ایک بات پائی گئی۔ یہاں تک کہ اِس سے توبہ کرلے۔

﴿۱﴾ جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

﴿۲﴾ اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے ۔

﴿۳﴾ اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے۔

﴿۴﴾ اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب علامة المنافق، الحدیث: ۳٤، ج ۱، ص ۲۵)

مسائل وفوائد

واضح رہے کہ جس طرح روپیوں، پیسوں اور مال وسامان کی امانتوں میں خیانت حرام ہے اسی طرح باتوں، کاموں اور عہدوں کی امانتوں میں بھی خیانت حرام ہے۔ مثلاً کسی نے آپ سے اپنے راز کی بات کہہ دی اور آپ سے یہ کہہ دیا کہ یہ بات امانت ہے کسی سے مت کہیے گا اور وہ بات آپ نے کسی سے کہہ دی تو یہ امانت میں

خیانت ہوگئی۔اسی طرح کسی نے آپ کومزدور رکھ کرکوئی کام سپُرد کر دیا مگرآپ نے قصداً اس کام کو بگاڑ دیا،یا کم کام کیا تو آپ نے امانت میں خیانت کی ۔اِسی طرح حاکم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی رعایا کی نگرانی رکھے اوران کی خبر گیری کرتا رہے اورعدل وانصاف قائم رکھے۔اگراس نے اپنے عہدے کی ذمہ داریوں کو پورانہیں کیا تو یہ امانت میں خیانت ہوگئی۔اسی طرح رات میں میاں بیوی جوکچھ کہتے یا کرتے ہیں اس میں میاں بیوی ایک دوسرے کے امین ہیں۔اگران دونوں میں سے کسی نے ان باتوں کو دوسرے لوگوں سے کہہ دیا تو یہ بھی امانت میں خیانت ہوگئی۔غرض مزدور، کاریگر،ملازم وغیرہ جو کام ان لوگوں کو سونپا گیا ہے وہ ان کاموں کے امین ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے کام اورڈیوٹی کے پوری کرنے میں کمی یا کوتاہی کریں گےتوامانت میں خیانت کے مرتکب ہوں گے۔یادرکھو کہ ہرقسم کی امانتوں میں خیانت حرام ہےاور ہر خیانت جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ہرمسلمان کو ہرقسم کی خیانتوں سے بچنا ایمان کی سلامتی،اور جہنم سے نجات پانے کیلئے انتہائی ضروری ہے۔

﴿۱۹﴾ کم ناپ تول

سامان اور سودا لیتے دیتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا ایک قسم کی چوری اور خیانت ہے جو حرام اور سخت گناہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۝ (پ۱۵، بنی اسرآء یل:۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ماپو تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔

دوسری آیت میں فرمایا کہ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ۳۰، المطففین:۱۔۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کیلئے جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ۝ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ (پ۱۹، الشعراء:۱۸۱۔۱۸۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ناپ پورا کرو اور گھٹانے والوں میں نہ ہو اور سیدھی ترازو سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

اسی طرح احادیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے کم ناپ تول کی ممانعت اور مذمت بار بار فرمائی ہے اور ناپ تول پورا پورا دینے کی تاکید فرمائی ہے۔

حدیث : ۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا کہ بیشک تم لوگ ایسے کام پر لگائے گئے ہو کہ اس کام میں تم سے پہلے کچھ امتیں ہلاک ہو گئیں۔

(سنن الترمذی ، کتاب البیوع ، باب ماجاء فی المکیال والمیزان، الحدیث: ۱۲۲۱، ج۳،ص۹)

مطلب یہ ہے کہ ناپ تول میں کمی نہ کرو کیوں کہ تم سے پہلے کچھ امتوں نے ناپ تول میں کمی کی تھی۔ تو ان پر خدا عزوجل کا عذاب آ گیا اور ان کو عذاب الٰہی عزوجل نے ہلاک کر ڈالا لہٰذا تم لوگ ناپ تول کرنے میں ہرگز ہرگز کبھی کمی نہ کرنا ورنہ تمہارے لئے بھی عذابِ الٰہی سے ہلاکت کا خطرہ ہے۔

حدیث : ۲

حضرت سُوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ایک آدمی سے جو مزدوری لے کر تولتا تھا۔ فرمایا کہ "زن وارجح" یعنی وزن کرو اور کچھ بڑھا کر تولو، کم نہ تولو۔

(سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی الرجحان فی الوزن، الحدیث:۱۳۰۹، ج۳،ص۵۲)

مسائل وفوائد

خلاصہ یہ ہے کہ ناپ تول میں ہرگز ہرگز کمی نہیں ہونی چاہیے کہ یہ چوری اور

بدترین خیانت اور دھوکا بازی ہے۔ جوحرام و گناہ ہے اور تجارت کی برکت کو برباد کرنے والا کام ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو اس سے بچنا ضروری ہے تاکہ وہ جہنم کے خطرات سے محفوظ رہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۲۰﴾ رشوت

رشوت لینا دینا، اور دونوں کے درمیان دلالی کرنا حرام و گناہ ہے قرآن میں رشوت کو " سُحت " یعنی مال حرام کہا گیا ہے اور حدیثوں میں اس کی شدید ممانعت آئی ہے۔

حدیث : ۱

حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے رشوت دینے والے، اور رشوت لینے والے اور اِن دونوں کے درمیان دلالی کرنے والے پر لعنت فرمائی۔

(سنن الترمذی، کتاب الاحکام، باب ماجاء فی الراشی ...الخ، الحدیث ۱۳۴۲، ج۳، ص٦٦۔ کنزالعمال، کتاب الامارة، باب الرشوة، الحدیث ۳۵۰۷٦، ج۲، ص٤۵، عن ثوبان)

حدیث : ۲

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حرام کے دو دروازے ایسے ہیں کہ لوگ ان دونوں دروازوں سے کھاتے ہیں ایک رشوت، دوسرے زانیہ کی کمائی۔

مسائل وفوائد

الحاصل رشوت کا مال حرام ہے اور رشوت لینا دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی مسلمان کا کوئی حق مارا جاتا ہو اور رشوت دینے

سے وہ حق مل جاتا ہو اور رشوت دینے کے بغیر وہ حق نہ مل سکتا ہو۔ تو ایسی صورت میں رشوت دینا جائز ہے۔ مگر رشوت لینا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۲۱﴾ مال حرام

حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان کیلئے فرائضِ خداوندی یعنی نماز، روزہ اور حج وزکوٰۃ کے بعد رزق حلال طلب کرنا بھی فرض ہے

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی حقوق الاولاد، الحدیث ۸۷۴۱، ج۶، ص ۴۲۰)

اور مومن کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ مالِ حلال ہی استعمال کرے اور مالِ حرام سے بچتا رہے چنانچہ خداوند کریم نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ (پ ۲، البقرۃ: ۱۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

اس بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔ اور اِس کی اَہمیت کو سمجھئے

حدیث : ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی یہ پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حرام ہے یا حلال۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبال من حیث ...الخ، الحدیث: ۲۰۵۹، ج۲، ص۷)

حدیث : ۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بندہ جو حرام مال

کمائے گا۔ اگر اُس کو صدقہ کرے گا تو وہ مقبول نہیں ہوگا اور اگر خرچ کرے گا تو اُس میں برکت نہ ہوگی۔ اور اگر اُس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مر جائے گا تو وہ اُس کیلئے جہنم کا توشہ بنے گا۔

(شرح السنة للبغوی، کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال، الحدیث ۲۰۲۳، ج ٤، ص ۲۰۵)

حدیث : ۳

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام غذا سے بنا ہوگا۔ اور ہر وہ گوشت جو حرام غذا سے بنا ہو جہنم اس کا زیادہ حق دار ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثانی، الحدیث: ۲۷۷۲، ج ۲، ص ۱۳۱)

حدیث : ۴

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میرے باپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ایک غلام تھا۔ وہ اپنی کمائی لاکر میرے باپ کو دیتا تھا۔ اور آپ اس کی کمائی کھاتے تھے۔ ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور میرے والد نے اس کو کھالیا۔ پھر اس غلام نے خود ہی پوچھا کہ آپ جانتے ہیں یہ کیا چیز تھی جو آپ نے کھالی ہے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلام سے دریافت کیا کہ تم ہی بتاؤ وہ کیا چیز تھی؟ تو غلام نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں کاہن بن کر ایک شخص کو غیب کی خبر بتائی تھی، حالانکہ میں کہانت کے فن کو نہیں جانتا تھا۔ میں نے اس کو دھوکہ دے دیا تھا اب اس نے مجھ سے ملاقات کی اور اُسی کہانت کے معاوضہ میں اُس نے مجھے وہ چیز دی

تھی۔ جو آپ نے کھالی ہے یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حلق میں انگلی ڈال کر جو کچھ کھایا تھا سب قے کر دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ایام الجاھلیۃ، الحدیث ۳۸۴۲، ج۲، ص ۵۷۱)

حدیث : ۵

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ بدن جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کو حرام سے غذا دی گئی ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب البیوع، باب الکسب و طلب الحلال، الفصل الثالث، الحدیث: ۲۷۸۷، ج۲، ص ۱۳۴)

حدیث : ۶

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جو کسی کپڑے کو دس درہم میں خریدے اور اس میں ایک درہم بھی حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس آدمی کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی کسی نماز کو قبول نہیں فرمائے گا یہ کہہ کر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی دونوں انگلیوں کو دونوں کانوں میں ڈال کر یہ فرمایا کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے نہ سنا ہو تو میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب البیوع، باب الکسب ...الخ، الفصل الثالث، الحدیث: ۲۷۸۹، ج۲، ص ۱۳۴)

حدیث : ۷

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سودا بیچنے میں بکثرت قسم کھانے سے بچتے رہو، کیوں کہ قسم کھانے سے سودا تو بِک جاتا ہے لیکن اُس کی برکت برباد ہوجاتی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ ، باب النھی عن الحلف فی البیع، الحدیث: ۱۶۰۷، ص۸۶۸)

حدیث: ۸

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ (شدتِ غضب سے) اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا۔ نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کو بہت ہی سخت اور دردناک عذاب دے گا۔

{ ۱ }ٹخنوں سے نیچے تہبند یا پاجامہ لٹکانے والا۔

{ ۲ }احسان جتانے والا۔

{ ۳ }جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم ...الخ، الحدیث:۱۰۶،ص۶۸)

مسائل وفوائد

حرام ذریعوں سے کمائے ہوئے مالوں کو کھانا، پینا، پہننا، یا کسی اور کام میں استعمال کرنا حرام و گناہ ہے اور اس کی سزا دنیا میں مال کی قلت و ذلت اور بے برکتی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا عذابِ عظیم ہے۔

(والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ)

﴿۲۲﴾نماز کا چھوڑ دینا

نمازوں کو چھوڑ دینا بہت ہی شدید گناہ کبیرہ، اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کے دن جب جہنمیوں سے جنتی لوگ پوچھیں گے کہ تم لوگوں کو کون سا عمل جہنم میں لے گیا؟ تو جہنمی لوگ نہایت افسوس اور حسرت کے ساتھ یہ جواب دیں گے کہ

لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ o وَلَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ o وَکُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِیۡنَ o وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ o حَتّٰۤی اَتٰـنَا الۡیَقِیۡنُ o(پ ۲۹،المدثر:۴۳۔۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا گیا:

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ o الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ o (پ ۳۰،الماعون:۴،۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

اِن کے علاوہ قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے کہ نماز چھوڑ دینا شدید معصیت اور گناہ کبیرہ ہے۔ چنانچہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

حدیث: ۱

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عہد جو ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہے وہ نماز ہے تو جس نے نماز کو چھوڑ دیا اُس نے کفر کا کام کیا۔

(سنن الترمذی، کتاب الایمان،باب ماجاء فی ترك الصلاۃ،الحدیث ۲۶۳۰،ج٤،ص ۲۸۱)

حدیث : ۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ایک دن یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا، یہ نماز اس کیلئے نور اور بُرہان اور نجات ہوگی، اور جو پابندی کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا نہ اُس کیلئے نور ہو گا نہ بُرہان ہوگی نہ نجات ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون وفرعون وہامان واُبی بن خلَف (کافروں) کے ساتھ ہوگا۔

(المسند لامام احمد بن حنبل،مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص،الحدیث :٦٥٨٧، الجزء الثانی،ص ٥٧٤)

حدیث : ۳

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوا نماز کے۔(کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز چھوڑ دینے کو کفر سمجھتے تھے)

(سنن الترمذی، کتاب الایمان،باب ماجاء فی ترك الصلاۃ،الحدیث ۲٦۳۱، ج٤، ص۲۸۲)

حدیث : ۴

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھ کو میرے خلیل (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) نے یہ وصیت کی ہے کہ تم شرک نہ کرنا۔اگرچہ تم ٹکڑے ٹکڑے کاٹ

ڈالے جاؤ، اگرچہ تم جلا دیئے جاؤ اور جان بوجھ کر فرض نماز کو نہ چھوڑنا کیوں کہ جو نماز کو قصداً چھوڑ دے گا اس کیلئے امان ختم ہو جائے گی اور تم شراب نہ پینا اس لئے کہ وہ برائی کی کنجی ہے۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، الحديث ٤٠٣٤، ج٤، ص٣٧٦)

مسائل و فوائد

{ ۱ } مذکورہ بالا حدیثوں میں سے حدیث نمبر۲ کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف وغیرہ کفار جہنم میں جائیں گے، اسی طرح نماز چھوڑ دینے والا مسلمان بھی جہنم میں جائے گا یہ اور بات ہے کہ کفار تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان لوگوں کو بہت سخت عذاب دیا جائے گا اور بے نمازی مسلمان ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اپنے گناہوں کے برابر عذاب پا کر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا اور بے نمازی کو بہ نسبت کفار کے کچھ ہلکا عذاب دیا جائے گا۔

{ ۲ } بہت سی ایسی حدیثیں آئی ہیں جن کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ قصداً نماز چھوڑ دینا کفر ہے اور بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مثلاً امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم و عبدالرحمٰن بن عوف وعبداللہ بن مسعود، وعبداللہ بن عباس، و جابر بن عبداللہ ومعاذ بن جبل، و ابو ہریرہ وابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا۔ اور بعض فقہ کے اماموں مثلاً امام احمد بن حنبل، واسحاق بن راہویہ وعبداللہ بن مبارک وامام نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بھی یہی مذہب تھا اگرچہ ہمارے امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز ترک کرنے والے کو کافر نہیں کہتے۔ پھر بھی یہ کیا تھوڑی

بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک قصداً نماز چھوڑ دینے والا کافر ہے۔

(بہارشریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۱۰)

{۳} نماز فرضِ عین ہے۔ اِس کی فرضیت کا مُنکر کافر ہے اور جو قصداً نماز چھوڑ دے اگر چہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے۔ اور جو بالکل نماز نہ پڑھتا ہو قاضیٔ اسلام اس کو قید کر دے گا۔ یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ حضرت امام مالک و شافعی و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک سلطانِ اسلام کو یہ حکم ہے کہ وہ بالکل نماز نہ پڑھنے والے کو قتل کرادے۔ (بہارشریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۱۰)

﴿۲۳﴾ جمعہ چھوڑنا

یوں تو ہر فرض نماز کو چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں جانے کا سبب ہے لیکن جمعہ کے چھوڑ دینے پر خصوصیت کے ساتھ چند خاص وعیدیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ؕ (پ ۲۸، الجمعۃ: ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔

حدیثوں میں بھی اس کی بہت تاکید اور اس کے چھوڑنے پر وعیدِ شدید آئی ہے چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر گواہ ہیں۔

حدیث: ۱

حضرت ابن عمر و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم دونوں نے

منبر پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ جمعوں کو چھوڑ نے سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ضرور ایسی مہر لگا دے گا کہ وہ یقیناً ''غافلین'' میں سے ہو جائیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب التغليظ فی ترك الجمعة، الحديث: ٨٦٥،ص ٤٣٠)

حدیث : ۲

حضرت ابو جَعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سستی سے تین جمعوں کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلاة،باب التشديد فی ترك الجمعة،الحديث١٠٥٢،ج١،ص٣٩٣)

حدیث : ۳

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ چار شخصوں کے سوا کہ ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا ضروری نہیں

{۱}غلام {۲}عورت {۳}بچہ {۴}بیمار۔

(مشكوة المصابيح، كتاب الصلوة،باب وجوبها، الفصل الثانی، الحديث: ١٣٧٧، ج١،ص٣٩٥۔٣٩٦، سنن ابی داود، كتاب الصلوة،باب الجمعةللمملوك والمرأة، الحديث:١٠٦٧، ج١، ص٣٩٧)

حدیث : ۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بلا کسی عذر کے جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اُس کو ایسی کتاب میں منافق لکھ دے گا جو نہ مٹائی جائے گی نہ بدلی جائیگی۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ،باب وجوبہا، الفصل الثالث، الحدیث: ۱۳۷۹، ج۱،ص۲۹۶)

حدیث : ۵

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ ایک آدمی کو جمعہ پڑھانے کا حکم دوں۔ پھر میں ان لوگوں کے اُوپر اُن کے گھروں کو جلادوں جو جمعہ میں نہیں آئے ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ،باب فضل صلوۃ الجماعۃ...الخ، الحدیث:٦٥٢،ص٣٢٧)

حدیث : ٦

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے چار جمعوں کو بلا کسی عذر کے چھوڑ دیا تو اُس نے اسلام کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

(کنزالعمال، کتاب الصلاۃ،قسم الاقوال،الترھیب عن ترك الجمعۃ، الحدیث: ٢١١٤٤، ج٧،ص٣٠٠)

﴿۲۴﴾ جماعت چھوڑنا

جماعت واجب ہے اور بلا کسی شرعی وجہ کے جماعت چھوڑنے والا گنہگار فاسق اور مردود الشہادۃ ہے۔

حدیث : ا

جماعت چھوڑنے والوں کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اُس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ بیشک میں نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور نماز کیلئے اذان کہی جائے پھر میں ایک شخص کو امامت کرنے کا حکم دوں اور وہ امامت کرے۔ پھر میں جماعت سے الگ رہنے والوں کے پاس جا کر ان کے گھروں کو ان کے اوپر جلا دوں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب وجوب صلوۃ الجماعۃ، الحدیث ٦٤٤، ج ١، ص ٢٣٢)

حدیث : ٢

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہم لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی تو سلام پھیرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ ''نہیں'' پھر فرمایا کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ ''نہیں'' تو ارشاد فرمایا کہ یہ دو نمازیں (فجر و عشاء) منافقین پر بہت بھاری ہیں۔ اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ ان دونوں نمازوں کا کیا اور کتنا ثواب ہے۔ تو تم لوگ اپنے گھٹنوں پر گھسٹتے ہوئے ان دونوں نمازوں میں آتے۔ پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ اس کی کیا فضیلت ہے۔ تو تم لوگ جھپٹ کر جلد سے جلد اس میں آتے اور یقین رکھو کہ ایک آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بہت اچھی ہے اور دو آدمیوں کے

ساتھ، ایک کے ساتھ پڑھنے سے بہت اچھی ہے۔اور جماعت میں جس قدر زیادہ آدمی ہوں یہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ،باب الجماعۃوفضلھا، الفصل الثانی،الحدیث: ۱۰۶۶، ج۱،ص۳۱۳۔سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ،باب فی فضل صلوۃ الجماعۃ، الحدیث:۵۵٤،ج۱،ص ۲۳۰)

حدیث:۳

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے اپنے کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے بچھڑنے والا یا تو منافق ہوتا تھا یا مریض، اور بے شک مریض کا یہ حال ہوتا تھا کہ دوآدمیوں کے درمیان چل کر نماز میں آتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہم لوگوں کو ہدایت کی سنتوں کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی سنتوں میں سے یہ بھی ہے کہ نماز اُس مسجد میں پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی ہو اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ کل قیامت کے دن مسلمان ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اس کو لازم ہے کہ وہ نمازوں کو وہاں پڑھے جہاں اذان دی گئی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کیلئے ہدایت کی سنتیں شریعت میں رکھی ہیں اور نماز با جماعت ہدایت کی سنتوں میں سے ہے۔اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لوگے جس طرح سے جماعت سے بچھڑنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے۔تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو چھوڑنے والے ہو جاؤ گے۔اور اگر تم لوگوں نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا۔تو یقیناً تم لوگ گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کا قصد کرتا ہے

تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور تم لوگ یقین مانو کہ ہم نے اپنے کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے وہی آدمی بچھڑتا تھا جو ایسا منافق ہوتا تھا کہ اُس کا نفاق سب کو معلوم تھا۔ بعض لوگ تو دو آدمیوں کے بیچ میں چلا کر لائے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، باب الجماعۃ وفضلھا، الفصل الثالث، الحدیث: ۱۰۷۲، ج۱، ص۳۱۴۔۳۱۵، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدیٰ، الحدیث: ۶۵۴، ص۳۲۸)

حدیث: ۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جماعت سے بچھڑنے والوں کے گھروں کو جلا ڈالیں۔

(المسندلامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث: ۸۸۰۴، الجزء الثالث، ص۲۹۶)

حدیث: ۵

امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو اذان مسجد میں پالے، پھر وہ مسجد سے نکل گیا حالانکہ وہ کسی حاجت سے بھی نہیں نکلا ہے اور پھر مسجد میں لوٹ کر آنے کا اِرادہ بھی نہیں رکھتا ہے تو وہ شخص منافق ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاذان والسنۃ فیھا، باب اذا اذن وانت فی المسجد .....الخ، الحدیث ۷۳۴، الجزء الاول، ص۴۰۴)

حدیث: ٦

حضرت ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صبح کی نماز میں مسجد کے اندر نہیں پایا اور آپ صبح ہی کو بازار گئے۔ حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان میں تھا، تو امیر المومنین نے حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ میں نے صبح کی نماز میں سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا تو اُنہوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتا رہا ہے پھر اس کی آنکھیں اس پر غالب ہو گئیں اور وہ سو گیا۔ تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ مجھے ساری رات نماز نفل پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، باب الجماعۃ وفضلھا، الفصل الثالث، الحدیث: ۱۰۸۰، ج۱، ص۳۱٦۔ الموطا للامام مالک، کتاب صلاۃ الجماعۃ، باب ماجاء فی العتمۃ والصبح، الحدیث: ۳۰۰، الجزء الاول، ص۱۳٤)

جماعت چھوڑنے کے اعذار

مندرجہ ذیل عذروں کی وجہ سے اگر کوئی جماعت چھوڑ دے تو گنہگار نہ ہوگا۔

{۱} مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔ {۲} اپاہج

{۳} وہ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔ {۴} جس پر فالج گرا ہوا ہو۔

{۵} اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔

{٦} اندھا اگرچہ اندھے کیلئے کوئی ایسا ہو کہ جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔

{۷} سخت بارش {۸} شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔

{۹}سخت سردی {۱۰}سخت تاریکی

{۱۱}آندھی {۱۲}مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ

{۱۳}قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔ {۱۴}ظالم کا خوف

{۱۵}پاخانہ {۱۶}پیشاب {۱۷}ریاح کی شدید حاجت ہے۔

{۱۸}کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہے۔

{۱۹}قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔

{۲۰}مریض کی تیمارداری کہ وہ اکیلا گھبرائے گا۔ یہ سب ترک جماعت کیلئے عذر ہیں۔

(بہارشریعت،ترک جماعت کے اعذار،ج۱،حصہ ۳،ص۱۳۱)

﴿۲۵﴾ نمازی کے آگے سے گزرنا

کسی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔ حدیثوں میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

حدیث:۱

حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والا جان لیتا کہ اس پر کتنا بڑا گناہ ہے تو اس کیلئے چالیس تک کھڑا رہنا اس سے بہتر ہوتا کہ نمازی کے آگے سے گزرے۔ اس حدیث کے راوی ابوالنضر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا، یا چالیس مہینے، یا چالیس برس فرمایا۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ،باب اثم المارین...الخ، الحدیث: ۵۱۰،ج۱، ص۱۸۹)

حدیث : ۲

حضرت **ابوسعید** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **مروی ہے** کہ **رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سُترہ نہ بنا کر نماز پڑھے اور کوئی اس کے آگے سے گزرنے کا اِرادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اس کو دفع کرے۔ پھر بھی اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے کیوں کہ وہ شیطان ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلوة،باب یرد المصلی من مربین یدیه، الحدیث: ۵۰۹، ج ۱، ص ۱۸۹)

مسائل وفوائد

نمازی کو چاہیے کہ اگر میدان میں نماز پڑھے تو اپنے آگے کسی چیز کو سُترہ بنا کر نماز پڑھے اور گزرنے والے کو چاہیے کہ سُترہ کے باہر سے گزرے۔ اور اگر میدان یا مسجد میں بلا سُترہ کے نماز پڑھ رہا ہو۔ اور کوئی آگے سے گزرنے لگے تو اشارہ سے اس کو منع کرے۔ اور منع کرنے سے بھی وہ نہ مانے تو سختی کے ساتھ اس کو دھکا دے کر دفع کرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کو شیطان اس لئے فرمایا کہ وہ اگرچہ مسلمان ہے مگر شیطان کا کام کررہا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزر کر نمازی کی توجہ میں پراگندگی اور انتشار پیدا کررہا ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۲۶﴾ نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا

نماز میں آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھنا ناجائز اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

حدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی نگاہوں کو اپنی نماز میں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس بارے میں بہت ہی سخت بات فرمائی۔ یہاں تک کہ فرمایا: لوگ ایسا کرنے سے باز رہیں ورنہ ضرور ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع البصر الی السماء فی الصلوۃ، الحدیث: ۷۵۰، ج ۱، ص ۲۶۵)

مسائل وفوائد

نماز میں قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ گاہ پر جمی رہنی چاہیے اور رکوع میں نظر پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر اور سجدہ میں نظر ناک پر اور بیٹھنے میں نظر سینے پر اور سلام پھیرنے میں دونوں کندھوں پر رہنی چاہیے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۲۷﴾ امام سے پہلے سر اٹھانا

نماز میں امام سے پہلے سر اٹھانا منع اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت اور وعید شدید آئی ہے۔

حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھالیتا ہے کیا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ

تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنادے یا اُس کی صورت کو گدھے کی صورت بنادے۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب اثم من رفع رأسه قبل الامام،الحدیث: ٦٩١،ج١،ص٢٤٩)

﴿٢٨﴾ زکوٰۃ نہ ادا کرنا

نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے اور جس طرح نماز چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے اسی طرح زکوٰۃ نہ دینا بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔قرآن مجید اور حدیثوں میں زکوٰۃ چھوڑنے والے کیلئے بکثرت جہنم کی وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

وَالَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّہَبَ وَالۡفِضَّۃَ وَلَا یُنۡفِقُوۡنَہَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۙ فَبَشِّرۡہُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿ۙ۳۴﴾ یَّوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡہَا فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِہَا جِبَاہُہُمۡ وَجُنُوۡبُہُمۡ وَظُہُوۡرُہُمۡ ؕ ہٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ ﴿۳۵﴾ (پ١٠،التوبة:٣٤۔٣٥)

ترجمۂ کنزالایمان:اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اوراسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوش خبری سناؤ درد ناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھراس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھومزا اس جوڑنے کا۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

حدیث: ١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نے فرمایا کہ جس کو خدا عزوجل نے مال عطا فرمایا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو قیامت کے دن اس کے مال کو ایک گنجے اژدہے کی صورت میں بنا دیا جائے گا کہ اس اژدہے کی دو چتیاں ہوں گی (جو اس کے بہت ہی زہریلے ہونے کی نشانی ہے) اور وہ اژدہا اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا جو اپنے جبڑوں سے اس کو پکڑے گا اور کہے گا میں ہوں تیرا مال، تیرا خزانہ۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب اثم مانع الزکوٰۃ،الحدیث:۱۴۰۳، ج۱، ص۴۷۴)

حدیث: ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جن اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے وہ دنیا میں جتنے بڑے اور فربہ تھے اس سے بڑھ کر بڑے اور فربہ ہو کر قیامت کے دن آئیں گے اور اپنے مالکوں کو اپنے پاؤں سے کچلیں گے اور جن بکریوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے وہ بکریاں دنیا میں جتنی بڑی اور فربہ تھیں ان سے زیادہ بڑی اور فربہ ہو کر آئیں گی اور اپنے مالکوں کو پیروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب اثم مانع الزکوٰۃ،الحدیث:۱۴۰۲، ج۱، ص۴۷۳)

حدیث: ۳

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو (جو زکوٰۃ نہیں دیتے) خوشخبری سنا دو کہ ان کے خزانہ کو قیامت کے دن پتھر بنا کر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان کو ان کے مالکوں کی چھاتیوں کی گھنڈی پر رکھا جائے گا تو وہ ان کے شانوں کی کرّی سے

باہر نکل جائے گا۔اور پھران کے شانوں کی کرّی پر رکھا جائے گا تو وہ ان کی چھاتی کی گھنڈی سے باہر نکل جائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب ماأدّی زکاتہ فلیس بکنز،الحدیث:۱۴۰۷، ج۱،ص۴۷۵)

مسائل وفوائد

الحاصل ہر وہ مال جس میں زکوٰۃ فرض ہے اگر اس کی زکوٰۃ نہ دی گئی تو قیامت کے دن وہی مال ان کے مالکوں کیلئے عذاب کا ذریعہ بنے گا اور وہ جہنم میں طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار ہوں گے۔

﴿۲۹﴾روزہ چھوڑ دینا

روزہ فرض اور اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ بلا عذرِ شرعی اِس کا چھوڑ دینا گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور روزہ رکھ کر اگر بلا عذرِ شرعی قصداً توڑ دے تو کفارہ لازم ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ دن لگاتار روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (پ۲،البقرۃ:۱۸۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوتم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ (پ۲،البقرۃ:۱۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔

حدیث : ۱

حاکم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں۔ہم سب حاضر ہوئے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پہلے درجہ پر چڑھے کہا ''آمین'' دوسرے درجہ پر چڑھے کہا ''آمین'' تیسرے درجہ پر چڑھے کہا ''آمین'' جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ایسی بات سنی کہ کبھی نہ سنتے تھے۔تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کی وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی ۔میں نے کہا ''آمین'' جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا وہ شخص دور ہو جس کے پاس آپ کا ذکر ہوا اور آپ پر درود نہ بھیجے۔میں نے کہا ''آمین''۔جب میں تیسرے درجے پر چڑھا کہا وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے میں نے کہا ''آمین''۔

(المستدرك للحاكم، كتاب البر والصلة،باب لعن الله العاق لوالديه...الخ، الحديث ۷۳۳۸، ج۵،ص ۲۱۲)

حدیث : ۲

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سورہا تھا تو خواب میں دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ

پر چڑھایا تو جب میں بیچ پہاڑ پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں تو میں نے کہا کہ یہ کیسی آوازیں ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ ان کوان کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ کر لٹکایا گیا تھا اور ان لوگوں کے گلپھڑے پھاڑ دیئے گئے تھے اور ان کے گلپھڑوں سے خون بہہ رہا تھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو کسی کہنے والے نے یہ کہا کہ یہ لوگ روزہ افطار کرتے تھے قبل اس کے کہ روزہ افطار کرنا حلال ہو۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترھیب من افطار ...الخ،الحدیث:۲،الجزء الثانی،ص٦٦)

مسائل وفوائد

روزہ شریعت کی اصطلاح میں مسلمان کا بہ نیتِ عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کوقصداً کھانے پینے، جماع سے باز رکھنے کا نام ہے۔عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔ بلا عذرِ شرعی روزہ چھوڑ دینا گناہ عظیم اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

﴿۳۰﴾ حج چھوڑ دینا

جس شخص پر حج فرض ہے اس کو لازم ہے کہ فوراً ہی حج کو جائے۔ حج پر قادر ہوتے ہوئے حج کو چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے۔ اللّٰہ تعالٰی نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ٤،ال عمران:٩٧)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کیلئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا:

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط

(پ ۲،البقرة:۱۹۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور حج اور عمرہ اللہ کیلئے پورا کرو۔

حدیث:

امیرالمؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص سُواری اور راستے توشہ کا مالک ہوگیا کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچادے پھر اس نے حج نہیں کیا تو کچھ فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی ہوتے ہوئے مرے یا نصرانی ہوتے ہوئے اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اللہ ہی کیلئے لوگوں پر بیتُ اللہ کا حج ہے جو بیتُ اللہ تک راستہ کی طاقت رکھے۔

(سنن الترمذی، کتاب الحج،باب ماجاء من التغليظ فی ترك الحج، الحدیث: ۸۱۲، ج ۲،ص ۲۱۹)

مسائل وفوائد

حج اسلام کا پانچواں رکن اور بہت اہم فریضہ ہے اور جب حج فرض ہو جائے تو فوراً حج کرلینا لازم ہے جس قدر دیر کرے گا ہر لمحہ گنہگار ہوتا رہے گا۔

﴿۳۱﴾ حقوق العباد نہ ادا کرنا

بندوں کے حقوق کا ادا کرنا بھی ہر مسلمان پر فرض ہے اور بندوں کے حقوقِ واجبہ نہ ادا کرنا گناہ کبیرہ ہے جو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ یا تو حقوق ادا کردے یا صاحبان حقوق سے حقوق معاف کرالے

کیوں کہ جب تک بندے نہ معاف کردیں۔اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں فرمائے گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ " فاتوا کل ذی حق حقه "یعنی ہر حق والے کا حق ادا کرو۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم،باب من اقسم علی اخیه ...الخ،الحدیث:١٩٦٨،ج١،ص٦٤٧)

آج کل بہت سے مسلمان دوسروں کے مال وسامان اور زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں اور دوسروں کا حق غصب کر لیتے ہیں ۔ بہت سے لوگ قرض لے کر اس کو ادا نہیں کرتے بعض لوگ مزدوروں کی مزدوری ملازموں کی تنخواہ دبا کر بیٹھ رہتے ہیں یہ سب حقوق العباد ہیں ۔ جو ان حقوق کو ادا نہ کرے گا یا نہ معاف کرائے گا۔آخرت میں اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔

اسی طرح مسلمان پر اس کے ماں باپ، بھائیوں بہنوں، بیوی بچوں، رشتہ داروں اور پڑوسیوں وغیرہ کے حقوق ہیں کہ سب کے ساتھ نیک سلوک کرے اگر ان لوگوں کے حقوق کو نہ ادا کرے گا تو قیامت کے دن حقوق العباد میں ماخوذ اور عذاب جہنم میں گرفتار ہوگا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

نوٹ: حقوق کا مفصل بیان ہماری کتاب ''جنتی زیور'' میں پڑھئے جو بہت ہی جامع اور ایمان افروز کتاب ہے اور اس میں مسلم معاشرہ کی اصلاح کیلئے بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

﴿۳۲﴾ رشتہ داریوں کو کاٹ دینا

اللہ تعالیٰ نے خاندانی وسسرالی رشتہ داریوں کو اپنی نعمت بتایا ہے جس سے انسانوں کو نوازا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ تم رشتہ داریوں کو جانو پہچانو اور ان رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک اور نیک برتاؤ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ نے ان رشتہ داروں سے بگاڑ اور

قطع تعلق کو حرام فرمایا ہے۔اور حکم دیا ہے کہ ان رشتہ داریوں کو نہ کاٹو۔یعنی ایسا مت کرو کہ بھائیوں اور بہنوں، چچاؤں، پھوپھیوں، بھتیجوں، بھانجوں اور نواسوں وغیرہ سے اس طرح کا بگاڑ کرلو کہ یہ کہہ دو کہ تم میری بہن نہیں اور میں تمہارا بھائی نہیں اور یہ کہہ کر بالکل رشتہ داری کا تعلق ختم کرلو۔ ایسا کرنے کو ''قطع رحم'' اور ''رشتہ کاٹنا'' کہتے ہیں۔ یہ شریعت میں حرام اور بڑا سخت گناہ کا کام ہے اور اس کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْآ اَرْحَامَكُمْ o اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ o

(پ۲۶،محمد:۲۲۔۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:

حدیث: ۱

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اُس قوم پر رحمت نہیں نازل ہوتی جس قوم میں کوئی رشتہ داریوں کو کاٹنے والا موجود ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب البر والصلۃ،الفصل الثانی، الحدیث: ۴۹۳۱، ج۳،ص ۶۱۔شعب الایمان للبیہقی،باب فی صلۃ الارحام،الحدیث ۷۹۶۲،ج۶،ص۲۲۳)

حدیث : ۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں نہیں داخل ہوں گے۔ {۱} احسان کرکے احسان جتانے والا {۲} اپنی ماں کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنے والا {۳} ہمیشہ شراب پینے والا۔

(سنن النسائی، کتاب الاشربة، باب الروایة فی المدمنین فی الخمر، ج۸، ص۳۱۸)

حدیث : ۳

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں، میں نے رشتوں کو پیدا کیا ہے۔ اور اپنے نام سے اس کے نام کو مشتق کیا ہے۔ تو جو شخص رشتہ کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹ دے گا۔ میں اس کو کاٹ دوں گا۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی قطیعة الرحم، الحدیث ۱۹۱٤، ج۳، ص۳٦۳)

حدیث : ۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنے نسب ناموں کو جان لو۔ تاکہ اس کی وجہ سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ یقین جانو کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ گھر والوں میں محبت اور مال میں زیادتی، اور عمر میں درازی کا سبب ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی تعلیم النسب، الحدیث ۱۹۸٦، ج۳، ص۳۹٤)

﴿۳۳﴾ پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی

اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے علاوہ پڑوسیوں، ساتھیوں، اور دوستوں کے ساتھ بھی نیک اور اچھے برتاؤ کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ جنت میں لے جانے والا عمل ہے اور ان لوگوں کے ساتھ بدسلوکی وایذا رسانی کرنا حرام وگناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں خداوندقدوس نے ارشادفرمایا کہ

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝ (پ۵، النساء: ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا۔

اسی طرح احادیث میں ہے کہ

حدیث: ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ خداعزوجل کی قسم! وہ مومن نہیں ہوگا خداعزوجل کی قسم! وہ مومن نہیں ہوگا خداعزوجل کی قسم! وہ مومن نہیں ہوگا تو کسی نے کہا کہ کون؟ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو فرمایا کہ وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اثم من لایأمن جارہ ...الخ، الحدیث: ۶۰۱۶، ج۴، ص۱۰۴)

مطلب یہ ہے کہ کامل درجے کا مسلمان اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہوجائیں۔

حدیث : ۲

حضرت عائشہ وحضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ پڑوسی کے متعلق مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ عنقریب یہ پڑوسی کو وارث ٹھہرادیں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب،باب الوصاۃ بالجار، الحدیث:٦٠١٤و٦٠١٥، ج٤، ص١٠٤)

حدیث : ۳

حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا تمام ساتھیوں میں اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے بہتر وہ ساتھی ہے جو اپنے ساتھیوں کیلئے بہترین ہو، اور تمام پڑوسیوں میں اللہ عزوجل کے نزدیک وہ پڑوسی بہتر ہے جو اپنے پڑوسیوں کیلئے بہترین ہو۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ،باب ماجاء فی حق الجوار،الحدیث ١٩٥١، ج٣،ص٣٧٩)

حدیث : ۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھالے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہ جائے۔

(شعب الایمان للبیھقی،باب فی المطاعم والمشارب،فصل فی ذم کثرۃ الاکل، الحدیث ٥٦٦٠،ج٥،ص ٣١)

حدیث:۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فُلانی عورت کی نماز و روزہ اور صدقہ کا بڑا چرچا ہوتا رہتا ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی رہتی ہے۔تو ارشاد فرمایا کہ یہ عورت جہنمی ہے تو اس آدمی نے کہا کہ فُلانی عورت کے روزہ و نماز اور صدقہ میں کمی کا چرچا ہے۔ وہ صرف پنیر کی ٹکیوں کو صدقہ میں دیا کرتی ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو نہیں ستاتی ہے۔تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت جنتی ہے۔

(المسند لامام احمد بن حنبل،مسند ابی هريرة،الحديث ۹۶۸۱،ج۳،ص ۴۴۱)

﴿۳۴﴾ جانوروں کو ستانا

جانوروں کو بلاوجہ مارنا،اوران کی طاقت سے زیادہ ان سے محنت لینا، بلاضرورت ان کو قتل کرنا، یا آگ میں جلانا، یا بھوکا پیاسا رکھنا حرام و گناہ ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثوں میں خاص طور پر اس کی ممانعت آئی ہے۔

حدیث:۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی علیہ السلام کو کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے مسکن کو جلا دینے کا حکم دے دیا، اور وہ جلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی علیہ السلام پر یہ وحی اتاری کہ تم کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا۔ مگر تم نے ایک ایسی امت کو جلا دیا جو خدا کی تسبیح پڑھتی تھی۔

(صحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير،باب ۱۵۳ ،الحديث:۳۰۱۹، ج۲، ص۳۱۵)

حدیث: ۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے معاملہ میں جہنم کے اندر داخل کی گئی۔اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا، نہ اس کو کچھ کھلایا پلایا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ کیڑے مکوڑوں کو کھاتی یہاں تک کہ وہ مرگئی۔

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق ، باب خمس من الدوّاب ...الخ، الحدیث: ۳۳۱۸، ج۲،ص۴۰۸)

حدیث: ۳

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ جو کسی جاندار کو لٹکا کر اس پر نشانہ لگائے وہ ملعون ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح ...الخ،باب النھی عن صبر البھائم،الحدیث۱۹۵۸، ص۱۰۸۱)

حدیث: ۴

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں بھلائی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔لہٰذا تم جب کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو چھری تیز کرو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیدو الذبائح ...الخ،باب الأمر باحسان ...الخ، الحدیث: ۱۹۵۵،ص۱۰۸۰)

حدیث : ۵

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جانوروں کو ان کے چہروں پر مارنے اور داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النھی عن ضرب الحیوان ...الخ، الحدیث:۲۱۱۶،ص ۱۱۷۱)

حدیث : ۶

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ایک گدھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے سے گزرا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کے چہرے پر داغ لگایا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النھی عن ضرب الحیوان ...الخ، الحدیث:۲۱۱۷،ص ۱۱۷۲)

حدیث : ۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک گوریا (چڑیا) کو یا اس سے بڑے پرندے کو ناحق قتل کردے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس کے قتل کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائے گا تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اس کا حق کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور کھائے، نہ یہ کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصید والذبائح، الفصل الثانی، الحدیث:۴۰۹۴ ج ۲ ،

ص٤٢٩۔سنن النسائی، کتاب الضحایا،باب من قتل عصفورا بغیر حقها، ج٧،ص٢٣٩)

حدیث: ٨

حضرت سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ اُس کے پیٹ سے (بھوک کی وجہ سے) مل گئی تھی۔تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اِن بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو ان پر اُس وقت سوار ہوا کرو جب کہ وہ اچھی حالت میں ہوں اور جب انہیں چھوڑو تو اُس وقت بھی انہیں اچھی حالت میں چھوڑو۔

(مشکوٰة المصابیح، کتاب النکاح،باب النفقات وحق المملوك، الفصل الثانی، الحدیث: ٣٣٧٠، ج٢ ،ص٢٦٦۔سنن ابی داود، کتاب الجهاد،باب مایؤمر به من القیام علی الدواب والبهائم،الحدیث٢٥٤٨، ج٣،ص٣٢)

مسائل وفوائد

کسی جاندار کو پرند ہو یا چرند بلا وجہ ستانا اور ایذا دینا شرعاً حرام ہے صرف ان جانوروں کو مار ڈالنا جائز ہے جو مہلک یا مُوذی ہوں۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿٣٥﴾ظلم

ہر قسم کا ظلم حرام و گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔قرآن مجید اور حدیثوں میں ظلم کرنے کی ممانعت اور اس کی مذمت بکثرت آئی ہے بلکہ بہت ظالموں کی بستیاں ان کے ظلم کی نحوست کی وجہ سے ہلاک و برباد کردی گئیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے کہ

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ۝ (پ۱۷،الانبیآء:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں کہ وہ ستمگار تھیں اور ان کے بعد اور قوم پیدا کی۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا کہ

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ج وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ۝(پ۱۷،الحج:۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتنی بستیاں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ ستم گار تھیں پھر میں نے انہیں پکڑا اور میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

اس مضمون کی بہت سی آیتیں قرآن مجید میں ہیں جو اعلان کر رہی ہیں کہ ظلم کرنے والوں کیلئے دنیا میں بھی ہلاکت و بربادی ہے اور آخرت میں بھی ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ بہت سی آیتوں میں بار بار ارشاد فرمایا:

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝(پ۲۵،الشوریٰ:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اور ایک آیت میں یوں فرمایا:

اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ۝ (پ۲۵،الشوریٰ:۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: سنتے ہو بیشک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں ہیں۔

اِسی طرح حدیثوں میں بھی ظلم کی مذمت وممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔

حدیث : ۱

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کومہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لے لیتا ہے تو پھر اس کو چھٹکارا نہیں دیتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ط
(پ۱۲ ، ھود:۱۰۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب و کذلک أخذ ...الخ، الحدیث:٤٦٨٦، ج۳،ص۲٤۷)

حدیث : ۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مَقامِ حجر یعنی قوم عاد وثمود کی بستیوں میں سے گزرے تو فرمایا کہ اے لوگو! اِن ظالموں کے گھروں میں روتے ہوئے داخل ہونا۔ کیونکہ یہ خوف ہے کہ کہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ پہنچ جائے جو اِن ظالموں کو پہنچا تھا یہ فرمایا پھر اپنے سر پر کپڑا ڈال کر بڑی تیزی کے ساتھ چلے اور اُس وادی سے گزر گئے۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب نزول النبی الحجر، الحدیث: ٤٤١٩، ج۳، ص۱٤۹)

حدیث : ۳

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ظلم کرنے سے بچتے رہو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے میں

رہنے کا سبب ہے اور بخیلی سے بھی بچتے رہو اس لئے کہ بخیلی نے تم سے پہلوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ان کی بخیلی ہی نے اُن کو اِس بات پر اُبھارا تھا کہ انہوں نے اپنے خونوں کو بہایا اور حرام چیزوں کو حلال ٹھہرایا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة...الخ،باب تحریم الظلم، الحدیث:۲۵۷۸، ص۱۳۹٤)

حدیث : ۴

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کو مظلوم کی بد دُعا سے بچاؤ۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سُوال کرے گا اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے کے حق کو روکتا نہیں ہے۔

(شعب الایمان للبیهقی،باب فی طاعة اولی الامر،فصل فی ذکرماورد من التشدید فی الظلم،الحدیث ٧٤٦٤،ج٦،ص٤٩)

حدیث : ۵

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص کسی مقدمہ میں کسی ظالم کی مدد کرے تو وہ ہمیشہ اللہ عزوجل کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے الگ ہو جائے۔

(کنزالعمال، کتاب الأخلاق من قسم الأقوال، الظلم والغضب، الحدیث: ٧٥٩١، ج٢،الجزء الثالث،ص٢٠٠)

حدیث : ٦

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ظالم کے

ساتھ اس کوظالم جانتے ہوئے اس کی مدد کیلئے نکلا تو وہ اسلام (کامل) سے نکل گیا۔

(کنزالعمال، کتاب الأخلاق من قسم الأقوال، الظلم و الغضب، الحدیث:۷۵۹۳، ج۲،الجزء الثالث،ص ۲۰۰)

مسائل وفوائد

کسی شخص کے ساتھ ظلم کرنا، اور کسی بھی قسم کا ظلم کرنا بہت شدید گناہ کبیرہ اور عذاب جہنم میں مبتلا کرنے والا کام ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جہنم کے اس خطرہ کو اپنے قریب نہ آنے دے ورنہ دنیا وآخرت میں ہلاکت و بربادی اتنی ہی یقینی ہے جتنا کہ آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینے کے بعد جلنا یقینی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۳۶﴾ دُشمنانِ اِسلام سے دوستی

دشمنان اسلام یعنی کافروں، مشرکوں، مرتدوں اور بدمذہبوں سے دوستی کرنا اوران سے میل جول اور محبت رکھنا حرام و گناہ اور جہنم میں جانے کا کام ہے۔ اس بارے میں قرآن مجید کی بہت سی آیتیں نازل ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی مقدس حدیثوں میں بڑی سختی کے ساتھ اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل چند آیتوں کو بغور پڑھیے اوران سے ہدایت کا نور حاصل کیجئے

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ج وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ (پ۳،اٰل عمران:۲۸)	ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ (پ ٤،اٰل عمرٰن:١١٨)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں گئی (کمی) نہیں کرتے انکی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیران کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ (پ٦،المآئدہ:٥٧)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ۔

ایک دوسری آیت میں یہ فرمایا:

وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ ۚ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ (پ٥،النسآء:١٤٠)	ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو۔

ان آیتوں کے بعد اس مضمون کی چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

حدیث: ۱

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ تعالٰی

علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم مسلمان کے سوا کسی اور کو ساتھی نہ بناؤ اور پرہیزگار کے سوا کوئی تمہارا کھانا نہ کھائے۔

(سنن ابی داود، کتاب الآداب، باب من یؤمران یجالس، الحدیث ٤٨٣٢، ج ٤، ص ٣٤١)

حدیث: ۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے کہ ان باتوں کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادوں نے تو ایسے لوگوں سے تم اپنے کو اور ان کو اپنے سے بچاؤ تاکہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

(صحیح مسلم، المقدمۃ، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء...الخ، الحدیث ٧، ص ٩)

حدیث: ۳

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''فرقہ قدریہ'' اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار ہوجائیں تو تم لوگ ان کی بیمار پرسی نہ کرو اور اگر وہ مرجائیں تو تم لوگ ان کے جنازہ پر مت حاضر ہوا کرو۔

(سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ، الحدیث ٤٦٩١، ج ٤، ص ٢٩٤)

حدیث: ۴

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ فرقہ قدریہ کی صحبت میں نہ بیٹھو اور ان سے سلام وکلام کی ابتدا نہ کرو۔

(سنن ابی داود، کتاب السنة، باب الدلیل علی زیادة الایمان و نقصانه، الحدیث: ۴۷۱۰، ج۴، ص ۳۰۲)

حدیث: ۵

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ چھ آدمیوں پر میں نے لعنت کی ہے اور اللہ نے لعنت کی ہے اور ہر نبی علیہ السلام نے لعنت کی ہے۔ وہ چھ آدمی یہ ہیں

{ ۱ } اللہ عزوجل کی کتاب میں کچھ بڑھا دینے والا { ۲ } اللہ عزوجل کی تقدیر کو جھٹلانے والا { ۳ } زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا تا کہ وہ ان لوگوں کو عزت دے جنہیں خدا عزوجل نے ذلیل کر دیا ہے اور ان لوگوں کو ذلیل کرے جنہیں خدا عزوجل نے عزت دی ہے { ۴ } خدا عزوجل کے حرام کو حلال ٹھہرانے والا { ۵ } میری اولاد سے وہ سلوک حلال سمجھنے والا جو اللہ عزوجل نے حرام کیا ہے { ۶ } میری سنت کو چھوڑ دینے والا۔

(سنن الترمذی، کتاب القدر، باب ۱۷، الحدیث ۲۱۶۱، ج۴، ص ۶۱)

حدیث: ۶

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں آدمی نے آپ کو سلام کہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ بے شک مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ بدعتی (یعنی قدریہ) ہو گیا ہے۔ تو اگر یہ خبر درست ہو کہ وہ بدعتی ہو گیا ہے تو تم اس سے میرا سلام نہ کہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں زمین میں دھنس جانا اور صورتوں کا مسخ ہو جانا، پتھراؤ ہونا ''فرقہ قدریہ'' والوں میں ہوگا۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب الخسوف، الحديث ٤٠٦١، ج ٤، ص ٣٩١)

مسائل وفوائد

مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار و مشرکین و بد دینوں، بد مذہبوں سے میل و ملاپ و محبت و دوستی کرنا، اور ان لوگوں کو اپنا راز دار بنانا ناجائز و حرام، سخت گناہ کبیرہ اور جہنم کا کام ہے۔ واضح رہے کہ دنیاوی معاملات مثلاً سودا بیچنا خریدنا، مال کا لین دین اور معاملات کی بات چیت کفار و مشرکین اور بد دینوں، بد مذہبوں سے شریعت میں منع نہیں۔ مگر موالات اور ایسی محبت و دوستی کہ ان کے کفر اور بد مذہبیت سے نفرت ختم ہو جائے یہ یقیناً حرام و گناہ اور جہنم کا کام ہے۔ اس زمانے میں بہت سے مسلمان اس بلا میں گرفتار ہیں۔ انہیں اس گناہ کے کام سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہیے خداوند کریم سب کو خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿۳۷﴾ بہتان

کسی بے قصور شخص پر اپنی طرف سے گھڑ کر کسی عیب کا الزام لگانا یہ بہتان ہے۔ جو سخت حرام اور گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے خداوند قدوس نے قرآن مجید میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ مسلمان عورتوں سے چند باتوں کی بیعت لیں۔ انہی باتوں میں یہ بھی ہے کہ وہ بہتان نہ لگائیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ
(پ۲۸،الممتحنة:۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں۔

حدیث شریف میں اس کو گناہ کبیرہ فرمایا گیا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے گناہ کبیرہ کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

"وقذف المحصنات المومنات الغافلات" یعنی پاک دامن مومن انجان عورتوں کو تہمت لگانا۔

(صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب قول اللہ ان الذین یاکلون ...الخ، الحدیث ۲۷۶۶، ج۲، ص ۲۴۲،۲۴۳)

حدیث: ۱

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ کسی بے قصور پر بہتان لگانا یہ آسمانوں سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے۔

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب البهتان، الحدیث ۸۸۰۶، ج۳، ص ۳۲۲)

حدیث: ۲

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر زِنا کا بہتان لگانا ایک سو برس کے اعمال صالحہ کو غارت و برباد کر دیتا ہے۔

مسائل وفوائد

زِنا کے علاوہ کسی دوسرے عیب کا مثلاً کسی پر چوری یا ڈاکہ یا قتل وغیرہ کا اپنی طرف سے گھڑ کر الزام لگا دینا یہ بھی بہتان ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔ لہٰذا ہر طرح کے

بہتانوں سے بچنا ضروری ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۳۸﴾ وعدہ خلافی

وعدہ خلافی اور عہد شکنی بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے کیوں کہ اپنے عہد اور وعدہ کو پورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب ولازم ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ (پ٦، المائدۃ: ١)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝ (پ١٥، بنی اسرائیل: ٣٤)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک عہد سے سوال ہونا ہے۔

حدیث: ۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

(صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھدثم غدر، الحدیث ٣١٧٩، ج٢، ص ٣٧٠)

حدیث: ۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ چار باتیں جس شخص میں ہوں وہ خالص منافق ہوگا:

﴿۱﴾ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

﴿۲﴾اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔

﴿۳﴾اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے۔

﴿۴﴾ اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، الحدیث۳۱۷۸، ج۲، ص۳۷۰)

حدیث: ۳

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہر عہد شکنی کرنے والے کی سرین کے پاس قیامت میں اس کی عہد شکنی کا ایک جھنڈا ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب تحریم الغدر، الحدیث۱۷۳۸، ص۹۵۶)

حدیث: ۴

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب اولین وآخرین کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) جمع فرمائے گا تو ہر عہد توڑنے والے کیلئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب تحریم الغدر، الحدیث۱۷۳۵، ص۹۵۵)

حدیث: ۵

ایک صحابی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔

(سنن ابی داود، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی، الحدیث۴۳۴۷، ج۴، ص۱۶۶)

مسائل وفوائد

ہر عہد اور وعدے کو پورا کرنا مسلمان کیلئے لازم وضروری ہے اور عہد کو توڑ دینا اور وعدہ خلافی کرنا اگر بغیر کسی عذر شرعی کے ہو تو حرام وگناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿۳۹﴾ اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی

اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت اور ان کے ساتھ تنہائی میں ملنا جلنا حرام وگناہ ہے۔ اس مسئلہ میں چند حدیثیں تحریر کی جاتی ہیں تا کہ لوگوں کو ان سے ہدایت نصیب ہو۔

حدیث : ۱

حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان عورتوں کے گھر جن کے شوہر غائب ہوں سوا ان کے محرموں کے کوئی دوسرا داخل نہ ہو اور اگر کوئی کہے کہ عورت کا دیور، تو سن لو کہ دیور تو موت ہے۔ (یعنی اس سے تو بہت زیادہ خطرہ ہے) لہٰذا عورت کو دیور سے اس طرح بھاگنا چاہیے جیسے موت سے۔

(کنزالعمال، کتاب الحدود من قسم الأفعال، الخلوۃ بالأجنبیۃ، الحدیث: ۱۳۶۱۴، ج۳، الجزء الخامس، ص۱۸۳)

حدیث : ۲

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جن عورتوں کے شوہر غائب ہوں کوئی شخص ان کے گھروں میں نہ داخل ہو تو عبدالرحمان سلمی نے کہا کہ میرا ایک بھائی یا ایک بھتیجہ جہاد

میں چلا گیا ہے اور اس نے مجھے یہ وصیت کر دی ہے کہ میں اس کے گھر میں آیا جایا کروں تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو درہ مارا اور فرمایا کہ گھر میں داخل مت ہوا کرو بلکہ دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھ لیا کرو کہ کیا تم لوگوں کو کوئی ضرورت ہے؟ کیا تم لوگوں کو کچھ چاہیے؟

(کنزالعمال، کتاب الحدود من قسم الأفعال، الخلوة بالأجنبية، الحدیث:١٣٦١٥، ج٣، الجزء الخامس، ص١٨٣)

حدیث: ٣

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا کہ وہ اپنی عورت سے بات چیت کر رہا تھا تو حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو درہ مارتے ہوئے اس کے اوپر چڑھ بیٹھے۔ تو اس نے گڑگڑاتے ہوئے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ عورت تو میری بیوی ہے تو امیر المومنین شرمندہ ہو گئے اور فرمایا کہ (مجھ کو غلط فہمی ہو گئی اور تم کو میں نے غلط سزا دی) لو تم یہ درہ مجھ کو مار کر اپنا قصاص مجھ سے لو۔ تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے آپ کو بخش دیا۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اس کی مغفرت تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ لیکن اگر تم چاہو تو معاف کر دو تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے آپ کو معاف کر دیا۔

(کنزالعمال، کتاب الحدود من قسم الأفعال، الخلوة بالأجنبية، الحدیث:١٣٦١٩، ج٣، الجزء الخامس، ص١٨٣)

مسائل وفوائد

تنہائی میں کسی اجنبی عورت سے بات چیت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ امیر المومنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہی خیال ہوا اس لئے آپ نے اس کو درہ مار کر سزا دی۔ لیکن امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب اس نے اپنی صفائی پیش کر دی تو امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اخلاص دیکھو کہ آپ نے ایک معمولی انسان کے سامنے اپنے آپ کو قصاص لینے کیلئے پیش کر دیا۔ وہ تو خیریت ہوگئی کہ اس نے آپ کو معاف کر دیا ورنہ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس کے ہاتھ سے درہ کی مار کھانے کیلئے تیار ہو گئے۔

اللہ اکبر! یہ ہے جانشین پیغمبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل وانصاف کا وہ اعلیٰ شاہکار کہ آج اس جمہوریت کے دور میں بھی کوئی اس کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اخلاص وللّٰہیت کی مثال نہیں مل سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿۴۰﴾ بے پردگی

عورتوں کا بے پردہ باہر آنا جانا، اور غیر محرم مردوں سے ملنا جلنا حرام و گناہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب بنا کر ارشاد فرمایا:

وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِیَّةِ الۡاُوۡلٰی

(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

اس بارے میں حدیثوں کے اندر بھی بڑی سخت ممانعت آئی ہے اور وعیدیں بھی دی گئی ہیں۔

حدیث : ۱

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے پاس جانے سے اپنے کو بچاؤ۔ تو ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم دیور کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔ (یعنی دیور بھاوج کے حق میں موت کی طرح خطرناک ہے۔)

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الخلوة...الخ،الحدیث:۲۱۷۲، ص۱۱۹۶)

حدیث : ۲

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگ جائے اور دل میں گڑ جائے تو اس کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس جا کر اس سے جماع کرلے تو ایسا کرنے سے اس کے دل کا خیال دفع ہو جائے گا۔

(مشکوٰة المصابیح، کتاب النکاح، باب النظر...الخ،الفصل الاول،الحدیث: ۳۱۰۵،ج۲،ص۲۰۶

صحیح مسلم، کتاب النکاح،باب ندب من رأی...الخ، الحدیث:۱۴۰۳،ص۷۲۶)

حدیث : ۳

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عورت چھپانے کے لائق ہے (لہذا اس کو پردہ میں رہنا چاہیے) جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب۱۸،الحدیث:۱۱۷۶،ج۲،ص۳۹۲)

حدیث : ۴

حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن ، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ،الحدیث ۲۱۷۲،ج ٤،ص ٦٧)

حدیث : ۵

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ناگہاں ابن ام مکتوم آ گئے ، یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ پردہ کی آیت نازل ہو چکی تھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہم دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا وہ اندھے نہیں ہیں؟ وہ تو ہم کو دیکھتے ہی نہیں پھر ان سے پردہ کیوں کریں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم دونوں اندھی ہو۔ کیا تم دونوں انہیں دیکھ نہیں رہی ہو؟

(سنن الترمذی، کتاب الادب،باب ماجاء فی احتجاب النساء ...الخ،الحدیث ۲۷۸۷،ج ٤،ص ۳٥٦)

مطلب یہ ہے کہ مرد اجنبیہ عورت کو دیکھے یہ بھی حرام ہے اور عورتیں مردوں کو دیکھیں یہ بھی حرام ہے اور ہر حرام کام سے بچنا فرض ہے اور حرام کام کو کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

﴿۴۱﴾ پیشاب سے نہ بچنا

ہر مسلمان مرد اور عورت پر شرعاً لازم ہے کہ وہ اپنے بدن اور کپڑوں کو

پیشاب سے بچائے اور جو اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے نہ بچائے وہ گنہگار اور عذاب کے لائق ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ

حدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں مُردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ اور کسی ایسے گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے جس سے بچنا بہت دشوار رہا ہو۔ ایک تو چھپ کر پیشاب نہیں کرتا تھا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا دونوں قبروں میں گاڑ دیا تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس لئے کہ جب تک یہ دونوں ٹہنیاں ہری رہیں گی امید ہے کہ ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔

(صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب ۵۹، الحدیث: ۲۱۸، ج ۱، ص ۹۶۔ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الدلیل علی نجاسۃ البول...الخ، الحدیث ۲۹۲، ص ۱۶۷)

مسائل و فوائد

{۱} اس حدیث سے ان مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنا چاہیے جو عموماً کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں اور بوٹ، سوٹ اور خود اپنے آپ پیشاب سے لت پت ہو جاتے ہیں۔ اور پیشاب کے بعد نہ ڈھیلا لیتے ہیں نہ پانی سے دھوتے ہیں اور

پیشاب کو اپنے بدن اور کپڑوں میں خشک کر لیتے ہیں انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ قیامت سے پہلے ہی ان کو قبروں میں ضرور عذاب سے پالا پڑے گا۔

{۲} اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول پتی یا ہری گھاس ڈالنے سے مُردوں کو نفع پہنچتا ہے کہ اگر وہ عذاب کے قابل ہوں گے تو ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی اور اگر وہ عذاب کے لائق نہ ہوں گے تو انہیں ہری شاخوں کی تسبیح سے انس اور فرحت حاصل ہو گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۲﴾ حیض میں ہم بستری

حیض و نفاس کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری حرام ہے اور عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک بدن کے کسی حصہ پر بھی ہاتھ لگانا یا اپنے بدن کے کسی حصہ سے اس کو چھونا حرام ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًی لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ ج (پ ۲، البقرۃ: ۲۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اس کی حرمت و ممانعت آئی ہے۔

حدیث: ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی عورت سے جماع کرے یا عورت کے پچھلے

مقام میں جماع کرے یا کاہن (نجومی وغیرہ) کے پاس جائے تو اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر نازل کی ہوئی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔

(سنن الترمذی،أبواب الطہارۃ،باب ماجاء فی کراھیۃاتیان .....الخ،الحدیث: ۱۳۵، ج ۱، ص ۱۸۵)

مطلب یہ ہے کہ اگر ان کاموں کو حلال جان کر کیا تو وہ یقیناً کافر ہو گیا کیونکہ اللہ عزوجل کے حرام کو حلال جاننا کفر ہے اور اگر ان کاموں کو حرام مانتے ہوئے کرلیا تو سخت گنہگار رہا اور مسلمان ہوتے ہوئے کفر کا کام کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث: ۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو حیض کی حالت میں عورت سے مجامعت کرے تو وہ ایک دینار یا آدھا دینار کفارہ کے طور پر صدقہ دے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃو سننھا،باب فی کفارۃ من اتی حائضاً، الحدیث: ۶۴۰،ج ۱،ص ۳۵۴)

حدیث: ۳

حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت سالم نے پوچھا کہ آپ سب امہات المومنین حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ کیا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بیبیاں تہبند باندھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ سویا کرتی تھیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ ...الخ،باب ماللرجل من امرأتہ ...الخ،الحدیث: ۶۳۸،ج ۱،ص ۳۵۳)

مسائل وفوائد

حیض ونفاس کی حالت میں عورت کے ساتھ کھانا، پینا اور سونا جائز ہے صرف صحبت کرنا اور ناف سے لے کر گھٹنے تک کے بدن کو چھونا حرام ونا جائز ہے۔ (فقط واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۴۳﴾ غسل جنابت نہ کرنا

عورت کے ساتھ ہم بستری کی ہو یا کسی اور طریقے سے شہوت کے ساتھ منی نکل گئی ہو تو غسل کرنا واجب ہے اور اس کو ''غسل جنابت'' کہتے ہیں۔ غسل جنابت نہ کرنا گناہ ہے۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھ لیجئے۔

حدیث: ۱

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا یا جنبی (جس پر غسل واجب ہے) موجود ہو۔

(سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب فی الجنب یؤخر الغسل، الحدیث:۲۲۷، ج۱، ص۱۰۹)

حدیث: ۲

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ رحمت کے فرشتے ان کے قریب نہیں ہوتے۔

{۱} کافر کا مردہ

{۲} خلوق (عورتوں کی خوشبو لگانے والا)

{۳}جنب (بے غسل شخص)

(سنن ابی داود، کتاب الترجل،باب فی الخلوق للرجال، الحدیث: ٤١٨٠، ج٤، ص١٠٩)

مسائل وفوائد

جنب جب تک غسل نہ کرلے اس کیلئے مسجد میں داخل ہونا اور قرآن شریف کا چھونا اور پڑھنا حرام ہے۔ جنابت کی حالت میں بغیر غسل کئے ہوئے کھانا پینا لوگوں سے مصافحہ کرنا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے غسل نہ کرسکا تو کھانے پینے سے پہلے کم از کم وضو کرلے۔

﴿۴۴﴾ خودکشی

خودکشی یعنی خود اپنے ہاتھ سے اپنے کو مار ڈالنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جنت حرام فرمادی ہے۔ اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

حدیث: ۱

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی ذات کو کسی چیز سے قتل کردے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں اسی چیز سے عذاب دے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان،باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان ...الخ، الحدیث:١٧٧،ص٦٩)

حدیث : ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ''جنگ حنین'' میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا یہ کہہ دیا کہ یہ شخص جہنمی ہے پھر جب ہم لوگ لڑائی میں حاضر ہوئے تو اس شخص نے کفار کے ساتھ بہت سخت جنگ کی اور اس کو بہت زیادہ زخم لگ گئے تو کسی نے کہا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ آدمی جس کو حضور نے جہنمی فرمادیا ہے، اس نے تو آج کفار سے بہت سخت جنگ کی ہے اور وہ مرگیا ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہنم میں گیا یہ سن کر بہت سے لوگ شک میں پڑ گئے تو اسی حالت میں اچانک کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں تھا لیکن اس کو بہت سخت زخم لگا تھا تو رات میں وہ صبر نہ کرسکا اور خودکشی کرلی جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول اور اس کا بندہ ہوں پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کردیں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد کسی بدکار آدمی کے ذریعے بھی فرمادیا کرتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان،باب بیان غلظ تحریم ...الخ، الحدیث:۱۷۸، ص ۷۰)

مسائل وفوائد

خودکشی کرنے والا مسلمان اگرچہ خودکشی کرنے سے کافر نہیں ہوتا لیکن سخت گنہگار اور جہنم کا سزاوار ہوجاتا ہے وہ دنیا میں جس ہتھیار سے خودکشی کرے گا جہنم میں اسی ہتھیار کے

ذریعے عذاب دیا جائے گا اور خودکشی کرنے والا چونکہ مسلمان رہتا ہے اس لئے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۵﴾ احتکار (ذخیرہ اندوزی)

قحط اور گرانی کے زمانے میں غلہ یا جانور کا چارہ خرید کر اس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرے تا کہ جب خوب زیادہ گراں ہو جائے تو بیچے گا۔ چونکہ ایسا کرنے سے گرانی بڑھ جاتی ہے اور لوگ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں۔ اس لئے شریعت نے اس کو ناجائز اور گناہ کا کام قرار دیا ہے۔ اس کی قباحت اور ممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بڑی ہی لرزہ خیز وارد ہوئی ہیں۔

حدیث : ۱

حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا گنہگار ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، باب تحریم الاحتکار...الخ، الحدیث ۱۶۰۵، ص۸۶۷)

حدیث : ۲

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان ہے کہ بازار میں غلہ لا کر بیچنے والا خدا عزوجل کی طرف سے روزی دیا جائے گا اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنت میں گرفتار ہو گا۔

(سنن ابن ماجه ، کتاب التجارات، باب الحکرة و الجلب، الحدیث: ۲۱۵۳، ج۳، ص۱۳)

حدیث : ۳

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرکے مسلمانوں کو تکلیف دے گا اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ کی بیماری اور مفلسی میں مبتلا کردے گا۔

(سنن ابن ماجه ، كتاب التجارات،باب الحكرة و الجلب،الحديث: ٢١٥٥، ج٣، ص١٤)

حدیث : ۴

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا جو گرانی بڑھانے کی نیت سے چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بے تعلق اور اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے۔

(مشكوٰة المصابيح، كتاب البيوع،باب الاحتكار،الفصل الثالث، الحديث: ٢٨٩٦ ، ج٢، ص١٥٧)

حدیث : ۵

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو چالیس دن ذخیرہ اندوزی کرے پھر اس سب غلہ کو صدقہ کردے، پھر بھی یہ ذخیرہ اندوزی کے گناہ کا کفارہ نہ ہوگا۔

(مشكوٰة المصابيح، كتاب البيوع،باب الاحتكار،الفصل الثالث،الحديث: ٢٨٩٨، ج٢، ص١٥٨)

حدیث : ۶

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا بہت ہی برا بندہ ہے کہ اگراللہ تعالیٰ بھاؤ سستا کر دیتاہےتو وہ غمگین ہوجاتاہےاوراگر بھاؤ گراں کردیتاہےتو وہ خوشی مناتاہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب البیوع،باب الاحتکار،الفصل الثالث،الحدیث: ۲۸۹۷، ج۲، ص۱۵۸ ،شعب الایمان،باب فی أن یحب المسلم ...الخ،فصل فی ترک الاحتکار، الحدیث:۱۱۲۱۵،ج۷،ص۵۲۵)

حدیث: ۷

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جوایک ہی رات میری امت پرگرانی ہونے کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے نیک اعمال کو غارت وبربادکردے گا۔

(کنزالعمال، کتاب البیوع،من قسم الاقوال،الباب الثالث فی الاحتکاروالتسعیر، الحدیث:۹۷۱۷،ج۲،الجزء الرابع،ص۴۰)

حدیث: ۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جواس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرے کہ مسلمانوں پرگرانی لادےتو وہ شخص اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کے ذمہ سےنکل گیا۔

(کنزالعمال، کتاب البیوع،من قسم الاقوال،الباب الثالث فی الاحتکار ...الخ، الحدیث: ۹۷۱۵،ج۲،الجزء الرابع،ص۴۰)

نوٹ: احتکار(ذخیرہ اندوزی)کےمفصل فقہی مسائل ہماری کتاب ’’جنتی زیور‘‘میں پڑھیئے۔

﴿۴۶﴾ تصویریں

کسی جاندار چیز کی تصویر بنانی اس کو عزت واحترام کے ساتھ رکھنا اس کو بیچنا خریدنا یہ سب حرام ہیں۔ اور حدیثوں میں بڑی شدت کے ساتھ اس کی حرمت و ممانعت کو بیان کیا گیا ہے۔

حدیث : ۱

حضرت ابو جحیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب موکل الربوا، الحدیث: ۲۰۸۶، ج ۲، ص ۱۵)

حدیث : ۲

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب التصاویر، الحدیث ۵۹۴۹، ج ۴، ص ۸۷)

حدیث : ۳

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامة، الحدیث ۵۹۵، ج ۴، ص ۸۷)

حدیث : ۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہے۔اس نے جتنی تصویریں بنائی ہیں ہر تصویر کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک جان پیدا فرمائے گا جو اس کو جہنم میں عذاب دے گی۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر تمہارے لئے تصویر بنانا ہی ضروری ہے تو درخت یا ان چیزوں کی تصویریں بناؤ جن میں روح نہیں ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس،باب التصاویر،الفصل الاول،الحدیث:٤٤٩٨، ج٢،ص٤٩٩،صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ،باب تحریم صورۃ ...الخ، الحدیث: ٢١١٠،ص ١١٧٠)

حدیث : ۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم کے اندر سے ایک گردن نمودار ہوگی کہ اس کی دوآنکھیں ہوں گی اور دوکان ہوں گے اور ایک بولتی ہوئی زبان ہوگی۔وہ یہ کہے گی کہ تین شخصوں کو عذاب دینا میرے سپرد کیا گیا ہے {۱} سرکش ظالم {۲} جو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت کرے {۳} تصویریں بنانے والا۔

(سنن الترمذی، کتاب صفۃ جہنم ، باب ماجاء فی صفۃ النار،الحدیث:٢٥٨٣،ج٤،ص٢٥٩)

حدیث : ٦

حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر تھا تو اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے ابن عباس! رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری روزی کا ذریعہ میرے ہاتھ کی کاریگری ہے اور وہ یہ ہے کہ میں تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جس کو خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک کہ وہ اس تصویر میں روح نہ پھونک دے اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہیں پھونک سکے گا۔ یہ حدیث سن کر وہ آدمی سخت لرزہ سے کانپنے لگا اور اسکا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے اگر تم تصویر بنانا نہیں چھوڑ سکتے تو ان درختوں اور ایسی چیزوں کی تصویر بناؤ جن میں روح نہیں ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع التصاویر...الخ، الحدیث:۲۲۲۵، ج۲، ص۵۱)

حدیث: ۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بے دیکھے ہوئے کوئی خواب گھڑ کر بیان کرے گا تو قیامت کے دن اس کو یہ تکلیف دی جائے گی کہ وہ دو جَو کے درمیان گانٹھ لگائے اور وہ ہرگز اس کو نہ کر سکے گا اور جو کسی ایسی قوم کی بات کو کان لگا کر سنے گا جو قوم اس کو اپنی بات سنانا ناپسند کرتی ہے تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب دیا جائے گا۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونکو اور وہ اس میں کبھی بھی

روح نہ پھونک سکے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب التعبیر،باب من کذب فی حلمه،الحدیث۷۰۴۲،ج٤،ص٤٢٢)

حدیث:۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب پانچ شخصوں کو دیا جائے گا۔

{۱}جس نے کسی نبی کو قتل کردیا، یا {۲}جس کو نبی نے قتل کیا {۳}جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کردیا {۴}تصویر بنانے والا {۵}وہ عالم جس نے اپنے علم سے کوئی نفع نہیں اٹھایا۔

(شعب الایمان للبیهقی،باب فی برالوالدین،فصل فی عقوق الوالدین، الحدیث:۷۸۸۸، ج٦،ص١٩٧)

مسائل وفوائد

جاندار کی تصویروں کو خواہ قلم سے بنائیں یا کیمرے سے فوٹو لیں، یا پتھر، یا لکڑی پر کھود کر بنائیں، بہر صورت حرام و ناجائز ہے۔اسی طرح ان تصویروں کو بیچنا اور خریدنا، یا عزت کے ساتھ اپنے پاس رکھنا بھی حرام و گناہ ہے۔بعض لوگ اپنے پیروں کی تصویروں کو تعظیم کے ساتھ چوکھٹے میں لگا کر مکانوں میں رکھتے ہیں اور اس پر پھول کی مالائیں چڑھاتے ہیں اور اگربتی سلگاتے ہیں یہ اور بھی شدید حرام اور سخت گناہ ہے بلکہ یہ بت پرستی کے مثل مشرکانہ عمل ہے جس کی سزا آخرت میں جہنم کا درد ناک عذاب ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿۴۷﴾ کہنا کچھ اور، کرنا کچھ اور

دوسروں کو اچھی اچھی باتوں کا حکم دینا اور خود اس پر عمل نہ کرنا یہ بھی گناہ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیتوں اور حدیثوں میں اس کی مذمت اور ممانعت بکثرت مذکور ہے۔ خداوند کریم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ○ كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ○

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے کتنی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

(پ۲۸،الصف:۲۔۳)

دوسری آیت میں جھوٹے شاعروں کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوٗنَ ○ اَلَمۡ تَرَ اَنَّهُمۡ فِىۡ كُلِّ وَادٍ يَّهِيۡمُوۡنَ ○ وَاَنَّهُمۡ يَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا يَفۡعَلُوۡنَ ○

(پ۱۹،الشعراء:۲۲۴۔۲۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔

اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کو بھی پڑھیے جن سے ہدایت کے چشمے ابل رہے ہیں۔

حدیث: ا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں نے چند آدمیوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ اے جبرائیل! علیہ السلام یہ کون لوگ

ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ واعظین ہیں جو لوگوں کو نیکوکاری کا حکم دیتے ہیں اور اپنی ذاتوں کو بھول جاتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کے واعظین ہیں جو، وہ بات کہتے ہیں جس کو خود نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے۔

(شرح السنة للبغوی، کتاب الرقاق، باب وعید من یامر بالمعروف ولا یأتیه، الحدیث ٤٠٥٤، ج٧، ص٣٦٢۔ شعب الایمان للبیهقی، باب فی نشر العلم، الحدیث: ١٧٧٣، ج٢، ص٢٨٣)

حدیث: ۲

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تو اس کی انتڑیاں جہنم میں نکل پڑیں گی تو وہ اپنی انتڑیوں کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا اپنی چکی کے گرد چکر لگاتا رہتا ہے۔ تو تمام دوزخی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اے فلاں! تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے منع نہیں کرتا تھا۔ تو وہ کہے گا کہ میں تم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اور میں تم لوگوں کو بری باتوں سے منع کرتا تھا مگر خود ان کو کیا کرتا تھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الأمر بالمعروف، الفصل الاول، الحدیث: ٥١٣٩، ج٣، ص٩٨، صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار وانها مخلوقة، الحدیث: ٣٢٦٧، ج٢، ص٣٩٦)

مسائل وفوائد

مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کو امر بالمعروف (اچھی باتوں کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (بری باتوں سے روکنا) اور خود اس پر عمل نہ کرنا گناہ اور عذاب جہنم کا سبب ہے لہٰذا تمام مسلمانوں کو عموما اور واعظین ومقررین کو خصوصاً یہ دھیان رکھنا ضروری ہے کہ وہ جو کچھ دوسروں سے کہتے ہیں خود بھی اس پر عمل کریں "کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور" یہ گناہ کا کام اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۸﴾ گالی گلوچ

گالی دینا بہت ہی ذلیل اور نہایت ہی قبیح عادت ہے۔ اس سے لوگوں کی ایذا رسانی ہوتی ہے اور بعض مرتبہ یہ بدزبانی جنگ وجدال، بلکہ کشت وقتال تک پہنچا دیتی ہے۔ اسی لئے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کو گناہ قرار دے کر اس کی مذمت وممانعت فرمائی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر شاہد عدل ہیں۔

حدیث: ۱

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب ماینھیٰ من السباب ...الخ،الحدیث:٦٠٤٤، ج٤،ص١١١)

مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے اس کے مسلمان ہونے کی بنا پر جنگ کرنا یا

مسلمان سے جنگ کو حلال جان کر جنگ کرنا کفر ہے۔

حدیث : ۲

حضرت انس و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: گالی گلوچ کرنے والے دو آدمیوں نے جو کچھ کہا اس کا گناہ گالی میں پہل کرنے والے پر ہے، جب کہ مظلوم حد سے نہ بڑھ گیا ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة...الخ،باب النهی عن السباب،الحدیث۲۵۸۷، ص۱۳۹٦)

مطلب یہ ہے کہ جس نے پہلے گالی دی سارا گناہ اس کے سر ہے۔ جب کہ دوسرا حد سے نہ بڑھا ہو لیکن اگر وہ حد سے بڑھ گیا ہو تو پھر گالی گلوچ کا گناہ دونوں کے سر ہوگا۔

حدیث : ۳

حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہر فحش گوئی کرنے والے پر حرام ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق من قسم الأقوال، الفحش والسّب...الخ، الحدیث ۸۰۸۲،ج۲،الجزء الثالث،ص۲۳۹)

حدیث : ۴

حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہوا کو گالی مت دو کیونکہ ہوا اللہ عزوجل کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور تم لوگ اس کی اچھائی اور اس چیز کی اچھائی کی دعا مانگو جو اس ہوا میں ہو۔ اور ہوا کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس ہوا میں ہے خدا کی پناہ مانگو۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق من قسم الأقوال، سب الریح،الحدیث۸۱۰٦، ج۲، الجزء الثالث،ص۲٤۰)

حدیث: ۵

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مومن طعنہ مارنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا، بے حیائی کی بات بولنے والا نہیں ہوتا۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اللعنة، الحدیث ۱۹۸٤، ج۳، ص۳۹۳)

مسائل وفوائد

گالی دینا گناہ ہے اور گالی دینے والا شروع ہی سے جنت میں داخل نہیں ہوگا، بلکہ اپنے گناہ کے برابر جہنم کا عذاب چکھ کر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

﴿۴۹﴾ جھوٹا خواب بیان کرنا

اپنی طرف سے گھڑ کر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت حرام اور گناہ کا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے متعدد احادیث میں اس کی مذمت فرمائی، چنانچہ

حدیث: ۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا تمام جھوٹی تہمتوں میں سب سے بڑی تہمت یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا ہے (یعنی جو خواب نہیں دیکھا ہے اس کو جھوٹ موٹ کہے کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے)۔

(صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمه، الحدیث: ۷۰٤۳، ج٤، ص٤۲۳)

حدیث: ۲

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹا خواب بیان کرے اس کو قیامت کے دن اس طرح

عذاب دیا جائے گا کہ اس کو دو جو کے درمیان گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی۔

(سنن الترمذی، کتاب الرؤیا،باب فی الذی یکذب فی حلمه ، الحدیث: ۲۲۸۸، ج٤،ص١٢٥)

حدیث: ۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا جو جھوٹا خواب گھڑ کر بیان کرے اس کو قیامت کے دن دو جو میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی اور وہ کبھی بھی ہرگز دو جو کے درمیان گانٹھ نہیں لگا سکے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب الرؤیا،باب فی الذی یکذب فی حلمه ، الحدیث: ۲۲۹۰، ج٤،ص١٢٥)

مسائل وفوائد

یہ عذاب اس وقت تک لگاتار جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کے گناہوں کے برابر عذاب پورا ہوجائے۔ پھر چونکہ وہ مسلمان ہے اس لئے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں نہیں رہے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمادے گا۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۵۰﴾ ڈاڑھی کٹانا

ڈاڑھی منڈانا یا ڈاڑھی کاٹ کر ایک مشت سے کم چھوٹی کرنا حرام و گناہ ہے اور جو ایسا کرے وہ فاسق، اور جہنم کا سزاوار ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

حدیث : ۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو جڑ سے کاٹو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔

(سنن الترمذی، کتاب الادب،باب ماجاء فی اعفاء اللحیة، الحدیث:۲۷۷۲، ج٤، ص ۳۵۰)

حدیث : ۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے مونچھوں کو جڑ سے کاٹنے اور ڈاڑھیوں کے بڑھانے کا حکم دیا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الادب،باب ماجاء فی اعفاء اللحیة، الحدیث:۲۷۷۳، ج٤، ص ۳۵۰)

حدیث : ۳

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو جڑ سے کاٹو۔

(صحیح مسلم، کتاب الطهارة،باب خصال الفطرة،الحدیث ۲۵۹،ص ۱۵۳)

حدیث : ۴

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا جو مونچھوں میں سے کچھ بھی نہ کٹائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الادب،باب ماجاء فی قص الشارب، الحدیث: ۲۷۷۰، ج٤،ص ۳٤۹)

مسائل وفوائد

ڈاڑھی ایک مشت سے بڑی ہونے پر اگر بری لگتی ہو اور چہرے کے حسن و

جمال کو بگاڑتی ہو تو چہرے کو حسین بنانے کیلئے یا ڈاڑھی کو برابر کرنے کیلئے ڈاڑھی کا کچھ حصہ کاٹنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ایک مشت سے کم نہ ہونے پائے (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۵۱﴾ مردانی عورتیں زنانے مرد

عورتوں کو مردوں کا لباس پہن کر مردوں جیسی شکل وصورت بنانا اور مردوں کو عورتوں کا لباس پہن کر عورتوں کی شکل میں اپنے کو ظاہر کرنا حرام اور گناہ ہے ان دونوں پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

حدیث : ۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی المتشبہات بالرجال .....الخ، الحدیث:۲۷۹۳، ج۴، ص۳۶۰)

حدیث : ۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت فرمائی اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو عورتیں اپنی صورت مردوں جیسی بنائے رکھتی ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی المتشبہات بالرجال .....الخ، الحدیث:۲۷۹۴، ج۴، ص۳۶۰)

مسائل وفوائد

آج کل لڑکوں پر جو ہپی کٹ بال کی وبا پھوٹ پڑی ہے اور لڑکے عموماً ہپی کٹ بال کے ساتھ رنگین چھینٹ کے بوشرٹ اور قمیصیں پہن کر نکلتے ہیں تو ان پر لڑکی ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے اسی طرح بہت سی لڑکیاں مردوں کی طرح سوٹ اور کوٹ پہن کر نکلتی ہیں تو ان پر لڑکا ہونے کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ اس لئے اس قسم کا لباس پہننا عورتوں اور مردوں دونوں کیلئے ممنوع و باعث لعنت ہے۔ مردوں کو مردوں کا لباس پہننا چاہیے اور ان کی وضع قطع مردوں جیسی ہونی چاہیے اور عورتوں کو عورتوں کا لباس پہننا چاہیے اور ان کو اپنی وضع قطع عورتوں جیسی رکھنی چاہیے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۵۲﴾ ممنوع لباس پہننا

جن کپڑوں کو پہننا اور اوڑھنا شریعت میں منع ہے، ان کو استعمال کرنا حرام اور گناہ کا کام ہے لہٰذا ان کو استعمال نہیں کرنا چاہیے اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کو بغور پڑھیے اور ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

حدیث: ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنے تہبند کو ٹخنے کے نیچے گھسیٹے۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب من جر ثوبہ من الخیلاء، الحدیث: ۵۷۸۸، ج ۴، ص ۴۶)

حدیث : ۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو گھمنڈ سے اپنے کپڑے کو زمین پر گھسیٹتا ہوا چلے، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب من جرازاره من غیر خیلاء، الحدیث ٥٧٨٤، ج٤، ص ٤٥)

حدیث : ۳

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص گھمنڈ سے اپنے تہبند کو گھسیٹتا ہوا چلا جارہا تھا تو وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء علیهم السلام، باب ٥٦، الحدیث: ٣٤٨٥، ج٢، ص ٤٧١)

حدیث : ۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جو کپڑا ٹخنوں کے نیچے ہے وہ جہنم میں ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب ما أسفل من الکعبین...الخ، الحدیث: ٥٧٨٧، ج٤، ص ٤٦)

حدیث : ۵

امیر المومنین حضرت عمر وانس وابن زبیر وابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جو

ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اس لباس کو نہیں پہنے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس ، باب لبس الحریر ...الخ، الحدیث: ٥٨٣٤، ج٤، ص٥٩)

حدیث: ٦

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس کسی نے ریشمی لباس بطور ہدیہ کے بھیج دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کو میرے پاس بھیج دیا۔ اور میں نے اس کو پہن لیا۔ تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرے پر غضب کے آثار کو پہچانا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کپڑے کو تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہنو بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ تم اس کو پھاڑ کر عورتوں کی اوڑھنی بنالو۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس و الزینة، باب تحریم استعمال اناء الذهب ...الخ، الحدیث ٢٠٧١، ص١١٤٩)

حدیث: ٧

حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا:

{ ١ } دانتوں کو ریتی سے ریت کر پتلا کرنے سے { ٢ } گودنا گدوانے سے { ٣ } بھنوؤں اور چہرے کے بال نوچنے سے { ٤ } ننگے بدن مرد کو مرد کے ساتھ لپٹ کر سونے سے { ٥ } ننگے بدن عورت کو عورت کے ساتھ لپٹ کر سونے سے { ٦ } اپنے کپڑوں کے نیچے ریشمی کپڑا اس طرح رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھتے ہیں { ٧ } اپنے کندھوں پر

ریشمی کپڑا رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھا کرتے ہیں۔ {۸} لوٹ مار کرنے سے {۹} چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور سوار ہونے سے {۱۰} انگوٹھی پہننے سے مگر حاکم کیلئے۔

(سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب من کرھہ، الحدیث ۴۰۴۹، ج ۴، ص ۶۸)

حدیث: ۸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص سرخ رنگ کا جوڑا پہن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس سے گزرا اور سلام کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراھیۃ...الخ، الحدیث: ۲۸۱۶، ج ۴، ص ۳۶۸)

حدیث: ۹

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے سونا اور ریشمی کپڑا اپنی امت کی عورتوں کیلئے حلال کیا ہے اور اپنی امت کے مردوں پر ان دونوں کو حرام کیا ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی موسیٰ الاشعری، الحدیث ۱۹۵۲۰، ج ۷، ص ۱۲۶)

حدیث: ۱۰

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم سے مشابہت رکھے گا وہ اسی قوم میں شمار ہوگا۔

(سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، الحدیث ۴۰۳۱، ج ۴، ص ۶۲)

مسائل وفوائد

مندرجہ بالا حدیثوں سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوئے۔

{ ۱ } گھمنڈ سے ٹخنوں کے نیچے پائجامہ، یا تہبند یا کرتا لٹکانا منع اور حرام ہے۔

{ ۲ } مردوں کوریشمی کپڑا اور سونا پہننا حرام ہے اور عورتوں کے لئے دونوں جائز ہیں۔

{ ۳ } بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھنا منع ہے۔

{ ۴ } سرخ رنگ کا کپڑا جس میں کسی دوسرے رنگ کی دھاری نہ ہو مردوں کیلئے مکروہ ہے۔ اور عورتوں کیلئے کوئی حرج نہیں۔

{ ۵ } دانت کو ریتی سے ریت کر پتلا اور خوبصورت بنانا، یوں ہی بھنوؤں کے بال نوچ کر بھنوؤں کو پتلا اور خوبصورت بنانا۔ یوں ہی گودنا گودوانا، اسی طرح ننگے بدن ہو کر مرد کا مرد سے معانقہ کرنا، یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا یا عورت کا ننگے بدن ہو کر کسی عورت سے معانقہ کرنا۔ یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا منع ہے۔ اسی طرح لوٹ مار کرنا حرام ہے اور چیتے، شیر وغیرہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا اور سوار ہونا ممنوع ہے کیوں کہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا متکبرین کا طریقہ ہے اور اس سے دل میں بے رحمی بھی پیدا ہوتی ہے۔

{ ۶ } جو لباس کسی قوم کا مذہبی لباس ہو مسلمان کیلئے اس لباس کو پہننا ممنوع اور ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿۵۳﴾ قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا

قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا، یا کوئی گندگی ڈالنا حرام اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کی مذمت فرمائی ہے۔

حدیث : ۱

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قبر پر پیشاب، پاخانہ کرنے کیلئے بیٹھا تو گویا وہ جہنم کے انگارا پر بیٹھا۔

(کنزالعمال، کتاب الطھارۃ، من قسم الاقوال، التخلی علی القبر، من الاکمال، الحدیث: ۲۶۴۷۹، الجزء التاسع، ص۱۵۹)

حدیث : ۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ قبروں پر پیشاب کرنے سے بچو کیونکہ یہ سفید داغ (کوڑھ) کی بیماری پیدا کرتا ہے۔

(کنزالعمال، کتاب الطھارۃ، من قسم الاقوال، التخلی علی القبر، من الاکمال، الحدیث: ۲۶۴۷۸، الجزء التاسع، ص۱۵۹)

حدیث : ۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی آگ کے انگارہ پر بیٹھے اور وہ تمہارے کپڑوں کو جلا کر تمہاری کھال تک پہنچ جائے یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ تم میں سے کوئی کسی قبر پر بیٹھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب النھی عن الجلوس...الخ، الحدیث: ۹۷۱، ص۴۸۳)

حدیث : ۴

حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر مت بیٹھو اور قبروں کی طرف منہ کر کے نماز مت پڑھو۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب النھی عن الجلوس...الخ،الحدیث:۹۷۲،ص۴۸۳)

حدیث : ۵

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ مردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی گناہ ہے۔ جیسے کسی زندہ آدمی کی ہڈی کو توڑ دینا گناہ ہے۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز،باب فی النھی عن کسر عظام المیت، الحدیث۱۶۱۶، ج۲،س۲۷۸)

حدیث : ۶

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں انگارا یا تلوار پر چلوں یا اپنے پاؤں کے چمڑے کو کاٹ کر اس کا جوتا بناؤں یہ مجھے اس بات سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر کے اوپر چلوں اور میں اس بات میں کوئی فرق نہیں سمجھتا کہ میں قبروں کے بیچ میں پیشاب پاخانہ کروں یا بیچ بازار میں۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز،باب ماجاء فی النھی عن المشی .....الخ، الحدیث: ۱۵۶۷،ج۲،ص۲۴۹)

حدیث:۷

عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھے ایک قبر کے اوپر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تم قبر سے اتر جاؤ اور قبر والے کو ایذا مت دو اور وہ تم کو ایذا نہ دے۔

(الترغیب والترهیب، کتاب الجنائز وما یتقدمها،الترهیب من الجلوس ...الخ، الحدیث:٤، ج٤،ص٢٠٢)

مسائل وفوائد

یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جن جن چیزوں سے زندوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچتی ہے ان ان چیزوں سے مردوں کو بھی تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے لہٰذا قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا یا کوئی گندی چیز ڈالنا یا قبروں کو توڑ پھوڑ کر مسمار کر دینا یا قبروں کو روندنا یا قبروں پر مکان بنانا یا قبروں پر بیٹھنا یا لیٹنا چونکہ ان باتوں سے مردوں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے اس لئے یہ سب کام ممنوع و ناجائز ہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسلمانوں کے قبرستانوں کا احترام کریں اور ہر ان باتوں سے پرہیز رکھیں جن سے قبروں کی توہین اور قبروں کو ایذا پہنچتی ہے۔

﴿۵۴﴾ کالا خضاب

بالوں میں کالا خضاب لگانا گناہ اور ناجائز ہے۔ اس بارے میں نیچے لکھی ہوئی چند حدیثیں شاہد عدل ہیں۔

حدیث:۱

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن امیر المومنین

حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ نبوت میں لایا گیا۔تو ان کی داڑھی اور سر کے بال ثغامہ گھاس کی طرح بالکل سفید تھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بالوں کی اس سفیدی کو کسی رنگ سے بدل ڈالو اور سیاہی سے بچو (یعنی بالوں کو کالا نہ کرو)۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب استحباب خضاب الشیب ...الخ، الحدیث:٢١٠٢،ص١١٦٤)

حدیث:۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں ایک ایسی قوم ہوگی جو کالے رنگ کا خضاب لگائے گی جو کبوتروں کے سینے کی طرح بالکل کالا ہوگا۔یہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

(مشکوٰة المصابیح ، کتاب اللباس،باب الترجل،الفصل الثانی، الحدیث: ٤٤٥٢، ج٢ ص ٤٩١ ۔ المسند للامام احمد بن حنبل،مسند عبدالله بن عباس،الحدیث ٢٤٧٠، ج١،ص٥٨٦)

حدیث:۳

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کُروم کے جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی کو ورس گھاس اور زعفران سے پیلی رنگتے تھے۔اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی یہی کرتے تھے۔

(سنن ابی داود، کتاب الترجل،باب ماجاء فی خضاب الصفرة،الحدیث ٤٢١٠، ج٤،ص١١٧)

حدیث : ۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص مہندی کا خضاب لگا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے سے گزرا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہی اچھا خضاب ہے۔ پھر دوسرا آدمی گزرا جو مہندی اور کتم (ایک گھاس) کا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس سے زیادہ اچھا ہے پھر ایک تیسرا آدمی گزرا جو پیلا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان سب خضابوں سے زیادہ اچھا خضاب ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الترجل، باب ماجاء فی خضاب الصفرة، الحدیث:۴۲۱۱، ج ٤، ص۱۱۷)

حدیث : ۵

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے مہندی اور وسمہ کا خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لگایا اور سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا۔

(کنزالعمال، کتاب الزینة و التجمل، من قسم الاقوال، الخضاب، الحدیث:۱۷۳۰۹، الجزء السادس،ص۲۸۳)

حدیث : ٦

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو کالا خضاب لگائے گا۔

(کنزالعمال، کتاب الزینة و التجمل،من قسم الاقوال، محظورات الخضاب، الحدیث:۱۷۳۲۷، الجزء السادس،ص۲۸٤)

حدیث:۷

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کالا خضاب لگائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا منہ کالا کرے گا۔

(کنز العمال، کتاب الزینۃ و التجمل، من قسم الاقوال، محظورات الخضاب، الحدیث:۱۷۳۲۹، الجزء السادس، ص۲۸۴)

مسائل وفوائد

حضرت علامہ نووی ''شارح مسلم'' رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بالوں کی سفیدی بدلنے کیلئے سرخ یا پیلا خضاب لگانا مرد اور عورت دونوں کیلئے مستحب ہے اور کالے رنگ کے خضاب کے بارے میں مختار مذہب یہ ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا '' واجتنبوا السواد '' یعنی کالے خضاب سے بچو۔

(شرح النووی، کتاب اللباس و الزینۃ، باب استحباب خضاب الشیب...الخ، ج۲، ص۱۹۹)

﴿۵۵﴾ سونے چاندی کے برتن

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا، یا ان برتنوں میں تیل رکھ کر اس تیل کو سر میں لگانا یا بدن پر مالش کرنا۔ غرض کسی طرح بھی ان برتنوں کو استعمال کرنا شریعت میں ممنوع وحرام اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہے۔

حدیث: ۱

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاندی کے برتنوں میں کچھ پیتا ہے تو گویا وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی

آ گ گھونٹ گھونٹ داخل کرتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم استعمال أوانی الذہب ...الخ، الحدیث:۲۰۶۵، ص۱۱۴۲)

حدیث : ۲

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ باریک اور موٹے ریشمی کپڑے نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی تھالیوں میں کچھ کھاؤ۔ کیونکہ دنیا میں یہ برتن کافروں کیلئے ہیں اور آخرت میں تم مسلمانوں کیلئے ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الأطعمۃ، باب الأکل فی اناء مفضّضٍ، الحدیث:۵۴۲۶، ج۳، ص۵۳۵)

حدیث : ۳

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے چاندی کے برتنوں میں یا ان برتنوں میں جس میں کچھ سونا چاندی لگا ہو کچھ پیتا ہے تو وہ گھونٹ گھونٹ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔

(سنن الدارقطنی، کتاب الطہارۃ، باب أوانی الذہب والفضۃ، الحدیث:۹۳، ج۱، ص۵۸)

حدیث : ۴

حضرت حکم نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی مانگا تو ایک آدمی انکے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس برتن کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اس برتن کے استعمال سے منع کیا

تھا مگر یہ نہیں مانا۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ کھانے پینے اور حریر و دیباج (ریشمی کپڑوں) کے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ سب چیزیں دنیا میں کافروں کیلئے ہیں اور آخرت میں تم مسلمانوں کیلئے ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب الأشربة، باب ماجاء فی کراھیة الشرب فی آنیة ...الخ، الحدیث:۱۸۸۵، ج۳، ص۳۴۹)

مسائل وفوائد

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا یا اور کسی طریقے سے ان کو استعمال کرنا حرام و ناجائز اور گناہ کا کام ہے۔ جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ وہ گلاس اور کٹورا جس میں دوسری دھاتوں کے ساتھ کچھ چاندی یا سونا لگا کر بنایا گیا ہو اس میں بھی کھانا پینا حرام ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی دھات کے برتن پر چاندی کی صرف قلعی کر دی گئی ہو، تو ایسے برتن میں کھانے پینے کی ممانعت نہیں ہے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۵۶﴾ ریا کاری

کوئی بھی نیک عمل اور عبادت ہو خدا کی رضا چاہتے ہوئے، اور اخلاص کی نیت سے کرنا لازم ہے اگر نام و نمود اور شہرت یا کوئی دوسری نفسانی خواہش مقصود ہو تو ''ریا کاری'' ہے اور ریا کاری وہ گناہ کبیرہ ہے جس کو شرک کی ایک شاخ کہا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ریا کاری کرنے والوں کو شیطان کا ساتھی بتایا ہے۔ چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ

وَالَّذِیْنَ یُنۡفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیۡطٰنُ لَہٗ قَرِیۡنًا فَسَآءَ قَرِیۡنًا ۝ (پ ۵،النساء:۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا تو کتنا برا مصاحب ہے۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

فَوَیۡلٌ لِّلْمُصَلِّیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ ھُمْ عَنۡ صَلَاتِہِمْ سَاھُوۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ ھُمْ یُرَآءُوۡنَ ۝ وَیَمْنَعُوۡنَ الْمَاعُوۡنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

(پ ۳۰،الماعون:۴ـ۷)

اسی طرح ریاکاری کی مذمت اور ممانعت میں بہت سی حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔

حدیث: ۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تمام شریکوں سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں۔ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے کہ اس عمل میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میں اس سے بیزار ہوں وہ عمل اسی کیلئے ہے جس کیلئے اس نے کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ، الفصل الاول، الحدیث: ۵۳۱۵، ج۳،ص۱۳۷ـ سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد،باب الریاء والسمعۃ، الحدیث ۴۲۰۲، ج۴،ص۴۶۹)

حدیث : ۲

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جوشہرت کیلئے کوئی عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکے عیوب کو مشہور کرے گا اور جو ریا کاری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسکی ریا کاری کا اس کو بدلہ دے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الزھدو الرقائق،باب من أشرك ...الخ، الحدیث:۲۹۸۷، ص۱۵۹۴)

حدیث : ۳

حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ جس نے اپنے اس عمل میں جو اللہ کیلئے کیا ہے کسی دوسرے کو شریک کرلیا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کا ثواب اللہ عزوجل کے غیر سے طلب کرے۔

(سنن الترمذی، کتاب التفسیر،باب و من سورۃ الکھف،الحدیث۳۱۶۵، ج۵،ص۱۰۵)

حدیث : ۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے بھی لوگ نکلیں گے جو دنیا کو دین کے ذریعے طلب کریں گے۔ وہ لوگوں کیلئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے۔ اپنی نرم دلی ظاہر کرنے کیلئے ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی اوران کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ (ان ریاکاروں سے) فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے مہلت دینے سے بے

خوف ہو گئے ہیں؟ کیا یہ لوگ مجھ پر جری ہو گئے ہیں؟ تو مجھ کو میری ہی قسم ہے کہ میں ضرور ضرور ان لوگوں پر ایسا فتنہ بھیجوں گا جو عقل مند آدمی کو حیرانی میں ڈال دے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ٦٠، الحدیث:٢٤١٢، ج٤، ص١٨١)

حدیث : ۵

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ریا کاری کرتے ہوئے نماز پڑھی تو یقیناً اس نے شرک کا کام کیا اور جس نے ریا کاری سے روزہ رکھا اس نے بے شک شرک کا کام کیا اور جس نے ریا کاری کرتے ہوئے صدقہ دیا اس نے بلاشبہ شرک کا کام کیا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الشامیین، حدیث شداد بن اوس، الحدیث: ١٧١٤٠، ج٦، ص٨١)

حدیث : ٦

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رونے لگے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا چیز آپ کو رلاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو ایک بات فرماتے ہوئے سنا تھا اسی کو یاد کر کے رو رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھ کو اپنی امت پر شرک اور چھپی ہوئی شہوت کا خوف ہے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہاں'' لیکن سن لو کہ وہ سورج یا چاند اور پتھر اور بت کی عبادت نہیں کریں گے لیکن وہ اپنے عملوں میں ریا کاری کریں گے اور چھپی ہوئی شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک

آدمی صبح کو روزہ دار رہے گا۔ پھر اس کی شہوتوں میں سے کوئی شہوت اس کے ساتھ آجائے گی تو وہ روزہ چھوڑ دے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الرقاق ، باب الریاء والسمعۃ ، الفصل الثالث ، الحدیث: ٥٣٣٢ ،ج٣،ص ١٤٠ ۔شعب الایمان للبیہقی،باب فی اخلاص العمل للّٰہ وترک الریاء، الحدیث: ٦٨٣٠ ،ج٥،ص٣٣٣)

حدیث: ۷

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا تم لوگوں پر خوف ہے وہ چھوٹا شرک ہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم چھوٹا شرک کیا ہے؟ تو فرمایا کہ ''ریاکاری'' اور بیہقی میں یہ بھی ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا تو ریاکاروں سے فرمائے گا کہ تم لوگ اس کے پاس جاؤ جس کو تم دنیا میں اپنا عمل دکھا کر کیا کرتے تھے پھر تم دیکھو کہ کیا تم اس کے پاس کوئی جزاء اور بھلائی پاتے ہو۔

(المسند للامام احمد بن حنبل ، حدیث محمود بن لبید ، الحدیث:٢٣٦٩٢ ،ج٩، ص ١٦٠ ۔شعب الایمان للبیہقی،باب فی اخلاص العمل للّٰہ وترک الریاء، الحدیث: ٦٨٣١ ،ج٥،ص٣٣٣)

حدیث: ۸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ہم لوگ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو اس چیز کی خبر نہ دوں جو

میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ خوفناک ہے! تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ضرور ہم لوگوں کو خبر دیجئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ چھپا ہوا شرک ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو وہ یہ دیکھ کر اپنی نماز کو زیادہ لمبی کر دے کہ کوئی آدمی اس کو دیکھ رہا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعة، الفصل الثالث، الحدیث: ۵۳۳۳، ج۳،ص ۱۴۰ ـ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الریاء والسمعة، الحدیث: ۴۲۰۴، ج۴،ص ۴۷۰)

مسائل وفوائد

الحاصل ''ریاکاری'' سخت حرام، اور گناہ کبیرہ ہے۔ ریاکاری کرنے سے عبادتوں کا اجروثواب نہ صرف غارت واکارت ہوجاتا ہے بلکہ وہ عبادت گناہ عظیم بن جاتی ہے جس سے اگر سچی توبہ نہ کرے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ''واللہ تعالیٰ اعلم''

﴿۵۷﴾ تکبر

تکبر وہ قبیح و مذموم چیز ہے جو سخت حرام اور گناہ ہے اور یہ وہ جرم ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہوں میں اس کا انجام ذلت وخواری ہے۔ یہی وہ گناہ ہے جس نے ہمیشہ کیلئے ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا اور وہ مردود ومطرود ہو کر بہشت سے نکال دیا گیا اور قیامت تک تمام ملائکہ اور جن وانس اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے اور قیامت کے دن وہ اور اس کے متبعین جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

تکبر عزازیل را خوار کرد   بزندان لعنت گرفتار کرد

یعنی تکبر نے عزازیل کو ذلیل وخوار کر دیا اور لعنت کے قید خانے میں گرفتار کر دیا۔

''عزازیل'' فرشتوں کا معلم اور بہت بڑا عابد وزاہد تھا مگر اس نے تکبر سے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے کمتر بتایا اور سجدہ نہیں کیا تو وہ مردودِ بارگاہِ الٰہی ہو کر بہشت سے نکالا گیا اور تمام مخلوق کی لعنت و ملامت میں گرفتار ہو گیا۔ قرآن مجید نے بار بار اعلان فرمایا کہ

فَبِئۡسَ مَثۡوَی الۡمُتَکَبِّرِیۡنَ o (پ ۲٤، الزمر: ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا ہی برا ٹھکانہ متکبروں کا۔

اسی طرح تکبر کی چال کو حرام فرماتے ہوئے خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ج اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا o کُلُّ ذٰلِکَ کَانَ سَیِّئُہٗ عِنۡدَ رَبِّکَ مَکۡرُوۡھًاo (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۷، ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اتراتا نہ چل بیشک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا یہ جو کچھ گزرا ان میں کی بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے۔

حدیثوں میں بھی بکثرت تکبر کی قباحت و مذمت بیان کی گئی ہے چنانچہ۔

حدیث: ۱

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا وہ جہنم میں داخل نہیں ہو گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں

داخل نہیں ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانه، الحدیث ۹۱، ص ٦١)

حدیث: ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمیوں سے (بوجہ غضب کے) اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا، نہ انہیں گناہوں سے پاک فرمائے گا اوران کیلئے دردناک عذاب ہے۔

{۱} زناکار بڈھا {۲} جھوٹا بادشاہ {۳} متکبر فقیر۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ .....الخ، الحدیث:۱۰۷، ص٦٨)

حدیث: ۳

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تکبر کرنے والے قیامت کے دن میدان محشر میں چیونٹیوں کے مثل بنا کر لائے جائیں گے مگر ان کی صورتیں آدمی کی ہوں گی اور ہر طرف سے ان پر ذلت کا گھیرا ہوگا اور وہ گھسیٹ کر جہنم کے اس قید خانہ میں ڈالے جائیں گے جس کا نام ''بولس'' (ناامیدی کی جگہ) ہوگا۔ ان کے اوپر جہنم کی آگ ہوگی جو ''نارالانیار'' کہلاتی ہے اور انہیں جہنمیوں کے بدن کا پیپ پلایا جائے گا جس کا نام ''طینة الخبال'' (پیپ کا کیچڑ) ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ٤٧، الحدیث: ٢٥٠٠، ج٤، ص ٢٢١)

حدیث : ۴

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے منبر پر فرمایا کہ اے لوگو! تواضع کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرما دے گا تو وہ اپنی نظر میں چھوٹا ہو گا مگر لوگوں کی نگاہوں میں بہت بڑا ہو گا۔ اور جو تکبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا تو وہ اپنے نزدیک بڑا ہو گا اور لوگوں کی نگاہوں میں اتنا چھوٹا ہو گا کہ کتے اور خنزیر سے بھی کمتر ہو گا۔ (شعب الایمان للبیھقی ، باب فی حسن الخلق ، فصل فی التواضع ، الحدیث: ۸۱۴۰ ، ج۶، ص۲۷۶)

حدیث : ۵

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں داخل ہو گا۔ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی اس کو پسند کرتا ہے کہ اسکا کپڑا اچھا ہو، اس کا جوتا اچھا ہو (تو کیا یہ بھی تکبر ہے) تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمال والا ہے اور وہ جمال والے کو پسند فرماتا ہے۔ (یہ تکبر نہیں ہے) بلکہ تکبر یہ ہے کہ آدمی حق سے سرکشی کرے اور دوسرے لوگوں کو ذلیل سمجھے۔

(صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، باب تحریم الکبر و بیانہ ، الحدیث: ۹۱ ، ص ۶۰)

حدیث : ۶

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تم لوگ تکبر سے بچو۔ اس لئے کہ آدمی

تکبر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندے کو ''جبارین'' (ظالموں) میں لکھ دو۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، من قسم الاقوال، حرف الکاف، الکبر و الخیلاء، الحدیث: ٧٧٢٦، الجزء الثالث، ص ٢١٠)

مسائل وفوائد

اچھا لباس، اچھا مکان وسامان رکھنا یہ تکبر نہیں بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق سے سرکشی کرے اپنے کو بڑا اور عزت والا سمجھے۔ اور دوسرے کو اپنے سے کمتر اور ذلیل سمجھے درحقیقت یہ وہ تکبر ہے جو دنیا و آخرت میں آدمی کو ذلت کے غار میں گرانے والا، اور جہنم میں پہنچانے والا گناہ ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿٥٨﴾ بخیلی

بخیلی بہت ذلیل خصلت اور بدترین گناہ ہے قرآن وحدیث میں بخیلوں کیلئے جہنم کی وعید آئی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰـهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ط بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ط سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰـمَةِ ط

(پ ٤، اٰل عمران: ١٨٠)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں۔ بلکہ وہ ان کیلئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد ہوا کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ۨ ﴿ۙ۳۶﴾ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَ یَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿ۚ۳۷﴾ (پ ۵،النساء:۳۶۔۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا جو آپ بخل کریں اوراوروں سے بخل کے لیے کہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں اور کافروں کیلئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی کثرت سے بخیلی کی مذمت اوراس پر وعیدیں آئی ہیں چنانچہ

حدیث : ۱

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا دینے والا اور بخیل اور احسان جتانے والا (شروع سے) جنت میں نہیں داخل ہوگا بلکہ کچھ دن جہنم کا عذاب چکھ لینے کے بعد جنت میں جائے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ،باب ماجاء فی البخل،الحدیث:۱۹۷۰،ج۳،ص۳۸۸ والمسند للامام احمد بن حنبل ، مسند ابی بکرالصدیق،الحدیث:۳۲،ج۱،ص۲۶)

حدیث : ۲

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوں گی؛ بخیلی اور بداخلاقی۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی البخل، الحدیث:۱۹۶۹، ج۳،ص۳۸۷)

مطلب یہ ہے کہ جو مومن ہوگا اگر بخیل ہوگا تو بداخلاق نہیں ہوگا اور اگر بداخلاق

ہوگا تو بخیل نہیں ہوگا یہ دونوں بری خصلتیں ایک ساتھ مومن میں نہیں پائی جائیں گی۔

حدیث : ۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، لیکن جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ عزوجل سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، لیکن جہنم سے قریب ہے اور سخی جاہل، بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب البروالصلة، باب ماجاء فی السخاء، الحدیث:١٩٦٨، ج٣، ص٣٨٧)

حدیث : ۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میں دو خصلتیں بدترین ہیں۔
ایک حرص والی بخیلی، دوسری سخت بزدلی۔

(سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی الجرأةوالجبن، الحدیث ٢٥١١، ج٣، ص١٨)

حدیث : ۵

حضرت ابن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اس امت کے اگلے لوگ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات پا گئے اور اس امت کے پچھلے لوگ بخیلی اور حرص کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، من قسم الاقوال، البخل، الحدیث: ٧٣٨٥، ج٣، ص١٨١)

مسائل وفوائد

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بخیلی بدترین گناہ والی خصلت ہے جو ہزاروں نیکیوں سے محروم کردینے والی خصلت ہے اور دنیا میں اس کا انجام ذلت وخواری اور قسم قسم کی تکالیف ہیں اور آخرت میں اس گناہ کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۵۹﴾ حرص وطمع

یہ بھی بہت ہی خبیث وقبیح عادت ہے۔ یہ چوری، ڈاکہ، غصب، خیانت، قتل وغارت، وغیرہ سیکڑوں ایسے ایسے بدترین گناہوں کا سرچشمہ ہے جو جہنم میں لے جانے والے گناہ کبیرہ ہیں۔اسی لئے حدیثوں میں بکثرت اس کی قباحت ومذمت کا بیان آیا ہے۔ چنانچہ

حدیث: ۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو خصلتیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں ایک مال کی حرص اور دوسری عمر کی حرص۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب کراھۃ الحرص علی الدنیا، الحدیث:۱۰۴۷، ص۵۲۱ ـ سنن ابن ماجه، کتاب الزھد، باب الامل و الاجل، الحدیث ۴۲۳۴، ج۴، ص۴۸۴)

حدیث: ۲

حضرت عمرو بن شعیب سے ان کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ اس امت کی

سب سے پہلی صلاح یقین وزہد ہے اور اس امت کا سب سے پہلا فساد بخیلی اور امید ہے۔

(شعب الایمان للبیھقی،باب فی الجود والسخاء، الحدیث ١٠٨٤٤،ج٧،ص ٤٢٧)

حدیث : ۳

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لالچی ایسی کمائی طلب کرتا ہے جو حلال نہ ہو۔

(کنز العمال ، کتاب الاخلاق ، من قسم الاقوال، الحرص، الحدیث: ٧٤٣٠،الجزء الثالث،ص ١٨٥)

حدیث : ۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ طمع علماء کے دلوں سے علم شریعت کو دور کردیتی ہے۔(کنز العمال، کتاب الاخلاق،من قسم الاقوال،الطمع، الحدیث: ٧٥٧٣،الجزء الثالث،ص ١٩٨)

حدیث : ۵

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مرسل مروی ہے کہ وہ چکنی اور پھسلا دینے والی چیز کہ جس پر علماء کے قدم ٹھہر نہیں سکتے وہ طمع (لالچ) ہے۔(کنزالعمال، کتاب الاخلاق،من قسم الاقوال،الطمع، الحدیث: ٧٥٧٦، الجزء الثالث، ص ١٩٨)

﴿٦٠﴾ حسد

حسد یہ ہے کہ کسی کی نعمتوں کے زوال و بربادی کی تمنا کرنا۔ یہ بھی بڑی ہی مہلک اور بہت ہی موذی دل کی بیماری ہے اور حرص ہی کی طرح یہ بھی بڑے بڑے

گناہوں کا سرچشمہ ہے۔اسی لئے خداوند قدوس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کوحسد سے خدا کی پناہ مانگنے کاحکم فرمایاہےاورقرآن مجید میں نازل فرمایا:

وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ٥ (پ ۳۰،الفلق:۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

اورحدیثوں میں بھی اس کی ہلاکت خیز مضرت کا بڑے ہی عبرت انگیز الفاظ میں بیان آیاہے۔

حدیث : ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھواور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! تم آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کررہو۔(صحیح البخاری، کتاب الادب،باب یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا ...الخ،الحدیث: ۶۰۶۶، ج۴،ص۱۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ،باب تحریم الظن...الخ، الحدیث:۲۵۶۳،ص۱۳۸۶)

حدیث : ۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسد نیکیوں کواس طرح کھا ڈالتا ہے جس طرح آگ لکڑی کوکھا ڈالتی ہے اورصدقہ گناہوں کواس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتاہےاورنماز مومن کا نور ہےاورروزہ جہنم سے ڈھال ہے۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق،من قسم الاقوال،الحسد، الحدیث: ۷۴۳۵،الجزء الثالث، ص۱۸۵)

حدیث : ۳

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ تمہارے اندر اگلی امتوں کی بیماریاں پھیل رہی ہیں یعنی حسد اور بغض۔ یہ دین کو مونڈنے والی بیماریاں ہیں، بال کو مونڈنے والی نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی جان ہے کہ تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک مومن نہ ہو جاؤ۔ اور تم لوگ اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے۔ کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتا دوں کہ جب تم لوگ اس کو کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے اور وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چرچا کرو۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، من قسم الاقوال، الحسد، الحدیث: ۷۴۴۰، الجزء الثالث، ص۱۸۶)

حدیث : ۴

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ حسد کرنے والا اور چغلی کھانے والا اور کاہن (نجومی)، مجھ کو ان لوگوں سے اور ان لوگوں کو مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، من قسم الاقوال، الحسد، الحدیث: ۷۴۴۲، الجزء الثالث، ص۱۸۶)

حدیث : ۵

حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہٖ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیریت اوراچھی حالت میں رہیں گے جب تک کہ ایک دوسرے پر حسد نہ کریں گے۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق،من قسم الاقوال،الاکمال، الحدیث: ٧٤٤٦،الجزء الثالث،ص١٨٦)

﴿٦١﴾ بغض وکینہ

مسلمانوں سے بغض اورکینہ رکھنا بھی حرام اورگناہ ہے اس بارے میں یہ چند حدیثیں خاص طور سے بغور پڑھیے۔

حدیث: ا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور تم لوگ بھائی بھائی بن کر رہو۔

(صحیح مسلم، کتاب البروالصلة،باب تحریم الظن، الحدیث:٢٥٦٣،ص١٣٨٦)

حدیث: ٢

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: شب براءت میں اللہ تعالیٰ تمام بخشش مانگنے والوں کی مغفرت فرما دیتا ہے اور رحمت طلب کرنے والوں پر رحمت نازل فرما دیتا ہے۔ لیکن کینہ رکھنے والے کے معاملہ کو مؤخر اور ملتوی فرما دیتا ہے۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق،من قسم الاقوال،الحقدو الشحناء، الحدیث: ٧٤٤٧، الجزء الثالث،ص١٨٦)

حدیث : ۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر بندہ مومن کو بخش دیتا ہے لیکن اس بندے کو کہ اس کے اور اس کے (دینی) بھائی کے درمیان بغض وکینہ ہو، اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرماتا۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، من قسم الاقوال، الحقدو الشحناء، الحدیث: ۷۴۴۹، الجزء الثالث، ص ۱۸۷)

حدیث : ۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہر دوشنبہ اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مشرک کے سوا اپنے ہر بندے کو بخش دیتا ہے مگر اس شخص کو نہیں بخشتا جو اپنے بھائی سے بغض وکینہ رکھتا ہو۔ بلکہ اس کے بارے میں یہ فرمان صادر فرماتا ہے کہ ابھی ان دونوں کو یوں ہی رہنے دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، من قسم الاقوال، الاکمال، الحدیث: ۷۴۵۷، الجزء الثالث، ص ۱۸۷)

حدیث : ۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ حلال نہیں ہے کہ مسلمان (بغض وکینہ کے سبب سے) اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلق کاٹ کر اس کو چھوڑ دے۔ جو تین دن سے زیادہ اس طرح

تعلق چھوڑے رہے گا اور اسی حالت میں مر جائے گا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فیمن یھجر اخاہ المسلم، الحدیث ٤٩١٤، ج٤، ص٣٦٤)

حدیث: ٦

حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو ایک سال تک اپنے (دینی) بھائی کو چھوڑے رہے تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ گویا اس کا خون بہا دیا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فیمن یھجر اخاہ المسلم، الحدیث ٤٩١٥، ج٤، ص٣٦٤)

﴿٦٢﴾ مکر اور دھوکہ بازی

مسلمانوں کے ساتھ مکر یعنی دھوکہ بازی اور دغا بازی کرنا قطعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب عظیم ہے۔ اس کی ممانعت وحرمت کے بارے میں چند حدیثیں بڑی ہی رقت خیز وعبرت آموز ہیں۔

حدیث: ١

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو کسی مومن کو ضرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر اور دھوکہ بازی کرے وہ ملعون ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الخیانۃ والغش، الحدیث: ١٩٤٨، ج٣، ص٣٧٨)

حدیث : ۲

حضرت ابوصرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کو ضرر پہنچائے اللہ تعالیٰ ضرور اس کو ضرر پہنچائے گا اور جو مسلمانوں کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی الخیانة و الغش، الحدیث: ۱۹۴۷، ج۳، ص۳۷۸)

حدیث : ۳

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر و دھوکہ بازی جہنم میں ہے۔

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، من قسم الاقوال، المکر و الخدیعة، الحدیث: ۷۸۲۱، الجزء الثالث، ص۲۱۸)

حدیث : ۴

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کے ساتھ مکر کرے یا نقصان پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، من قسم الاقوال، المکر و الخدیعة، الحدیث: ۷۸۲۲، الجزء الثالث، ص۲۱۸)

حدیث : ۵

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے:

{۱}دھوکہ باز {۲}احسان جتانے والا {۳}بخیل۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، من قسم الاقوال، المکرو الخدیعۃ، الحدیث: ۷۸۲۳، الجزء الثالث، ص۲۱۸)

﴿۶۳﴾ کسی کا مذاق اڑانا

اہانت اور تحقیر کیلئے زبان یا اشارات، یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے۔ کیونکہ اس سے ایک مسلمان کی تحقیر اور اس کی ایذاء رسانی ہوتی ہے اور کسی مسلمان کی تحقیر کرنا اور دکھ دینا سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(پ۲۶، الحجرات: ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

اس کی ممانعت اور شناعت کے بارے میں چند حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں چنانچہ

حدیث : ۱

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا اگرچہ اس کے بدلے میں اتنا اتنا مال مجھے مل جائے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان،الآفۃ الحادیۃعشرالسخریۃوالاستھزاء، ج۳،ص۱۶۲)

حدیث : ۲

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کا مذاق اڑانے والے کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ آؤ تو وہ بہت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی وہ دروازے کے پاس پہنچے گا وہ دروازہ بند ہو جائے گا پھر ایک دوسرا جنت کا دروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائے گا کہ آؤ یہاں آؤ چنانچہ یہ بے چینی اور رنج وغم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے پاس جائے گا تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا،اسی طرح اس کے ساتھ معاملہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ دروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ نہیں جائے گا۔ (اس طرح وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رہے گا)

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان،الآفۃ الحادیۃعشرالسخریۃوالاستھزاء، ج۳،ص۱۶۲)

حدیث : ۳

جو اپنے کسی دینی بھائی کو اس کے کسی ایسے گناہ پر عار دلائے گا جس سے وہ توبہ کر

چکا ہو تو عار دلانے والا اس وقت تک نہیں مریگا جب تک کہ وہ خود اس گناہ کو نہ کرلے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان،الآفة الحادیةعشر السخریة والاستهزاء، ج۳، ص۱۶۳)

مسائل وفوائد

بہر حال کسی کو ذلیل کرنے کے لیے اور اس کی تحقیر کرنے کے لیے اس کی خامیوں کو ظاہر کرنا، اس کا مذاق اڑانا، اس کی نقل اتارنا یا اس کو طعنہ مارنا یا عار دلانا یا اس پر ہنسنا یا اس کو برے برے القاب سے یاد کرنا اور اس کی ہنسی اڑانا مثلاً آج کل کے بزعم خود اپنے آپ کو عرفی شرفاء کہلانے والے کچھ قوموں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں اور محض قومیت کی بنا پر ان کا تمسخر اور استہزاء کرتے اور مذاق اڑاتے رہتے ہیں اور قسم قسم کے دل آزار القاب سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ کبھی طعنہ زنی کرتے ہیں۔ کبھی عار دلاتے ہیں یہ سب حرکتیں حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

لہٰذا ان حرکتوں سے توبہ لازم ہے، ورنہ یہ لوگ فاسق ٹھہریں گے۔ اسی طرح سیٹھوں اور مالداروں کی عادت ہے کہ وہ غریبوں کے ساتھ تمسخر اور اہانت آمیز القاب سے ان کو عار دلاتے اور طعنہ زنی کرتے رہتے ہیں اور طرح طرح سے ان کا مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ جس سے غریبوں کی دل آزاری ہوتی رہتی ہے۔ مگر وہ اپنی غربت اور مفلسی کی وجہ سے مالداروں کے سامنے دم نہیں مار سکتے۔ ان مالداروں کو ہوش میں آجانا چاہیے کہ اگر وہ اپنے ان کرتوتوں سے توبہ کرکے باز نہ آئے تو یقیناً وہ قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر جہنم کے سزاوار بنیں گے اور دنیا میں ان غریبوں کے آنسو قہر خداوندی کا سیلاب بن کر ان مالداروں کے محلات کو خس و خاشاک کی

طرح بہالے جائیں گے کیونکہ

بشر کو صبر نہیں ورنہ یہ مثل سچ ہے
کہ چپ کی داد غفور رحیم دیتا ہے

﴿۶۴﴾ مسجد میں دنیا کی بات کرنا

مسجدوں میں دنیا کی بات چیت کرنا اور شور مچانا منع ہے۔اس گناہ سے بچنا لازم ہے کیونکہ حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔چنانچہ

حدیث : ۱

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں لوگ کریں گے تو تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو کہ ان کو خدا عزوجل سے کچھ کام نہیں۔

(شعب الایمان للبیھقی،باب فی الصلوات،فصل المشی الی المساجد، الحدیث ۲۹۶۲،ج۳،ص۸۶)

حدیث : ۲

حدیث میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی بات چیت نیکیوں کو اس طرح کھا ڈالتی ہے جس طرح چوپائے گھاس کو کھاڈالتے ہیں۔

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب اسرارالصلوۃ و مھماتھا،الباب الاول،ج۳،ص۵۰)

حدیث : ۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کوئی مسجد میں سودا بیچ رہا ہے یا سودا خرید رہا ہے تو تم لوگ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے اور جب تم دیکھو کہ کوئی اپنی گم شدہ چیز کو چلا چلا کر مسجد میں ڈھونڈ رہا ہے تو تم کہہ دو کہ خداعزوجل کرے تمہاری گم شدہ چیز تمہیں نہ ملے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ،باب الترھیب من البصاق فی المسجد، الحدیث١٤،ج١،ص١٢٦)

حدیث : ۴

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا تو کسی نے مجھ کو کنکری ماری جب میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو جو مسجد میں پکار کر باتیں کررہے تھے، میرے پاس لاؤ تو میں ان دونوں کو لایا۔تو امیر المؤمنین نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم دونوں کہاں کے رہنے والے ہو؟ توان دونوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں تو امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اگر تم دونوں مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کو مار مار کر دردمند کردیتا۔تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کررہے ہو

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ،باب المساجد ...الخ،الفصل الثالث، الحدیث: ٧٤٤،ج١،ص٢٣٤۔صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ،باب رفع الصوت ....الخ، الحدیث ٤٧٠،ج١،ص١٧٨)

حدیث : ۵

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کے ایک جانب ایک میدان بنا دیا تھا جس کو لوگ ''بُطَیحَاء'' کہتے تھے اور امیر المومنین نے یہ فرما دیا تھا کہ جو کوئی شور کرے یا شعر گائے یا بلند آواز سے گفتگو کرے تو وہ مسجد سے نکل کر اس میدان میں آ جائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ،باب المساجد...الخ،الفصل الثالث، الحدیث: ۷۴۵، ج۱،ص۲۳۵،الموطا للامام مالك، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب جامع الصلاۃ، الحدیث ۴۳۲، ج۱،ص۱۷۰)

﴿۶۵﴾ قرآن مجید بھلا دینا

قرآن مجید پڑھ کر غفلت اور لاپرواہی سے اس کو بھلا دینا بہت سخت گناہ ہے اس کے بارے میں چند حدیثیں بہت ہی لرزہ خیز ہیں۔ چنانچہ

حدیث : ۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے تمام ثوابوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا یہاں تک کہ مسجد سے کسی گندی چیز کے نکالنے کا ثواب بھی پیش کیا گیا اور میری امت کے تمام گناہوں کو بھی میرے سامنے پیش کیا گیا تو میں نے اس سے بڑا کسی گناہ کو نہیں دیکھا کہ آدمی نے قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت جو اسے یاد تھی اسے بھلا دیا۔(الترغیب والترھیب، کتاب قراءۃ القراٰن،الترھیب من نسیان القراٰن ...الخ، الحدیث۳، ج۲، ص۲۳۴،سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ ، باب [فی] کنس المسجد،الحدیث: ۴۶۱،ج۱،ص۱۹۸)

حدیث : ۲

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن مجید پڑھ کراس کو بھلا دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ جذامی (کوڑھی) ہوگا۔

(الترغيب و الترهيب، كتاب قراء ة القراٰن،الترهيب من نسيان ...الخ، الحديث ٤ ،ج ٢، ص ٢٣٤ ـ سنن ابى داود، كتاب الوتر ، باب التشديدفيمن حفظ القرأن ثم نسيه، الحديث: ١٤٧٤ ،ج ٢،ص ١٠٧)

حدیث : ۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس سینے میں کچھ بھی قرآن مجید نہ ہوتو وہ ویران گھر کی مثل ہے۔

(الترغيب والترهيب، كتاب قراءة القراٰن،الترهيب من نسيان ...الخ،الحديث ١ ،ج ٢، ص ٢٣٣ ـ سنن الترمذى، كتاب فضائل القراٰن،باب ١٨ ، الحديث: ٢٩٢٢ ،ج ٤، ص ٤١٩)

﴿ ٦٦ ﴾ کسی دوسرے کو اپنا باپ بنالینا

اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان ونسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نسب جوڑنا حرام وگناہ اور جنت سے محروم کر کے دوزخ میں لے جانے والا کام ہے اس بارے میں بڑی سخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں بہت عبرت خیز ہیں۔

حدیث : ١

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے حالانکہ

وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔

(الترغيب والترهيب، كتاب النكاح وما يتعلق به،الترهيب أن ينتسب الانسان ...الخ، الحديث ١، ج٣، ص ٥١۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان،باب بيان حال ...الخ، الحديث:١١٥،ص ٥٢)

حدیث : ۲

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس شخص نے ناشکری کی۔

(الترغيب والترهيب، كتاب النكاح ،الترهيب أن ينتسب الانسان...الخ، الحديث ٢، ج٣، ص ٥١۔ صحيح البخارى، كتاب المناقب،باب ٥، الحديث:٣٥٠٨، ج٢،ص ٤٧٦)

حدیث : ۳

حضرت یزید بن شریک بن طارق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرتا ہے، یا جو غلام اپنے مولیٰ کے غیر کو اپنا مولیٰ بتائے تو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔ اور قیامت میں ان دونوں کی نہ کوئی فرض عبادت قبول ہوگی، نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی۔

(الترغيب والترهيب، كتاب النكاح ،الترهيب أن ينتسب الانسان ...الخ، الحديث ٣، ج٣، ص ٥٢ ،صحيح مسلم، كتاب الحج،باب فضل المدينة...الخ، الحديث: ١٣٧٠،ص ٧١٢)

حدیث : ۴

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: آدمی کے گنہگار ہونے کو یہی کافی ہے کہ آدمی اپنے نسب سے اظہار براءت کرتے ہوئے کسی دوسرے خاندان سے ہونے کا دعویٰ کرے جس خاندان سے اس کا ہونا لوگوں کو معلوم نہیں ہے۔

(الترغیب و الترھیب، کتاب النکاح ،الترھیب أن ینتسب...الخ، الحدیث ٤ ،ج٣،ص ٥٢)

حدیث : ۵

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ سے پائی جائے گی۔

(الترغیب و الترھیب، کتاب النکاح ،الترھیب أن ینتسب ...الخ، الحدیث٥، ج٣، ص ٥٢ _المسند لامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، الحدیث:٦٦٠٣،ج٢،ص٥٧٨)

حدیث : ٦

حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ایسے نسب کا دعویٰ کرے جس نسب میں اس کا ہونا لوگوں کو معلوم و مشہور نہیں، تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی اور جو نسب کا انکار کرے اس نے بھی اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔

(الترغیب و الترھیب، کتاب النکاح ،الترھیب أن ینتسب ...الخ، الحدیث٩، ج٣، ص٥٣ ،المعجم الأوسط للطبرانی ،من اسمه معاذ، الحدیث:٨٥٧٥،ا ج٦،ص ٢٢١)

مسائل وفوائد

مذکورہ بالا حدیثوں کو پڑھ کران لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو ہندوستان میں خواہ مخواہ اپنا خاندان ونسب بدل کرکسی اونچے خاندان سے اپنا رشتہ نسب ملا لیتے ہیں۔سیکڑوں ایسے ہیں جن کو سیکڑوں برس سے لوگ یہی جانتے ہیں کہ وہ ہندوستانی ہیں اوران کے آباؤ اجداد برسوں پہلے اسلام قبول کر کے مسلمان ہو گئے تھے مگر آج کل وہ عربی النسل بن کر اپنے کو صدیقی و فاروقی و عثمانی وسید کہنے لگے ہیں۔انہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خداوندکریم ان لوگوں کوصراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اوراس حرام وجہنمی کام سے ان لوگوں کوتوبہ کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

﴿٦٧﴾ بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا

جس شخص کی دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہوں،اس پر فرض ہے کہ سب بیویوں کو کھانا کپڑا اور خرچ اور بستر کا حق اور سب بیویوں کے پاس سونے میں بالکل برابری کرے ہرگز ہرگز کسی بیوی کو کم کسی کو زیادہ نہ دے ورنہ وہ گناہ میں مبتلا ہوگا اور جہنم کی سزا کا حق دار ہوگا اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت عبرت خیز ونصیحت آمیز ہیں۔

حدیث: ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں کے حقوق ادا کرنے میں برابری نہ کرتا ہوتو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کی

ایک جانب کا آدھا دھڑ گراہوا ہوگا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب القسم، الفصل الثانی، الحدیث:٣٢٣٦، ج٢، ص٢٣٤۔ سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی التسویة بین الضرائر، الحدیث: ١١٤٤، ج٢، ص٣٧٥)

حدیث : ۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ایک ہی کی طرف مائل ہو جائے تو وہ قیامت میں اس حالت میں آئے گا کہ اس کے بدن کی ایک شق گری ہوئی ہوگی۔ (یعنی ایک طرف جھکی اور مڑی ہوئی ہوگی)۔

(الترغیب و الترھیب، کتاب النکاح، الترھیب من ترجیح احدی .....الخ، الحدیث ١، ج٣، ص٤٠۔ سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی التسویة بین الضرائر، الحدیث ١١٤٤، ج٢، ص٣٧٥)

حدیث : ۳

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عدل وانصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دربار میں نور کے منبروں پر ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں، اور اپنی بیویوں کے معاملہ میں، اور ان تمام کاموں میں جن کے وہ والی بنے ہیں عدل کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلة الامام...الخ، الحدیث: ١٨٢٧، ص١٠١٥)

﴿۶۸﴾ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا

بائیں ہاتھ سے کھانا، پینا یا کوئی چیز بائیں ہاتھ سے لینا دینا ممنوع ہے۔ حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ نیچے تحریر کی ہوئی حدیثوں کو بغور پڑھئے۔

حدیث : ۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز ہرگز تم میں کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز کھائے نہ کچھ پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے اور حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث میں اتنا اور بھی بیان کرتے ہیں کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لے نہ دے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الطعام وغیرہ ،الترھیب من الاکل والشرب ...الخ، الحدیث ۱، ج۳، ص۹۲۔صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام...الخ، الحدیث ۲۰۲۰،ص۱۱۱۷)

حدیث : ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم میں ہر ایک داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پیئے اور داہنے سے ہر چیز دے اور لے۔ اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا اور لیتا دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب الاکل بالیمین، الحدیث: ۳۲۶۶، ج۴، ص۱۲)

مسائل وفوائد

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ دسترخوان پر بائیں ہاتھ سے لوگ اس خیال سے پانی پی لیا کرتے ہیں کہ گلاس میں جھوٹا نہ لگ جائے۔ اسی طرح بعض لوگ چائے کا

کپ تو داہنے ہاتھ سے پکڑے رہتے ہیں اور طشتری میں چائے ڈال کر بائیں ہاتھ سے چائے پیتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ گلاس میں اگرچہ سالن وغیرہ لگ جائے مگر بہرحال پانی داہنے ہی ہاتھ سے پینا چاہیے اور چائے کا کپ بائیں ہاتھ میں لے کر ساسر (پرچ) میں لوٹ کر چائے داہنے ہی ہاتھ سے پینی چاہیے تاکہ شیطان کے طریقے سے بچیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ادا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿۶۹﴾ کتا پالنا

شکار کرنے کیلئے، کھیتی کی حفاظت کیلئے، مویشیوں کی حفاظت کیلئے مکان کی حفاظت کیلئے ان چار مقصدوں کیلئے کتا پالنا جائز ہے۔ باقی ان کے سوا مثلاً کھیلنے کیلئے، دل بستگی اور تفریح کیلئے، لڑانے یا دوڑانے کے لئے یا کسی اور کام کیلئے کتا پالنا ناجائز و ممنوع ہے۔ چنانچہ بہت سی حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

حدیث: ۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شکار یا مویشیوں کی حفاظت کے علاوہ (کسی فضول کام) کیلئے کتا پالے گا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط گھٹتا رہے گا۔

(الترغیب والترهیب، کتاب الأدب وغیره، باب الترهیب من اقتناء الکلب ...الخ، الحدیث ۱، ج٤، ص۳٤۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب الأمربقتل الکلاب...الخ، الحدیث: ۱۵۷٤، ص۸٤۸)

حدیث: ۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نے فرمایا کہ کھیتی اور مویشی کی حفاظت کے علاوہ اگر کوئی کسی دوسرے مقصد سے کتا پالے گا تو روزانہ اس کا ثواب ایک قیراط گھٹتا رہے گا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الأدب وغیرہ،باب الترھیب من اقتناء الکلب ...الخ، الحدیث٤،ج٤، ص٣٤۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب الأمربقتل الکلاب...الخ،الحدیث:١٥٧٥،ص٨٥٠)

حدیث: ۳

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں آنے سے رک گئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کس چیز نے آپکو آنے سے روک دیا تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الأدب وغیرہ،باب الترھیب من اقتناء الکلب ...الخ، الحدیث٨،ج٤،ص٣٥،المسند لامام احمد بن حنبل،حدیث بریدۃ الأسلمی، الحدیث:٢٣٠٤٨،ج٩،ص١٨)

حدیث: ۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ میں شب گزشتہ بھی آیا تھا مگر میرے مکان میں داخل ہونے میں یہ رکاوٹ پڑ گئی کہ مکان کے دروازے میں کچھ آدمیوں کی تصویریں تھیں اور گھر کے اندر ایک پردہ تھا اس پر بھی تصویریں بنی ہوئی تھیں، اور گھر کے اندر ایک کتا بھی تھا۔ تو آپ حکم دیجئے کہ تصویروں کے سر کاٹ

ڈالے جائیں تاکہ وہ درخت کے مثل ہو جائیں اور پردے کے بارے میں یہ حکم دے دیجئے کہ اس کو پھاڑ کر دو مسندیں بنالی جائیں جو زمین میں پڑی رہیں اور روندی جاتی رہیں۔ اور حکم دے دیجئے کہ کتا مکان سے نکال دیا جائے۔ یہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کتا تھا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تخت کے نیچے تھا۔ چنانچہ وہ کتا نکال دیا گیا۔

(الترغیب والترهیب، کتاب الأدب وغیره،باب الترهیب من اقتناء الکلب ...الخ، الحدیث ۹، ج ٤، ص ۳۵۔ سنن الترمذی، کتاب الأدب،باب ماجاء أن الملائکة...الخ،الحدیث:۲۸۱۵،ج٤،ص۳٦۸)

مسائل و فوائد

کاشانۂ اقدس میں حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کتے اور تصویروں کا موجود رہنا اس وقت تھا جب کہ تصویروں اور کتوں کا مکان کے اندر رہنا حرام نہیں ہوا تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے اسی واقعہ کی وجہ سے تصویروں اور کتوں کا مکانوں میں رکھنا ناجائز قرار دے دیا گیا۔ اس ممانعت کے بعد اب کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ مکان یا کپڑوں پر کسی جاندار کی تصویر رکھے۔ اسی طرح شکار کیلئے اور کھیتی و مویشی و مکان کی حفاظت کیلئے تو کتا پالنا شریعت میں جائز ہے۔ باقی ان کے سوا دوسرے تمام کتوں کا پالنا ناجائز ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ان خلاف شرع کاموں سے بچنا لازم ہے کیوں کہ شریعت ہی مسلمانوں کیلئے دونوں جہانوں میں صلاح و فلاح کا واحد ذریعہ ہے۔ مغربی تہذیب کے دلدادوں کی ہرگز ہرگز پیروی نہیں کرنی چاہیے جو کتوں کو اپنی اولاد کی طرح پالتے اور گود میں لئے پھرتے ہیں بلکہ جوش محبت میں کتوں کا منہ بھی چومتے رہتے ہیں۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ)

﴿۷۰﴾ بلاضرورت بھیک مانگنا

بلاضرورت محض اپنا مال بڑھانے کیلئے بھیک مانگنا حرام و گناہ ہے اور حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہے۔ چند حدیثیں یہاں تحریر کی جاتی ہیں۔ چنانچہ

حدیث : ۱

حضرت قبیصہ بن مُخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے قبیصہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہ مال کا سوال کرنا اور بھیک مانگنا تین شخصوں کے علاوہ کسی کیلئے درست وحلال نہیں۔ ایک تو وہ شخص کہ اس نے کسی کی ضمانت لی ہو اور اس کے پاس مال نہ ہو، تو اس کیلئے حلال ہے کہ وہ بھیک مانگ کر اپنی ضمانت کی رقم ادا کرے۔ دوسرے وہ کہ کسی آفت نے اس کے مال کو ہلاک کر دیا تو اس کیلئے حلال ہے کہ وہ اپنے سامان زندگی کو درست کرنے کیلئے بقدر ضرورت بھیک مانگ سکتا ہے۔ تیسرے وہ شخص جو فاقہ میں مبتلا ہو گیا ہو یہاں تک کہ تین آدمی جو عقلمند ہوں اس کی قوم میں سے اٹھ کر یہ کہہ دیں کہ یقیناً یہ شخص فاقہ کشی میں مبتلا ہو گیا ہے۔ تو وہ شخص زندگی کے گزارہ بھر بقدر حاجت بھیک مانگ سکتا ہے ان تین شخصوں کے علاوہ جو بھیک مانگے اور دوسروں سے مال کا سوال کرے تو اے قبیصہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ مال حرام ہے جس کو وہ کھا رہا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب من تحل له المسألة، الحدیث: ۱۰۴٤، ص۵۱۹)

حدیث : ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نے فرمایا کہ جو شخص اپنا مال بڑھانے کیلئے بھیک مانگتا ہے وہ جہنم کا انگارا مانگ رہا ہے تو اس کو کم مانگے یا زیادہ یہ اس کو سمجھ لینا چاہیے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ باب کراھۃ المسألۃ للناس، الحدیث:۱۰۴۱،ص۵۱۸)

حدیث:۳

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے مال مانگا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھے مال عطا فرما دیا۔ پھر میں نے دوبارہ مانگا تو پھر بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھے مال دے دیا۔ اور مجھ سے یہ فرمایا کہ اے حکیم! رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ مال سبز اور میٹھا ہے (یعنی بہت مرغوب و پسندیدہ چیز ہے) تو جو آدمی اس کو اپنے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا، اس مال میں برکت ہوگی اور جو نفس کی لالچ کے ساتھ اس کو لے گا اس میں برکت نہ ہوگی اور اس کی مثال یہ ہوگی کہ کوئی کھاتا رہے اور آسودہ نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں نے کہہ دیا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا ہے کہ میں آپکے بعد کسی سے زندگی بھر کچھ نہیں مانگوں گا۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ، الحدیث:۱۴۷۲، ج۱،ص۴۹۷)

حدیث:۴

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کرنے (بھیک مانگنے) سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچا لے گا اور جو

مالداری ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مالدار بنادے گا اور جو صابر بنے گا اللہ تعالیٰ اس کو صابر بنادے گا اور صبر سے بہتر اور وسیع عطیہ کوئی نہیں ہے جو کسی کو دیا گیا ہو۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ، الحدیث:١٤٦٩، ج١، ص٤٩٦)

حدیث : ٥

حضرت سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ سوال سے مستغنی ہو اور پھر اس کے باوجود بھیک مانگے تو وہ جہنم کی بہت زیادہ آگ مانگ رہا ہے۔

(سنن أبی داود، کتاب الزکوٰۃ، باب مایعطی من الصدقۃ...الخ، الحدیث١٦٢٩، ج٢، ص١٦٤)

حدیث : ٦

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو اس بات کا ضامن ہو جائے کہ میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ تو میں اس کیلئے جنت دلانے کا ضامن ہوں؟ یہ سن کر حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں! یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اس بات کی ضمانت لیتا ہوں۔ تو حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ حال تھا کہ وہ کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔

(سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسألۃ، الحدیث١٦٤٣، ج٢، ص١٧٠)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے راوی ہیں کہ تم میں کوئی اپنی رسی لے کر جائے اور لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو بیچ کر اپنی ذات کا گزارہ کرے یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ وہ لوگوں سے

بھیک مانگے کہ کوئی اس کو دے گا اور کوئی منع کردے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الاستعفاف ...الخ،الحدیث:۱۴۷۱، ج۱، ص۴۹۷)

مسائل وفوائد

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بلاضرورت لوگوں سے مال کا سوال کرنا اور بھیک مانگنا حرام وگناہ ہے اس زمانے میں کچھ لوگوں نے بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ اور کمائی کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ حالانکہ وہ لوگ مستغنی اور غنی ہیں۔ ان لوگوں کو مذکورہ بالا فرامین نبوی سے عبرت ونصیحت حاصل کرنی چاہیے کہ وہ لوگ بھیک مانگ کر دولت نہیں جمع کر رہے ہیں بلکہ جہنم کا انگارا جمع کررہے ہیں۔(ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

﴿۱۷﴾ قارئین ومریدین کیلئے ضروری ہدایات

{۱} مذہب اہل سنت وجماعت پر قائم رہیں جو سلف صالحین اور گزشتہ علمائے حرمین شریفین کا مذہب ہے۔ سنیوں کے جتنے مخالف مذاہب ہیں، مثلاً وہابی، دیوبندی، رافضی، قادیانی، نیچری، وغیرہ ان سب سے جدا رہیں اور سب کو اپنا دینی دشمن اور مخالف جانیں۔ نہ ان کی باتوں کو سنیں نہ ان کی صحبت میں بیٹھیں۔ ان کی تقریروں اور تحریروں کو نہ سنیں نہ پڑھیں کیونکہ شیطان کو (معاذ اللہ) دل میں وسوسہ ڈالتے دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں مال یا آبرو کے برباد ہونے کا اندیشہ ہو وہاں ہر گز کوئی عقل مند نہیں جا سکتا اور دین وایمان تو مسلمان کی سب سے زیادہ عزیز چیز ہے۔ لہٰذا اس کی محافظت میں حد سے زیادہ جدوجہد اور کوشش فرض ہے۔ مال اور دنیا کی عزت اور دنیا کی زندگی تو فقط دنیا ہی تک محدود ہیں اور دین وایمان سے تو آخرت اور ہمیشگی کے گھر

میں کام پڑنے والا ہے اس لئے جان و مال اور دنیاوی عزت سے بڑھ کر دین و ایمان کی حفاظت کا سامان کرنا بے حد ضروری ہے۔

{۲} نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے مردوں کو مسجد و جماعت کا التزام بھی واجب ہے بے نماز مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی ہے مگر انسان کا کام کچھ نہیں۔ یاد رکھو کہ بے نماز وہی نہیں ہے جو کبھی نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً نماز چھوڑ دے وہ بے نماز ہے۔ کسی کی نوکری ملازمت خواہ تجارت وغیرہ کسی حاجت کے سبب ایک وقت کی بھی نماز قضا کر دینی سخت ناشکری اور پرلے سرے کی نادانی و گناہ کبیرہ ہے جو جہنم میں لے جانے والا ہے۔ کوئی آقا یہاں تک کہ کافر کا بھی اگر کوئی نوکر ہو تو وہ اپنے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر کوئی آقا اپنے نوکر کو نماز سے منع کرے تو ایسی نوکری ہی قطعاً حرام ہے اور نماز چھوڑ کر کوئی بھی رزق کا ذریعہ روزی میں برکت نہیں لاسکتا۔ یاد رکھو کہ رزق اور روزی دینا اسی کا کام ہے جس نے نماز فرض کی ہے۔ لہٰذا اس رزاق مطلق پر توکل اور بھروسا کرتے ہوئے ہمیشہ رزق و روزی کا ذریعہ ایسی ہی نوکری اور ملازمت کو بنانا لازم ہے کہ جس میں خدا عزوجل کے فرائض کو چھوڑنا نہ پڑے، ورنہ سخت غضب الٰہی میں مبتلا ہوگا۔

{۳} جتنی نمازیں قضا ہو گئیں ہیں سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں اور ان سب کو بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کریں۔ اور اس میں ہرگز ہرگز کاہلی نہ کریں۔ کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل مقبول نہیں ہوتا جب چند نمازیں قضا ہوئی ہوں مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو اس قضا کو پڑھتے وقت ہر بار یوں نیت کریں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کی

نیت کرتا ہوں۔اسی طرح باقی نمازوں میں جوسب سے پہلی ہے اس کی نیت کریں اسی طرح ظہر وغیرہ ہرنماز میں نیت کر کے سب نمازوں کو پوری کرلیں یادرکھو کہ قضا میں فقط فرضوں اور وتروں یعنی ہر دن اور ہر رات کی صرف بیس رکعات ادا کی جاتی ہیں سنتوں اورنفلوں کوقضامیں پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

{۴} جتنے روزے قضا ہوئے ہوں دوسرا رمضان آنے سے پہلے ادا کرلئے جائیں کیوں کہ موت کا وقت معلوم نہیں۔لہٰذا فرض کی ادائیگی میں ہرگز ہرگز تاخیر نہ کریں۔

{۵} جن لوگوں پر زکٰوۃ فرض ہے وہ اپنے مالوں کی زکٰوۃ بھی ضرور ادا کرتے رہیں۔اور جتنے برسوں کی زکٰوۃ نہ دی ہوفوراً حساب کرکے ان سب کوادا کریں۔ ہر سال کی زکٰوۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی دے دیا کریں۔سال پورا ہونے کے بعد زکٰوۃ ادا کرنے میں دیرلگانا گناہ ہے۔اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ شروع سال ہی سے رفتہ رفتہ زکٰوۃ دیتے رہیں اورسال پورا ہونے پرحساب کریں اگر پوری ادا ہوگئی ہوتو بہتر ہے۔ورنہ جتنی باقی ہوفوراًدے دیں اوراگر کچھ زیادہ رقم نکل گئی ہوتواس کوآئندہ سال میں مجرا کرلیں۔

{۶} صاحب استطاعت پر حج بھی فرض ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت بیان کرکے فرمایا:

وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (پ ٤، آل عمرٰن: ٩٧)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تارک حج کے بارے میں فرمایا ہے کہ چاہے یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

{۷} شجرہ شریف میں لکھی ہوئی ہدایات پر ضرور عمل کرتے رہیں اور روزانہ ایک بار شجرہ شریف پڑھ کر پیران کبار کو فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کرتے رہیں ان شاء اللہ تعالیٰ دین ودنیا کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

وصلی اللّٰہ تعالی علی خیر خلقه سید نا محمد واله وصحبه اجمعین
والحمد للّٰہ رب العلمین۔ تمت بالخیر

عبدالمصطفی الاعظمی عفی عنہ
براؤں شریف ۹ ذوالحجۃ ۱۴۰۰ھ

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا

نزع کی سختیوں ، قبر کی ہولناکیوں، محشر کی دشواریوں اور جہنم کی خوفناک وادیوں کا تصور باندھ کر خوف خدا عزوجل سے لرزتے ہوئے اشکبار آنکھوں سے اس کلام کو پڑھیے۔

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا
قبر و حشر کا سب غم ختم ہوگیا ہوتا [1]
آہ !سلب ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا [2] ہوتا

---

[1] علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔ جب انسان قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ تمام چیزیں اس کو ڈرانے کیلئے آجاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عزوجل سے نہ ڈرتا تھا۔ (شرح الصدور)

حضرت سیدنا میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر موت کی تکالیف کا ایک قطرہ تمام آسمان وزمین والوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب مرجائیں لیکن قیامت میں ایک گھڑی کی تکلیف اس تکلیف سے ستّر گنا زائد ہوگی۔ (ایضاً)

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں ؎

فکرِ معاش بد بلا ھَول معاد جانگزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

[2] حضرت مولا علی کرم اللہ وجھہ الکریم نے (انکساراً) فرمایا، کاش! میری ماں مجھے نہ جنتی۔ (المواعظ العصفوریہ)

آکے نہ پھنسا ہوتا میں بطور انساں کاش!
کاش! میں مدینے کا اونٹ بن گیا ہوتا
اونٹ بن گیا ہوتا اورعیدِ قرباں میں
کاش! دستِ آقا سے میں نَحر ہوا ہوتا
کاش! میں مدینے کا کوئی دنبہ[1] ہوتا یا
سِینگ والا چِتکَبُرا مینڈھا[2] بن گیا ہوتا
تار بن گیا ہوتا مرشدی کے کُرتے کا
مُرشِدی کے سینے کا بال بن گیا ہوتا
دوجہاں کی فکروں سے یوں نجات مل جاتی
میں مدینے کا سچ مُچ کُتّا[3] بن گیا ہوتا

---

[1] حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا حالانکہ قطعی جنتی ہیں مگر (انکسارًا) فرماتے ہیں ۔کاش! میں کوئی دُنبہ ہوتا مجھے خوب کھلا پلا کر فربہ کیا جاتا پھر مجھے ذبح کردیا جاتا پھر کچھ گوشت کھالیا جاتا اور کچھ سُکھا لیا جاتا۔ (ایضاً)

[2] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ذَبح کے دن دو مینڈھے سینگ والے چِتکَبُرے خصی کئے ہوئے ذبح فرمائے۔(سنن ابی داود، کتاب الضحایا،باب ما یستحب من الضحایا، الحدیث:۲۷۹۵،ج۳،ص۱۲۶) اس حدیث مبارک کی روشنی میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دست مبارک سے ذبح ہونے کا شرف پانے والے خوش نصیب مینڈھوں پر رشک کرتے ہوئے بے قرار آرزو کا اظہار کیا گیا ہے۔

[3] حضرت علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ڈوب کر اپنی >>>

کاش! ایسا ہوجاتا خاک بن کے طیبہ کی
مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا
پھول بن گیا ہوتا گُلشن مدینہ کا
کاش ! ان کے صحرا کا خار بن گیا ہوتا
میں بجائے انساں کے کوئی پودا[1] ہوتا یا
نَخْل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا
گلشن مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ
یا بطورِ تنکا[2] ہی میں وہاں پڑا ہوتا
مَرغزار طیبہ کا کاش! ہوتا پروانہ
گردِ شمع پھر پھر کر کاش! جل گیا ہوتا

<<< بے تاب آرزو کا ذکر کتنے والہانہ انداز میں کررہے ہیں ؎
سگت را کاش! جامی نام بودے   کہ آید بر زَبانت گاہے گاہے
یعنی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کاش ! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کسی کُتّے کا نام جامی ہوتا کہ اس بہانے کبھی کبھی میرا نام بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زبانِ اقدس پر آجاتا۔

[1] سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (انکسارًا) فرماتے ہیں، کاش! میں کسی مومن کے سینے کا بال ہوتا۔ کاش! میں درخت ہوتا جو کھالیا جاتا، یا کاٹ لیا جاتا، کاش! میں سبزہ ہوتا جسے جانور کھاجاتے۔ (تاریخ الخلفاء)

[2] سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار زمین سے ایک تنکا اٹھا کر فرمایا، کاش! میں بھی ایک تنکا ہوتا۔ کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا۔ (ایضاً)

کاش! خَر یا خَچّر یا گھوڑا بن کر آتا اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھُونٹے سے باندھ کر رکھا ہوتا
جاں کنی ۱؎ کی تکلیفیں ذِبح سے ہیں بڑھ کر کاش!
مرغ بن کے طیبہ میں ذِبح ہوگیا ہوتا
آہ! کثرت عصیاں ہائے! خوف دوزخ کا
کاش! اس جہاں کا میں نہ بشر بنا ہوتا
شور اُٹھا یہ محشر میں خُلد میں گیا عطاؔر
گر نہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم بچاتے تو نار میں گیا ہوتا

۱؎ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں، ''موت دنیا وآخرت کی ہولنا کیوں میں سب سے زیادہ ہولناک ہے۔ یہ آروں سے چیرنے، قینچیوں سے کاٹنے اور ہانڈیوں میں ابالنے سے بھی سخت تر ہے۔ اگر مردہ زندہ ہوکر شدائد موت لوگوں پر ظاہر کردے تو ان کی نیند اڑ جائے اور سارا عیش وآرام تلخ ہوجائے۔'' (شرح الصدور)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مرنے والے انسان کو فرشتے باندھ لیتے ہیں ورنہ تو وہ جنگلات میں بھاگتا پھرے۔ (ایضاً)

عاشقِ مدینہ (یہاں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ازراہ تواضع اپنے آپ کو سگ مدینہ فرمایا ہے) کہتا ہے بظاہر ذِبح ہونے والے جانور کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ بے حد تکلیف میں ہے مگر آہ! انسان کی جانکنی کی تکلیفیں ذبح ہوکر تڑپنے والے جانور سے ہزار ہا گنا زائد ہیں۔ اے کاش! بوقت نزع جلوۂ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نصیب ہوجائے تو پھر تمام تکلیفیں ہیچ ہیں۔

مآخذ و مراجع

مطبوعہ	نام کتاب	نمبرشمار
باب المدینہ	شرح العقائد النسفية	۱
دار الفکر بیروت	حاشية الصاوى على تفسير الجلا لين	۲
دار الفکر بیروت	مشكاة المصابيح	۳
دار ابن حزم بیروت	صحيح مسلم	٤
دار الفکر بیروت	سنن الترمذى	٥
دار الكتب العلمية بيروت	صحيح البخارى	٦
دار احياء التراث العربى	سنن ابى داود	۷
دار الفکر بیروت	المسند للامام احمد بن حنبل	۸
دار المعرفة بيروت	سنن ابن ماجه	۹
دار الكتب العلمية بيروت	كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال	۱۰
مدينة الاولياء (ملتان)	عمدة القارى شرح صحيح البخارى	۱۱
دار المعرفة بيروت	المؤطا للامام مالك	۱۲
دار الكتب العلمية بيروت	شعب الايمان للبيهقى	۱۳

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے مسائل: یہ کتاب (کِفلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمْ) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔جس میں نوٹ کے تبادلے اوراس سے متعلق شرعی احکامات بیان کئے گئے ہیں۔(کل صفحات:199)

(۲)ولایت کا آسان راستہ (تصورِشیخ): یہ رسالہ(اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔جس میں پیرومرشد کے تصوّر کے موضوع پر وارِد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیاہے۔(کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِایمان):اس رسالے میں تمہیدِایمان کے مشکل الفاظ کے معانی اورضروری اصطلاحات کی مختصرتشریحات درج کی گئی ہیں۔(کل صفحات:74)

(٤)کامیابی کے چار اصول (حاشیہ وتشریح تدبیرفلاح ونجات واصلاح) اس رسالے میں پورے عالم اسلام کے لیے چار نکات کی صورت میں معاشی حل پیش کیا گیا ہے۔(کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت: یہ رسالہ (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءٍ)کاحاشیہ ہے۔اس عظیم رسالے میں شریعت اورطریقت کوالگ الگ ماننے والے جاہلوں کی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔(کل صفحات:57)

(٦) ثبوتِ ھلال کے طریقے (طُرُقُ إِثْبَاتِ ھِلَالٍ) : اس رسالے میں چاند کے ثبوت کے لئے مقررشرعی اصول وضوابط کی تفصیلات کا بیان ہے۔(کل صفحات:63)

(٧) عورتیں اور مزارات کی حاضری: یہ رسالہ(جُمَلُ النُّوْرِ فِيْ نَھْيِ النِّسَاءِ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ) کاحاشیہ ہے۔اس رسالے میں عورتوں کے زیارتِ قبورکے لئے نکلنے سے متعلق شرعی حکم پروارِد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات شامل ہیں۔(کل صفحات:35)

(۸) اعلٰی حضرت سے سوال جواب (إِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِي):اس رسالے

میں امامِ اہلِ سنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن پر بعض غیر مقلّدین کی طرف سے کئے گئے چند سوالات کے مدلّل جوابات بصورتِ انٹرویو درج کئے گئے ہیں۔(کل صفحات:100)

(۹) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ یہ رسالہ(وِشَاحُ الْجِیْدِ فِيْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَةِ الْعِیْدِ) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔اس رسالے میں عیدین میں گلے ملنے کو بدعت کہنے والوں کے رد میں دلائل سے مزیّن تفصیلی فتویٰ شامل ہے۔(کل صفحات:55)

(۱۰) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل : یہ رسالہ(رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔یہ رسالہ پڑوسیوں اور فقراء سے خیر خواہی اور وباء کو ٹالنے کے لیے صدقہ کے فضائل پر مشتمل احادیث وحکایات کا بہترین مجموعہ ہے۔(کل صفحات:40)

(۱۱)والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق : یہ رسالہ(اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) کی تسہیل وحاشیہ اور تخریج پر مشتمل ہے،اس میں والدین، اساتذۂ کرام، احترام مسلم اور دیگر حقوق کا تفصیلی بیان ہے۔(کل صفحات:135)

(۱۲)دعاء کے فضائل: یہ رسالہ(اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ) کی حاشیہ وتسہیل اور تخریج پر مشتمل ہے،جس میں دعاء سے متعلق تفصیلی احکام کا بیان ہے اور ہر ہر موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔(کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

از امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱)كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمْ (کل صفحات:74)۔ (۲) تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان ۔ (کل صفحات:77) (۳) اَ لْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)۔ (۴) اِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات:60) (۵) اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِیْ (کل صفحات:46) (۶) اَجْلَى الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70) (۷) اَلزَّمْزَمَةُ القمرية (کل صفحات:93) (۸)جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّالْمُحْتَارِ،جلد اول (کل صفحات:570)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۱)خوفِ خدا عزوجل: اس کتاب میں خوفِ خداعزوجل سے متعلق کثیر آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال واحوال کے بکھرے ہوئے موتیوں کو سلکِ تحریر میں پرونے کی کوشش کی گئی ہے۔ (کل صفحات:160)

(۲) انفرادی کوشش: اس کتاب میں نیکی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی ضرورت، اس کی اہمیت، اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ (کل صفحات:200)

(۳) فکرِ مدینہ: اس کتاب میں فکرِ مدینہ (یعنی محاسبہ) کی ضرورت، اس کی اہمیت، اس کے فوائد اور بزرگانِ دین کی فکرِ مدینہ کے ''131'' واقعات کو جمع کیا گیا ہے نیز مختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ (کل صفحات:164)

(٤) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ اس رسالے میں اُن تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو عموماً ایک طالب علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہوسکتے ہیں۔ (کل صفحات:132)

(۵)نمازمیں لقمہ کے مسائل: نماز میں لقمہ دینے یا لینے کے مسائل پر مشتمل ایک کتاب جس میں مختلف صورتوں کا حکم اکابرین رحمہم اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ (کل صفحات:39)

(٦) جنت کی دوچابیاں: زبان وشرم گاہ کی حفاظت سے متعلق امور پر مشتمل ہے۔ (کل صفحات:152)

(۷) کامیاب استاذ کون؟ اس کتاب میں ان تمام امور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق تدریس سے ہوسکتا ہے مثلاً سبق کی تیاری، سبق پڑھانے کا طریقہ، سننے کا طریقہ علیٰ ھذا القیاس۔ (کل صفحات:43)

(۸) نصاب مدنی قافلہ: اس کتاب میں مدنی قافلہ سے متعلق اُمور کا بیان ہے، مثلاً مدنی قافلہ کی اہمیت، مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے، مدنی قافلہ کا جدول، اس جدول پر عمل کس طرح کیا

جائے، امیر قافلہ کیسا ہونا چاہیئے؟ اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے۔ (کل صفحات:196)

(۹) فیضانِ احیاء العلوم : یہ کتاب امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مایہ ناز کتاب ''اِحیَاءُ عُلُومِ الدِّین'' کی تلخیص وتسہیل ہے جسے درس دینے کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ اخلاص، مذمت دنیا، توکل، صبر جیسے مضامین پر مشتمل ہے۔ (کل صفحات:325)

(۱۰) حق وباطل کا فرق: یہ کتاب حافظ ملت عبدالعزیز مبارکپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف (اَلْمِصبَاحُ الْجَدِیدِ) ہے جسے ''**حق وباطل کا فرق**'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عقائد حقہ وباطلہ کے فرق کو نہایت آسان انداز میں سوالاً جواباً پیش کیا ہے جس کی وجہ سے کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کا آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ (کل صفحات:50)

(۱۱) تحقیقات: یہ کتاب فقیہ اعظم ہند، مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے، تحقیقی انداز میں لکھی گئی اس کتاب میں بدمذھبوں کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ متلاشیانِ حق کے لئے نور کا مینارہ ہے۔ (کل صفحات:142)

(۱۲) اربعین حنفیہ : یہ کتاب فقیہ اعظم حضرت علامہ ابو یوسف محمد شریف نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے۔ جس میں نماز سے متعلق چالیس احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور اختلافی مسائل میں حنفی مذہب کی تقویت نہایت مدلل انداز میں بیان کی گئی ہے۔ (کل صفحات:112)

(۱۳) طلاق کے آسان مسائل : اس فقہی کتاب میں مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے جس کی بنا پر طلاق سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا کافی حد تک ازالہ ہوسکتا ہے۔ (کل صفحات:30)

(۱٤) توبہ کی روایات وحکایات : توبہ کی اہمیت وفضائل اور توبہ کرنے والوں کی حکایات پر مشتمل کتاب ہے۔ (کل صفحات:124)

(۱۵) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے): مرشدِ کامل کے آداب سمجھنے کیلئے ''**آدابِ مُرشِدِ کامل**'' کے **مکمل پانچ حصوں** پر مشتمل اس کتاب میں شریعت وطریقت سے متعلق ضروری معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: تقریباً 200)

(۱٦) کامیاب طالب علم کیسے بنیں؟ : اس کتاب میں علم کے فضائل،

طلبِ علم کی نیتوں، اسباق کی پیشگی تیاری اور ترجمے میں مہارت حاصل کرنے کا طریقہ، کامیاب طالب العلم کون؟ وغیرھم موضوعات کا بیان ہے۔ (کل صفحات: تقریباً 63)

(۱۷) ٹی وی اور مُووی: اس رسالے میں ٹی وی اور مُووی کے ناجائز استعمال کی تباہ کاریوں اور جائز استعمال کی مختلف صورتوں اور فی زمانہ اس کی ضرورت کا بیان ہے۔ (کل صفحات: 32)

(۱۸) فتاوی اھل سنت: اس سلسلے میں سات حصے شائع ہو چکے ہیں۔

(۱۹) مفتیٔ دعوتِ اسلامی: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے حالاتِ زندگی پر مشتمل تالیف ہے۔

(۲۰) تنگ دستی کے اسباب: اس رسالے میں احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تنگدستی کے اسباب اور آخر میں ان کا حل بھی پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 33)

(۲۱) عطاری جن کا غسلِ میت: جنّات سے متعلق معلومات پر مشتمل مختصر رسالہ ہے۔ (کل صفحات: 24)

(۲۲) غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ **کے حالات**: حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی سیرتِ مبارکہ اور دلچسپ حکایات پر مشتمل کتاب ہے۔ (کل صفحات: 106)

(۲۳) قبر کھل گئی: اس کتاب میں مذہبِ اِسلام کی حقانیت پر مبنی، عاشقانِ رسول کی قبریں کھلنے کے ایمان افروز واقعات ہیں۔ (کل صفحات: 48)

(۲٤) قبرستان کی چڑیل: اس رسالے میں بھی جنات کے حوالے سے معلومات ہیں۔ (کل صفحات: 24)

(۲۵) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات: اس رسالے میں مجلس فیضانِ قران کا تعارف اور جیل خانہ جات میں پیش آنے والی مدنی بہاروں کا تذکرہ ہے۔ (کل صفحات: 24)

(۲۶) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ: مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والے عاشِقان رسول کے لئے انمول تحفہ ہے۔ (کل صفحات: 255)

﴿شعبہ تراجمِ کتب﴾

(۱) شاھراہ اولیاء: یہ رسالہ سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تصنیف ''مِنھَاجُ الْعَارِفِیْنَ'' کا ترجمہ وتسہیل ہے۔اس رسالے میں امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غوروفکر یعنی ''**فکرِ مدینہ**'' کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔(کل صفحات:36)

(۲) حسنِ اخلاق: یہ کتاب دنیائے اسلام کے عظیم محدث سیدنا امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شاہکار تالیف ''**مَکَارِمُ الْاَخْلَاق**'' کا ترجمہ ہے۔اس کتاب میں امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اخلاق کے مختلف شعبوں کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔(کل صفحات:74)

(۳) اَلدَّعْوَۃُ اِلَی الْفِکْرِ (عربی): یہ کتاب ''دعوتِ فکر'' کا عربی ترجمہ ہے جس میں بدمذہبوں کو اپنی رَوِش پر نظر ثانی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔(کل صفحات:148)

(٤) راہِ علم: یہ رسالہ ''تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم'' کا ترجمہ وتسہیل ہے جس میں ان امور کا بیان ہے جن کی رعایت راہِ علم پر چلنے والے کے لئے ضروری ہے۔اوران باتوں کا ذکر ہے جن سے اجتناب معلم ومتعلم کے لئے ضروری ہے۔(کل صفحات:102)

(۵) بیٹے کو نصیحت: یہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کتاب ''**اَیُّھَاالْوَلَد**'' کا اردو ترجمہ ہے۔بچوں کی تربیت کے لیے لاجواب کتاب ہے اس میں اخلاص، مذمت مال اور توکل جیسے مضامین شامل ہیں۔ (کل صفحات:64)

(٦) جنت میں لے جانے والے اعمال: یہ حافظ محمد شرفُ الدین عبدالمؤمن بن خَلف دِمیاطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تالیف ''**اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ**'' کا ترجمہ ہے۔اس کتاب میں مختلف نیک اعمال مثلاً حصولِ علم، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، دیگر صدقات، تلاوتِ قرآن، صبر، حسن اخلاق، توبہ، خوفِ خدا عزوجل اور درود پاک کے ثواب کے بارے میں دو ہزار 2000 سے زائد احادیث موجود ہیں۔(تقریباً 1100 صفحات)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

(۱) **تعریفاتِ نحویہ:** اس رسالہ میں علم نحو کی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ و توضیحات جمع کردی گئی ہیں۔ (کل صفحات:45)

(۲) **کتاب العقائد:** صدرالافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف کردہ اس کتاب میں اسلامی عقائد اور حدیثِ پاک کی روشنی میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت (کذّابوں) میں سے چند کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ (کل صفحات:64)

(۳) **نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر:** یہ کتاب فنِ اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے مثال تالیف "**نُخْبَۃُ الْفِکر فِی مُصْطَلِحِ اَھْلِ الْاَثَرِ**" کی عربی شرح ہے۔ اس شرح میں قوت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (کل صفحات:175)

(٤) **اربعین النوویہ** (عربی): علامہ شرف الدین نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف جو کہ کثیر مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ اس کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔ (کل صفحات:121)

(۵) **نصاب التجوید:** اس کتاب میں درست مخارج سے حروفِ قرآنیہ کی ادائیگی کی معرفت کا بیان ہے۔ مدارس دینیہ کے طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ (کل صفحات:79)

(٦) **گلدستہ عقائد واعمال**: اس کتاب میں ارکانِ اسلام کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔ (کل صفحات:180)

(٦) **وقایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو:** عربی زبان میں علم نحو کی مشہور کتاب ھدایۃ النحو کی عربی شرح ہے، اساتذہ وطلبہ کے لئے یکساں مفید ہے۔

﴿شعبہ تخریج﴾

(۱) **عجائب القرآن مع غرائب القرآن**: اس کتاب کی جدید کمپوزنگ، پرانے نسخے سے

مطابقت اور نہایت احتیاط سے پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔حوالہ جات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔ (کل صفحات:422)

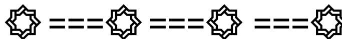
(۲)جنتی زیور: یہ کتاب اسلامی مسائل وخصائل کا ایک بہترین مجموعہ ہے،اس میں زندگی گزارنے سے متعلق تقریباً تمام ہی شعبوں کا تذکرہ ہے،خواہ اعتقادات کا بیان ہو یا عبادات کا،معاملات ہوں یا اخلاقیات تقریباً سبھی کو مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آسان پیرایہ میں اپنی کتاب میں ذکر کردیا ہے۔(صفحات:679)

(۳،۴،۵)بہارِ شریعت : فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب **"بہارِشریعت"** جوعقائدِ اسلامیہ اوران سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے۔تمام حوالہ جات کی حتی المقدور تخریج کرنے کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے معانی بھی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں۔اس کے اب تک (۵) حصے شائع ہو چکے ہیں،بقیہ پر کام جاری ہے۔

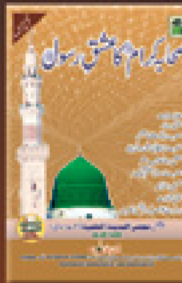
(۶)اسلامی زندگی :**اس** کتاب میں ان رسومات کا بیان ہے جو معمولی فرق کے ساتھ پاک و ہند میں رائج ہیں۔اس کتاب کو نئی کمپوزنگ،مکرر پروف ریڈنگ،ضروری تسہیل وحواشی،دیگر نسخوں سے مقابلے،آیاتِ قرآنی کے ترجمے ومحتاط تطبیق اور تصحیح،حوالہ جات کی تخریج،عربی وفارسی عبارات کی درستگی اور پیرابندی وغیرہ، نیز مآخذ ومراجع کی فہرست کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔

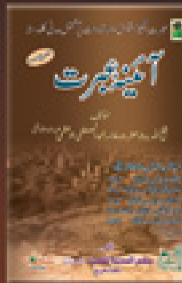
(۶)آئینۂ قیامت : یہ کتاب شہنشاہِ سخن،استاذِ زمن، برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ المنان نے تحریر فرمائی۔جس میں امامِ عالی مقام حضرت امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا مختصر بیان ہے۔اعلیٰ حضرت،عظیم البرکت،عظیم المرتبت،پروانۂ شمعِ رسالت،عاشق ماہ نبوت مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الحنان سے جب ذکرِ شہادت سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:''مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی کتاب جو عربی میں ہے وہ یا حسن میاں مرحوم میرے بھائی کی کتاب '' آئینۂ قیامت''میں صحیح روایات ہیں انہیں سننا چاہیے،باقی غلط روایات کے پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے۔'' (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت،حصہ دوم،ص ۲۵۱)

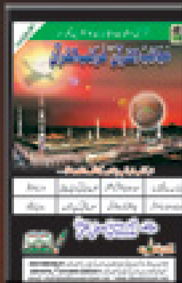
الحمدللہ عزوجل!طباعتِ جدیدہ کے لئے ان امور کا اہتمام کیا گیا:(۱) کتاب کی نئی کمپوزنگ (۲) مکرر پروف ریڈنگ (۳) دیگر نسخوں سے مقابلہ (۴) حوالہ جات کی تخریج (۵) عربی وفارسی عبارات کی درستگی (۶) پیرابندی (۷) آیات کا ترجمہ کنزالایمان کے مطابق اور آخر میں مآخذ ومراجع کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔اس کے علاوہ آخری صفحات میں شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت،بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنت جلد اوّل سے فضائلِ عاشورہ بھی شامل کئے گئے ہیں۔











اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مدنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مدنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں



فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net